وقائع راجپوتانہ

یہ فسانہ سراپا ہوش قصہ پرجوش ترتیب جدید بزبان بنگالہ

کنور جگت سنگھ خلف الصدق مہاراجہ مانسنگھ کے حالات مین تصنیف ہوا تھا

جسکو

لالہ کیول کشن صاحب قوم کایتھ حصاری بمقام ریاست جیپور پیشہ ور

نہایت لطافت اور شائستگی سے اردو زبان مین ترجمہ کیا

اور حسب فرمایش

گوہر کان مروت بابو کانتی چندر صاحب پرنسپل مدرسہ انگریزی راجے پور

ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۶ع

بمطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین بمقام لکھنؤ مطبع ہوا

فہرست حکایات کتاب

نمبر	عنوان	صفحہ
۱۳	گج پتی بدیا دگج کا بملا کی ہمراہ جانا۔	۶۷
۱۴	بملا اور راجکمار کی ملاقات اور گفتگو۔	۷۲
۱۵	ملاقات تلوتما اور راجکمار کی۔	۸۳
۱۶	گرفتار ہونا بملا کا بخشی فوج افغانانکے ہاتھہ مین۔	۹۴
۱۷	فرار ہونا بملا کا حراست رحیم بخش سپاہی سے۔	۱۰۲
۱۸	مجروح شدید ہو کر گرفتار ہونا راجکمار کا۔	۱۱۳
۱۹	معالجہ ہونا اور ہوش مین آنا راجکمار کا	۱۲۰
۲۰	قتل ہونا بیرندر سنگہ والی قلعہ گڈہ مندارنکا۔	۱۳۱
۲۱	حال شدائد قید بملا اور تلوتما کا۔	۱۳۷
۲۲	مضمون چٹھی۔	۱۴۳
۲۳	راجکمار کا شفا پانا اور دگج سے گفتگو فرمانا۔	۱۶۲
۲۴	بیقراری راجکمار کی تلوتما کی یاد مین اور گفتگو کرنا عثمانکا معاملہ صلح وساز مین۔	۱۷۳

وقائع راجبار

پرفسانہ سراپا ہوش قصۂ پرجوش ترتیب جدید بزبان بنگالہ
کنور جگت سنگھ خلف الصدق مہاراجہ مانسنگھ کے حالات مین تصنیف ہوا تھا

جسکو

لالہ کیول کشن صاحب قوم کایتہ حصاری بمقام ریاست جیپور پسرور
نہایت لطافت اور شایستگی سے اردو زبان مین ترجمہ کیا

اور حسب فرمایش

گوہر کان مروت بابو کاشی چندر صاحب پرنسپل مدرسہ انگریزی بارجے پور

ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۶ء

مطبع نامی منشی نولکشور مین بمقام لکھنؤ طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار ستایش شکر و سپاس بیشمار پیشکش اوس شاہنشاہ دو جہان فرمان فرماے عالم و عالمیان کے ہین کہ نیر اعظم جسکی بارگاہ عظمت کا ایک ادنی دربان ہے اور ماہ منیر جسکی شبستان ملکوت کا ایک کمینہ پاسبان بلبل ہزار داستان زبان زبان آوران دنیا کا کلام اوسکے گلزار محمدت مین نفس گویا تنگ ہے اور شہسوار خوش خرام خامہ سخن سنجان بالغ دسترس اوسکے معرکہ تمجید مین پے بریدہ و پا لنگ نہ زبانکو یہ طاقت کہ اوسکے اوصاف تقریر کر سکے اور نہ قلم کو یہ طاقت کہ اوسکے اوصاف تحریر کر سکے

رباعی

اے پاک ملک برتر از وہم و خیال — حیران ہے کنہ مین تیرے عقل فعال
تعریف کرے تیری یہ کب تاب زبان — توصیف لکھے کہان قلم کی یہ مجال

و دلالت شاہراہ ہدایت کے واسطے جمال نورانی برگزیدگان بارگاہ قدس سے ظلمت خانہ عالم کو ایسا منور کیا کہ گم گشتگان بادیہ ضلالت اونکی روشنی ہدایت سے

راست پر آتے ہین اور صاف منزل مقصود کو پہنچ جاتے ہین نظم و نسق کارگاہ
کے لیے چار پانچ ربع مسکون کو وجود با جود سلاطین عالی مقدار اور راجگان
ذی الاقتدار سے آراستہ فرمایا کہ مخلوقات کو اپنی سایۂ عاطفت اور ظل
رافت مین رکھین آفتاب ظلم و ستم ظالمان ستم کیش سے مامون فرما کہ نصفت
و عدالت سے دل رعایا شاد رکھے ہین اور عدل و داد سے ملک و مملکت آباد
چنانچہ اکثر پادشاہان نامدار اور راجگان کامگار سلف کے احوالات مبارک
و صفات حسنہ اوراق لیل و نہار پر بطور یادگار مرتسم و منقش ہین کہ جن سے
انکی سطوت و جلال شوکت و اقبال فہم و فراست نصفت و عدالت بخوبی
ظاہر ہوتی ہے لیکن فی زماننا جیسا کہ ذات عالی درجات مہاراج
مہاراج راجہ راجگان صمصام الملکان مہاراج سری سوائی رام سنگھ بہادر
دام اقبالہ و ملکہ و دولتہ سریر آراے دار السلطنت جے پور حرسہا اللہ عن الآفات
و الشرور کو پایا حق تو یہ ہے کہ ایسا کبھی دیکھا سنا انسان کیا اگر چشم فلک نے
کہین دیکھا ہو دکھائے گوش ملک نے کہین سنا ہو سنائے اگر اوسکی بزم
کی صفت مذکور ہو ہر دائرہ حرف سے ساغر شراب کا لطف پیدا ہو اور اگر
رزم کا وصف مسطور ہو ہر سطر صحیفہ سے سیف تبران کا عالم ہویدا ہو عدل و
داد مین نوشیروان سے گوے سبقت لیگیا ہے سخاوت و مروت مین
نام حاتم سے طے کیا ہے قلم اوس کی تحریر اوصاف مین بعذر بریدہ زبانی

لب جنبان ہے زبان کو اوسکی تقریر صفات مین بہانہ لکنت ہر زبان
نگہبان عالم ہر حال مین اوسکا نگہبان رہے ہر ایک واعیۂ غربت پر اوس
کے چلتے پھرتے کمان رہے سو رکھا جا سو گن گن گان ہوت کہن کیتا سری
مہاراج بلوان سری رام سنگہ جی پور نرپت ✤ اور الحمد للہ و المنت جیسے کہ
مناقب ذات بابرکات سری حضور فیض ظہور حسن ذاتی اور خوبی صفاتی سے
خارج از دائرہ انحصار ہین ویسی ہی صفات برگزیدہ مشیران بارگاہ والا و مقربان
درگاہ معلی بہی حیطۂ تحریر و تقریر سے برکنار ہین علی الخصوص ذکر محامد و صفات امیر کبیر
مشیر فرخندہ تدبیر نور حدقہ امارت و ایالت نور حدیقہ مکنت و بسالت مہر سپہر ابہت
و اجلال سپہر مہر دولت و اقبال سلالۂ سلسلۂ اعاظم و اعالی نقاوۂ دودمان مفاخر
و معالی رافع اعلام عدل و انصاف دافع اسقام جور و اعتساف مربع نشین چار
بالش نصفت و عدالت صدر آرائے بارگاہ جود و سخاوت فارس مضمار عرفہ
یکہ تاز معرکہ مجد و اعتلا پردہ کشائے عرائس دانش و فرہنگ نکتہ دان رموز
فرہنگ مشیر پر تدبیر دولت ابد قرار مونس خلوت گاہ حضور لامع الانوار
اسوۂ مومنان و الاسقام جناب نواب محمد فیض علی خان بہادر مدار المہام
لازال شموس اقبالہ الی یوم القیام بلا تکلف و تصنع تکلیفات تسوید و تبییض سے
مبرا و معرا ہے دیکھیے حضرت لسان الغیب نے کیا خوب کہا ہے مصرعہ حاجت
مشاطہ نیست روے دلارام را ✤

بہیچ میرزا اپنی کم مائگی اور قلت استعداد سے متحمل اس بار گران کا نہین ہو سکتا تھا لیکن باتباع الامر فوق الادب ارشاد فیض بنیاد سے انحراف نکر سکا اور بمعاونت و امداد بابو صاحب ممدوح زبان بنگالہ سے اردو مین ترجمہ کر کے بدین وجہہ کہ اس منتخب مین صرف حالات ذات خاص کنور جگت سنگھ کا تذکرہ ہے اس کتاب کو باسم **وقایع راجکمار** موسوم کیا ایزد برتر کی جناب سے توقع ہے کہ یہ صحیفہ عبرت افزا افتادگیان کو سرمۂ بصیرت دانائی اور مشتاقان کو باعث ازدیاد رسائی ہو ازانجاکہ سہو و نسیان لازمہ انسان ضعیف البنیان ہے لہذا ناظرین والاتمکین سے امید ہے کہ اگر کہین غلطی پائین ذیل عاطفت سے چھپائین مصرعہ کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

آغاز داستان

راوی صداقت شعار سے اس طرح روایت ہے کہ سنہ ۹۹۸ بنگلہ مطابق سمبت ۱۶۴۷ بکرماجیت اور سنہ ۱۵۹۱ عیسوی موسم گرما کے اخیر ایام برشگال کی آغاز مین ایک روز ایک مرد جوان تنہا گھوڑے پر سوار ہاتھہ مین نیزہ لئے کمر مین تلوار باندھے ہوے بشن پور سے جہان آباد کے رستہ پہ جاتا تھا اتفاقاً ایک صحراے لق و دق مین اوسکو شام ہو گئی اور غروب آفتاب کا وقت قریب آ گیا جوان نے بدین خیال کہ اس جنگل ویرانہ مین طوفان باد و باران کا

آجانا باعث اشتد تکالیف اور صعوبات کا ہے گھوڑے کو لپکایا اور جلد جلد ایڑ
لگانا شروع کیا اسی عرصہ مین آفتاب چھپ گیا اور چارون طرف سے کالی گھٹا
نمودار ہوئی ایک تو شام کا اندھیرا دوسرے سیاہ بادلون نے آن گھیرا
سیاہی در سیاہی جمع ہو کر ہمرنگ کی دوان ہوئی ہوا کی جھکورے بادلون کے
پرے کے پرے سیلاب دریا کی طرح بڑھے چلے آتے تھے اور ہوا اسکے
صدمہ سے گھوڑا جو قدم آگے دھرتا تھا پیچھے ہٹے جاتے تھے بادلون کی
گھور ہوا کا زور و شور گھن گھور گھٹا مین بجلی کی چمک آنکھونکی جھپک سے سیا
عالم نظر آتا تھا اور اوس سن سان جنگل بیابان مین ہوا کی سون سان سے
چراغ ہوش و حواس گل ہوا جاتا تھا آنکھونمین سیاہی کا سما سمایا ہوا تھا
زمین سے آسمان تک ایک عالم تیرگی چھایا ہوا تھا غرض کہ

نظم

ہوا تھی کہ ابر سیہ سار تھا * بس اک عالم تیرہ و تار تھا * رخ چرخ پر
بادلون کا ہجوم * نقاب سیہ تھا بروے نجوم * صفا صف پس و پیش
ابر روان * گویا فوج تھی حبشیون کی دوان * ہوا کی وہ زور آزمائی ہوتی
ہوائی قیامت ہوائی ہوتی * جوان کو ازبسکہ تاریکی سے رستہ نظر نہین
آتا تھا بجلی کی چمک مین دو چار قدم گھوڑا چلاتا تھا اسی اثنا مین نہایت
تیز و تند آندھی چلنے لگی اور اوس کے ساتھ ہی کمال زور و شور سے
دھوان دھار پانی پڑنے لگا راہ دیکھنا بند ہو گیا چلنا محال ہوا تب

لاچار اوس دلیر سوار نے لجام اسپ ڈھیلی کی گھوڑے نے جدھر منہ پھیرا
راہ لی کچھ دور جا کر چلتے چلتے یکایک گھوڑے نے ٹھوکر کھائی سوار نے
باگ سنبھالی اودھر بجلی کی چمک نے آنکھون کے آگے روشنی دکھائی
اوس روشنی مین ایک مکان بلند اوسکو نظر آیا یہ دیکھکر دل نے کچھ تسکین
پائی فوراً گھوڑے سے اوترا قدم اوسکا ایک زینہ پر پڑا اگرچہ اوسوقت
اندھیرا شدت تھا کچھ نظر نہین آتا تھا مگر بہیہ قدم بڑھا کر زینہ کے راستہ
مکان پر چڑھ گیا اور گھوڑے کو اوسی جگہ چھوڑا اتنے ہی مین بجلی پھر چمکی اوسکی
چمک مین معلوم ہوا کہ ایک مکان عالی شان گنبد دار کوئی پرستش گاہ
ہے آہستہ آہستہ اوس کے در پر جا کر کھڑا ہوا اور دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور
زنجیر اندر کی جانب سے لگی ہوئی ہے اوسوقت نہایت زور وشور سے ہوا
چل رہی تھی اور پانی ٹوٹ ٹوٹ کر اسکے سر پر پڑتا تھا جوان نے دل مین خیال کیا
کہ بظاہر ایسے وقت اس جا مین مندر کے اندر کوئی آدمی نہین معلوم ہوتا ہے
واللہ اعلم اندر سے کس نے دروازہ بند کیا ہے آخر کچھ دیر تامل کر کے آواز
دی کہ اگر کوئی مندر کے اندر ہے تو دروازہ کھول دیوے مگر کچھ جواب نہ ملا
جب دو چار آواز دینے پر بھی یہی حال رہا تب جوان نے کیواڑون کو جھڑجھڑایا
اور ایک ایسی لات ماری کہ جھٹکے لگتے ہی چٹخنیان ٹوٹ کر کیواڑ کھل گئے
اور چراغ جو مندر مین روشن تھا ہوا کے جھونکے سے گل ہو گیا الغرض

جوان کیواڑ کھول کر مندر مین داخل ہوا اور اوسکے پہونچتے ہی وہان ایک
آواز غمناک درد کی بھری ہوئی سنائی دی جوان نے خیال کیا کہ اس
مکان مین کوئی دیوتا ہے یا آدمی ہے کچھہ نہ کچھہ ضرور ہے مگر تاریکی سے
کچھہ نظر نہین آتا ہے نہ کچھہ دھیان مین سماتا ہے اپنی دلیری و بہادری سے
دل مین مستقیم ہوکر اول بکمال ادب مندر دیوکو نمسکار کی اور پھر باواز بلند
بولا کہ مندر مین کون ہے کسی سے اپنی بات کا کچھہ جواب تو نہ پایا مگر آواز
جھنکار زیور کی اوسکو سنائی دی اور جب کسی سے اپنے سوال کا جواب
نہ پایا خاموش ہوکر دروازہ مندر کا اندر سے بند کر کیواڑون کے سہارے
بیٹھہ گیا اور پھر بولا کہ اگر کوئی مندر مین موجود ہے ہماری بات سنے کہ
ہم مسافر دروازہ پر بیٹھے ہین اور طوفان باد و باران کی تکلیف سے آرام پانے کو
مہمان ٹھہرے ہین ہمکو کوئی کچھہ آزار نہ پہونچاوے اور کسیطرح نہ ستاوے جو کوئی ہمکو
آزار پہونچاوے گا اگر مرد ہوگا تو اوسکو ہم اپنے ہتیار کی زبان سے جواب دینگے
اور سزا اوسکے کردار کو پہونچاوینگے اور اگر کوئی عورت ہو تو بلا وسوسہ آرام
کرے کسی طرح کا اندیشہ دل مین نہ لاوے ہم چھتری ہین [illegible] بخوبی حفاظت
کرینگے ہتیار بند چھتری کے موجودگی مین کسیکو کچھہ خطرہ نہین پہونچ سکتا ہے
اس گفتگو کے جواب مین ایک گوشہ کی طرف سے آواز آئی کہ تم کون ہو
یہہ آواز سنکر جوان نے جواب دیا کہ تمہاری آواز سے ہمکو عورت کیسی معلوم ہوتی ہے

عورت بولی کہ آپ کا قیاس صحیح و درست ہے مگر آپ کے یہان یکایک
آنے سے ہمارے دل مین یک گونہ خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے اسلیے
ہم دریافت کیا چاہتے ہین کہ آپ کون ہین جوان نے جواب دیا کہ اپنا
احوال ظاہر کرنا ہمارا دستور نہین ہے مگر ہمارے یہان ٹھہرنے سے تمکو
کسی طرح کا خوف نکرنا چاہیے اگر ہماری موجودگی مین یہان تم سے
کوئی برائی کرنا چاہیگا تو ہم بدل و جان تمھاری امداد کرینگے اس
کلام فرحت بخش تسلی آمیز سے عورت نے دل کو جمع کر کے کہا کہ آپ کی
باتون سے ہمارے دل کو کمال تقویت و تشفی پیدا ہوئی آپکا شکریہ
ہم سے ادا نہین ہو سکتا ہے ہم شام کے قریب یہان سیایشر مہادیو
کی پوجن کے واسطے آئے تھے ہنوز پوجن سے فراغت نہین ہوئی تھی کہ
یکایک ایسی تیز و تند آندھی آئی کہ ہمارے ہمراہی خدمتگار نوکر چاکر
پالکی کے کہار سب پریشان و سرگردان ہو کر واللہ اعلم کہان چلے گئے
ہم تاحال اون کے منتظر بیٹھے ہین جوان نے کہا کہ تم بے اندیشہ یہان
آرام و استراحت کرو کل علی الصباح ہم تمکو تمھارے گھر پہونچا آئینگے
یہ سنکر اوس عورت نے جوان کو دعاے خیر دی کہ سیایشر جی تمکو خیر و
صحت سے رکھین القصہ اسی گفت و شنید مین آدھی رات گذر گئی اور
اوسوقت آندھی مینہ کا زور کم ہوا آسمان صاف ہو گیا تارے چٹک آئے

تب جوان نے کہا کہ تم بے خطرہ یہان بیٹھی رہو ہم نزدیک گانو سے جاکر چراغ لے آئین عورت بولی کہ گانو یہان سے دور ہے مگر اس مندر کے قریب ہی پوجاری رہتا ہے اب چاندنی بھی کھل گئی ہے اگر کچھ تکلیف نہو تو اوسکے مکان سے جاکر چراغ روشن کر لائیے جوان مندر سے نکل کر روشنی ماہتاب مین پوجاری کے دروازہ پر پہونچا اور کیواڑ کھولنے کے لیے آواز دی پوجاری نے بدین خیال کہ اسوقت نصف شب کو نہ معلوم کون شخص ہے نیک ہے یا بد ہے کیواڑ کھولنے مین تامل کیا اور کچھ جواب نہ دیا جوان نے ایک اشرفی دینے کا اقرار کر کے پھر کیواڑ کھولنے کی التجا کی پوجاری نے بطمع نفسانی خواہ اس خیال سے کہ یہ شخص کوئی امیر عظیم الشان معلوم ہوتا ہے کیواڑ کھول دیے جوان پوجاری سے ایفاے وعدہ کر چراغ جلا کر مندر مین لایا اور دیکھا کہ وسط مندر مین ہری مہادیوجی کی مورتی ایستادہ ہے اور اوسکے آس پاس دو عورت کھڑی ہین اونمین سے ایک عورت جوان نوخیز نہایت حسین نازنین زہرہ جبین پندرہ سولہ برس کا سن و سال حور وش پری تمثال نازک ادا مہ لقا عشوہ و کرشمہ مین یکتا ہاتون مین الماس کی مرصع چوڑی پہنے ہوے زردوزی دوپٹہ اوڑھے ہوے پوشاک امیرانہ سے سجی سجائی برنگ تصویر خاموش کھڑی ہے ابیات

بہ حسن و خورشید اوج شباب ٭ نہین بلکہ رشک مہ و آفتاب

شگفتہ گل گلشن دلبری ✦ جسے دیکھکر داغ کہائے پری ✦ اگر اوسکے زیور کی دیکھیں چمک ✦ جھپک جائین چشم نجوم فلک ✦ مرصع وہ ہاتھون بین تھی چوڑیان ✦ جنھیں دیکھ دل ہاتھ بین پھر کہان ✦ مغرق زری سے سراسر لباس ✦ غرض حسن کے بام کی تھی اساس ✦ وہ نازنین حسین جو ان کو دیکھتے ہی چہرہ پر نقاب ڈال نیچی گردن کر بیٹھ گئی اور دوسری عورت بھی اگرچہ زیور و لباس سے آراستہ و پیراستہ تھی مگر اوس سے حسن بین کمتر تھی بین پڈھکر کم و بیش چھتیس برس کے سن و سال بین تھی جو ان نے اوس عورت کو سیدہ کو اوسکی کنیز یا تمیز تصور کرکے خیال کیا کہ ابتک جو گفتگو اور بات چیت ہو رہی تھی وہ اسی عورت سے تھی اور اون دونون کی وضع و انداز خورشش و تراشش اور لباس کا رنگ ڈہنگ دیکھکر تعجب ہوا اور تصور کیا کہ یہہ وضع داریان اس ملک بین کہان ہین لباس اور وضع انکی ہندوستانی معلوم ہوتی ہے قصہ کوتاہ جو ان چراغ کو ایک جگہہ رکھکر دونون عورتون کی سر پر آکے کھڑا ہو گیا اوس وقت جو ان کے سر پر جو الماس کا مرصع سرپیچ تھا چراغ کی روشنی سے چمکا اور اون دونون عورتون نے اوسکو سر سے پانک تک بغور کی نظر سے دیکہا یہہ جوان خوش قد و خوش شکل انداز اً پچیس سال تہا اور قد اور حسین زیبا صورت تہا درازی قد اور اعضا کی ترتیب ایسی مناسب و موزون تھی گویا اوسکے قد بالا نے حسن ترتیب کو دو بالا کیا تہا اور اوس کے

وجود کی اوٹھان ایسی پرمحل وپرموقع تھی جیسے برسات مین نباتات و
روئیدگی قوت نامیہ سے نشو ونما پاتی ہے بشرہ سے آثار امارت عیان چہرہ
سے جلال شجاعت نمایان لباس مکلف دربر دستار پر بہار سرپر ہاتھہ مین نیزہ و
شمشیر لیے ہوے گویا حسن وشجاعت ایک ہی جگہہ قیام کیے ہوے ہین ∴
ابیات حسن دلاویز وروے نکو ∴ جہان کے حسینون کا تھا پیشرو ∴ قیامت
کو قامت سے شرمندگی ∴ وہان سے خجل چشمۂ زندگی ∴ نگہ آفت عقل وہوش
وحواس ∴ وہ آنکھین کہ فتنہ کو جنسے ہراس ∴ لباس مکلف سے آراستہ
بصد زیب چون سرو نوخاستہ ∴ قریب وہ کانون مین بالے ہوے ∴ سہ
خوبروئی کے ہالے ہوے ∴ قیافہ سے ظاہر سراپا شعور ∴ جبین سے نمایان
شجاعت کا نور ∴ جب دونون جانب سے نظارہ کی آنکھہ کھلی طرفین سے
دیکھا بھالی ہوئی ہر ایک کو دریافت احوال بہدگر کا شوق ہوا اظہار مطلب کا
ذوق ہوا اگر دونون طرف سکتہ کی سی حالت تھی بولنے کی اسکو تاب نہ اونکو
طاقت تھی یہ امیدوار کہ پہلے وہ صدف زبان سے گہر ریز ہو وہ آرزومند کہ اول
یہ تنگ دہان سے شکر ریز ہو شعر غرض دونو جانب مجال خموش ∴ رہے مثل
آئینہ حیرت فروش ∴ —

ظاہر ہونا احوال جوان کا بور توشر

سکہ جوان کو زنان نامحرم کی سماعت احوال کا نہایت شوق پیدا ہوا تھا

عورت کنیز کی تماسے بولا کہ ہمارے قیاس مین تم عورت عالی خاندان والا
دودمان معلوم ہوتی ہو ہمکو تمھاری دریافت احوال مین ایک طرح کا لحاظ
دامنگیر ہے اگر تمکو اپنے اظہار احوال مین کچھ پس و پیش اور کسی طرح کا
وسوسہ ہو تو اس راز سربستہ کے انکشاف سے ہمکو مرہون
منت کرو —

عورت — اے نیک مرد عورتون کو لازم نہین ہے کہ اول اپنا احوال
ظاہر کرین اس لئے مناسب ہے کہ پہلے آپ ہی اپنے احوال مبارک سے
شرف اطلاع بخشین —

جوان — احوال کہنے مین اول و آخر کیا ہے پس و پیش کس بات کا ہے

عورت — عورتون کا احوال غیر نامحرم پر ظاہر ہو جانا کس قدر بیجا امر ہے
جو عورت کہ مستور اور پردہ دار ہے وہ کس لفظ و اشارہ سے اپنا احوال
کہہ سکے خصوصاً برہماجی نے اپنے احکام اور بیدون مین ہدایت فرمائی ہے
کہ عورت کو اپنے شوہر کا نام لینا ممنوع و متروک ہے پس ہم اپنا احوال
کیا جتلا سکین —

جب وہ علامہ عورت اس گفتگو مین تھی جوان ہزار دل حسن وجمال بیمثال
اوس شاہد پری تمثال دوسری عورت نازنین زہرہ جبین کے تماشا
مین مشغول تھا اوسکی طبیعت اسکی باتون پر متعلق نہ تھی اور ادھر وہ غزالہ چشم

دلربا اس عورت پشت پناہ کی بیٹھہ کی اوٹ بیٹھی ہوئی گوشۂ نقاب
اوٹھا اوٹھا کر دزدیدہ نگاہ سے جوان کی تانک جھانک کر رہی تھی اس
چار چشمی مین دونونکی آنکھہ ایک ہو رہی تھی اوس عورت عقیلہ نے یہ
نظر انظری دیکھکر آنکھہ نیچے کرلی اور جوان سے اپنی بات کا جواب نہ پاکر
اوس کے منہ کو تکنے لگی اور طنزاً آہستگی سے اوس نازنین حسین کے کان مین
کہا کہ کیا خوب پہچان لیا شاید تم اسی جگہ رنگ رلیان منایا چاہتی ہو دلونکی
ہوس نکالا چاہتی ہو نازنین شرمگین ہو نیچے آنکھہ کر اونگلی کی ضربک سے
ٹھوکا دیکر کہنے لگی کہ بس جی بس یہ کیا نئی چھیڑ نکالی ہے تمھاری تو بات ہی
نرالی ہے ایسی ہی باتون سے ہمکو نہین بھاتی ہو یہ چھیڑ ہے کہ تہمت
لگاتی ہو ان دل لگیون سے باز آؤ ذرا زبان سنبھالو پھر یہ گفتگو منہ پر نہ لاؤ
اوس عورت عقلمند نے ان دونونکا یہ حال دیکھکر اپنے دل مین خیال
کیا کہ اس جوان مہر تمثال کا حسن آفتابی دیکھکر اس دلربا کے دل مین محبت
کی ذرہ نے چمک پیدا کی ہے مبادا آتش عشق زیادہ بھڑکی خرابی پیدا کرے
پھر یہ سوختہ آتش الفت ہاتھ سے جاوے ایسی تدبیر ضرور ہے کہ ان دونون
دلدادگان کو نعمت وصل میسر ہوتا کہ آب وصال سے آتش مفارقت کو فرو
کرین مگر اسوقت طرح دینا ضرور ہے اور اس معاملہ کو دور رکھنا واجب
مبادا کسی کے کان مین یہ ماجرا پہونچے گھر والے سنین کوئی خطرہ پیدا ہو

دفعیہ اوسکا مشکل ہوجاوے اس حالت مین ایسی بات بنانا لازم ہے کہ دل کو بھاوے اور اپنا کام بن جاوے پس یا توہمکو یہان سے علیحدگی لازم ہے یا کوئی ایسی صورت ہو کہ یہ جوان اپنا راستہ لے ایسا سوچکر جوان کیجانب مخاطب ہوکر بولی ۔

عورت ۔ اے نیک مرد ہمنے اس آفت ناگہانی بلاے آسمانی سے تمھاری دلداری اور تقویت شفقت وعنایت کی بدولت بلا خوف واندیشہ آرام پایا دل وجان سے تمھاری ممنون احسان ہوئی ہم نسوانی خلقت ہین اب یہان پر ہمارے ٹھہرنے مین صورت بدنامی ہے اور طوفان بادوباران بھی فرو ہوگیا ہے چاندنی چٹک رہی ہے اپنی مہربانی سے اجازت دیجیے کہ ہم گھر جائین ۔

جوان اس وقت رات کو اگر تم پیادہ پا اپنے گھر جانا چاہتی ہو توہم بدل وجان مستعد ہین تمکو تمھارے مکان تک پہونچا آوینگے اور ہم بھی یہان فقط تمھارے ہی حفاظت کی نظر سے ٹھہرے ہوے تھے ورنہ ابتک توکبھی کا اپنا راستہ پکڑتے ۔

عورت ۔ آپ نے جس قدر ہمکو گرفتار کمند احسان کیا ہے اوسکا شکر زبان کی طاقت نہین کہ ادا کرسکے اور آپ کی حسن صورت اور نکوئی سیرت دیکھکر ہمارا دل گلشن آسا شگفتہ وتازہ ہوگیا فرحت بے اندازہ حاصل ہے

مگر مقام غور ہے کہ طائفہ نسوان ہر قدم پر مطعون ہے آپ کو ہمارے ساتھ چلنا
خالی از قباحت نہین اگر اس لڑکی کا باپ پرسش لیوے اور پوچھے کہ یہانتک
کس کے ساتھ آئین تو اسکا کچھ جواب نہین ہے جو ہے وہ لایق اشارہ و
خطاب نہین ہے—

جوان- کچھ دیر تامل کر کے بولا کہ اگر اسکا باپ یہہ بات دریافت کرے تو
بلا اندیشہ جواب دینا کہ ہم مہاراجہ پرتاپ سنگھ والی آمیر کے فرزند کنور جگت سنگھ
کے ساتھ آئے ہین—

یہ سنتے ہی اون دونون عورتون کا دل ایسا تر و تازہ ہوا جیسے باد صبا کے
چلنے سے غنچہ ناشگفتہ کھل جاتا ہے اور اس قدر نور سرور و سرور اون کے
چہرہ پر چھایا کہ اگر سندر بین ہزار برق جلوہ فرما ہوتی تو بھی اوس روشنی
سے لگا نہین کھاتی ایسا بات سنی جب جوان کے زبانی یہ بات ✤
ملا گویا تشنہ کو آب حیات ✤ کھلا گلشن دل مین فرحت کا پھول ✤ گئین
بیقراری کی آفات بھول ✤ اوس عورت عقیلہ جمیلہ نے سرو قد ایستادہ ہو کر زبان
عجز بیان سے عاجزانہ عرض کیا—

عورت- زہے بخت بیدار و خوشا طالع مددگار کہ آپ کے دیدار پُر انوار
سے نور دیدہ و سرور سینہ بہم پہونچا اگر کوئی امر نا شایستہ جاہلانہ گستاخانہ و
بیہودہ ہماری زبان سے سرزد ہوا ہو آپکے حسن اخلاق عامہ سے امید ہے

کہ اوسکی خطا براہ عاطفت معاف فرمائینگے۔

راجکمار متبسم ہوکر کہنے لگے کہ ہم تمھاری خطا کبھی عفو نہ کرینگے تاوقتیکہ تم اپنے حال سے آگاہ نکروگی بلکہ سزاوار سزا ہوگی۔

عورت ہنسکر بولی کہ جو آپ کی رضا ہو ہمارے واسطے سزا تجویز کیجیے ہمکو بدل منظور ہے۔

راجکمار۔ ہم یہی سزا تجویز کرتے ہین کہ تمھارے ساتھہ چلکر تمکو تمھارے مکان پر پہونچا آئین۔

یہ سنکر اوس عورت باتمیز نے دل مین سوچا کہ عجب طرح کا اتفاق پڑا ہے کوئی سبب قوی ہے کہ ہم اپنا احوال سپہ سالار افواج شاہ ہند کے پسر تابندہ اختر سے ظاہر نہین کرسکتی اور اگر اظہار مین تامل ہوتا ہے تو راجکمار ضرور ہمارے ساتھہ چلنے پر مستعد و آمادہ ہونگے اور یہ امر موجب قبوحات چند در چند ہے یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اتنے مین مندر کے نزدیک بہت سے گھوڑونکی ٹاپ کی آواز آنے لگی یہ آواز سنکر راجکمار مندر سے باہر آئے اور دیکھا کہ سوسواسو سوار گھوڑے ڈپٹاسے ہوے چلے آتے ہین اونکی پوشاک اور وضع دیکھکر پہچانا کہ ہمراہیان خود بدولت ہی ہین حال یہ ہے کہ اس وقائع سے پیشتر مہاراجہ مانسنگہ نے سوسوار ہمراہ دیکر کنور صاحب کو بغرض تحقیقات حالات افواج افغانیہ کے جو بمقابلہ مہاراج موصوف بشن پور کے میدان مین

ٹہرے ہوئے تھے بھیجا تھا چنانچہ بعد دریافت احوال غنیم راجکنوار واپس ہوکر
بخدمت پدر عالی قدر جاتے تھے کہ راستہ مین طوفان باد و باران نے آدبایا
راجکمار تو بدستور تنہا در راستہ سے بیراہ ہوکر مندر کی طرف آنکلے اور سواران
ہمراہی دوسری سمت کو سرگردان و پریشان ہوگئے جب غلبہ طوفان فرو
ہوا تب سواران نے نقش پاے اسپ سواری خاص سے سراغ لیکر مندر کا
راہ لیا اور جنگل مین متصل مندر ایک درخت برگد کے نیچے اسپ سواری خاص
کھڑا دیکھکر اپنے مالک کا نشان پایا اور گھوڑے کو پکڑ قابو کیا الغرض جب
سوار مندر کے نزدیک پہونچے راجکمار نے اونکو دیکھکر زبان فیض ترجمان
سے فرمایا کہ ولی کی جی ہو یعنی فتح و نصرت نصیب اولیاے دولت شاہ
دہلی ہو دسے سوار اپنے افسر با ہمت کو شناخت کرکے مراسم تسلیمات
بجالاے راجکمار نے ایک سوار کا نام لیکر فرمایا کہ دہرم سنگھ تم ہمارے
آنے کے انتظار اس مندر مین ٹہرے ہوے تھے دہرم سنگھ نے گھوڑے
سے اوترکر سلام کیا اور عرض کیا کہ ہم لوگ مہاراج کنوار کی تلاش کرتے
کرتے نقش پاے اسپ سے سراغ لیتے لیتے اور راستہ سے اسپ سواری
خاص ایک درخت برگد کے نیچے کھڑا دیکھکر اوسکو پکڑ ساتھ لیے حاضر ہوے
ہین اوسوقت مہاراج کنوار نے دہرم سنگھ کو حکم دیا کہ ہمارا گھوڑا یہان لاکر
کھڑا کردو اور دو سوار بھیجو کہ گانو سے جاکر دو پالکی معہ کہارون کے لے آوین

اور باقی سوار روانہ ہون ہم بھی پیچھے سے پہونچتے ہین دہرم سنگہ یہ حکم پاکر متعجب
ہوا لیکن حکم حاکم مین دخل دینا مناسب نہ سمجھکر دو سوار گانو کے جانب روانہ کیے
اور اور سوارونکو حکم روانگی سنایا سوار اس حکم اور پینس طلب کرنے سے متحیر
ہوکر آپس مین کہنے لگے کہ یہان کچہ معاملہ نیا ہے ایک نے کہا نیا گل کھلا ہے
دوسرا بولا کیا تعجب ہے کیون نہو پالنور انیان مہاراج ناہر سنگہ کی رنواس مین
ہین یہ بھی تو اونہین سے ہے مہاراج کنوار صاحبزادہ والا تبار ہین الغرض بمقتضائ
ارشاد مالک سوار وہان سے روانہ ہوے جب مہاراج کنوار گھوڑونکی آہٹ
سُن کہ مندر سے باہر آئے تب اوس نازنین نوخیز نے عورت ہمراہی سے کہا
کہ مہاراج کنوار نے جو تمسے دریافت احوال کیا تو تمنے ظاہر کرنے مین کیون تامل
کیا عورت بولی کہ اس بات کا جواب ہم تمھارے باپ کے روبرو دینگے
اتنے ہی مین مہاراج کنوار سوارون کو روانہ کرکے پہر مندر کے اندر آئے اور
سوار جو پینس لینے گئے تھے وہ ہنوز واپس نہین آئے تھے کہ یکایک دو پالکی اور
چند سوار و پیادہ ایک جانب سے آتے ہوے نظر پڑے اونکو آتا دیکھکر مہاراج
کنوار نے اوس عورت سے پوچھا کہ یہ آدمی اور پالکی جو آتی ہین تمھارے
ساتھہ کی ہین اوسنے اوس طرف دیکھکر کہا کہ ہان یہ لوگ ہمارے ہمراہی
ہین شدت باد و باران سے متفرق اور پریشان ہوکر پراگندہ ہو گئے تھے
اب بعد فرو ہونے طوفان کے ہمارے لینے کے لیے آتے ہین یہ سُن کر

مہاراج کنوار بخیال اس امر کے کہ ایک جا مجتمع ہونا مرد اور عورت غیر محرم کا
خیالات باطلہ کا باعث ہے اون زنان دلارام سے بولے کہ اب ہم یہان
نہین ٹھہر سکتے سلیمنہ جی مہاراج سے آرزو ہے کہ تم بخیریت تمام اپنے مقام پر
پہونچو اور ایک بات کی تمسے توقع رکھتے ہین کہ جو معاملہ اور گفتگو یہان
ہمارے تمھارے ساتھ گذرا ہے سات روز تک کسی کے کان نہ پڑے اور
امید ہے کہ تم ہمکو اپنے گوشہ خاطر سے فراموش نہ کرو ہم اپنی یادداشت کیواسطے
ایک نشانی تمکو دیتے ہین وہ اپنے پاس رکھنا اور تمھاری نشانی یہی کافی ہے
کہ تمنے اپنا احوال بسبب ہمپر ظاہر نہین کیا یہ بات ہم کبھی نہین بھولین گے
یہ کہکر گلے سے موتیون کی مالا نکال کر اوس علامہ عورت کے گلے مین ڈالدی
عورت نے جھککر مہاراج کمار کو سلام کیا اور کہا کہ ہمنے جو اپنا احوال آپسے
پوشیدہ رکھا اور ظاہر نہین کیا اسمین ایک سبب قوی ہے یہ خطا ہماری آپ
معاف فرمائیے گا اور اگر آپکے دل مین ہمارے احوال کی سماعت کا
اشتیاق ہے تو آج سے پندرھوین دن فرمائیے آپسے کہان ملاقات
ہوسکتی ہے راجکمار نے کچھ دیر تامل کرکے کہا کہ آج کے پندرھوین روز
رات کے وقت اسی مندر مین ہم تمکو ملین گے عورت نے دعاے خیر دی اور
جھککر دوبارہ سلام کیا مہاراج کنوار نقد دل کو تصدق کرکے نگاہ حسرت سے
اوس نازنین دلربا کو دیکھتے ہوے مندر سے باہر آ گھوڑے پر سوار ہو

روانہ ہوے اسی اثنا مین مردم ہمراہی اون عورتون کی بھی آن پہونچی اور
اونہون نے اپنی اپنی سواریون مین بیٹھہ کر اپنے مکان کی راہ لی۔

مختصر احوال سلطنت بنگالہ کا

اوسوقت اگرچہ کنور جگت سنگہ سلیمر مہاراج کے مندر سے روانہ ہوسے
مگر دل اوسی معشوقہ کے کمند زلف مین پھنسا چھوڑا اور اودہر وہ نازنین مہ
جبین بھی روے دلکش مہاراج کنوار پر ہزار جان سے عاشق اور مفتون ہو صبر
قرار کو خیرباد کہکر باد ل خستہ تقاضاے وقت سے روانہ خانہ ہوئی اسمقام پر
احوال ولولہ شوق و ذوق ہر دو دلدادگان کا فروگذاشت ہوکر اول بنگالہ
کی سلطنت کے کچہ حال لکھے جاتے ہین اسکے بعد ہم اونکا حال لکھین گے
ناظرین صبر کو کار فرماکر منتظر رہین۔

واضح ہو۔ کہ اول ملک بنگالہ مین بختیار خلجی نے نیزہ مذہب محمدی کا
نصب کیا اور تمام اوس ملک وسیع کو اپنے قبضہ اقتدار مین لایا کہ اوسکی
اولاد سالہاے دراز تک بنگالہ کی حکومت کرتی رہی بعد سال ۹۳۲
بنگلہ مطابق سمت ۱۵۸۲ بکرماجیت اور سنہ ۱۵۲۵ عیسوی کے سلاطین سے سلطان بابر نے ولایت
سے اکر ابراہیم شاہ افغان شاہ دہلی کو معرکہ جنگ مین پس پا کر کے
تخت سلطنت دہلی پر زیب قیام فرمایا مگر مغلون کا ممالک بنگالہ پر اوسوقت
تک کماینبغی دخل و تصرف نہین ہوا جب تک کہ سر تاج سلطنت مغلیہ

محمد جلال الدین اکبر بادشاہ رونق بخش اورنگ بادشاہت نہ ہوا تب تک
ملک بنگالہ مین پٹھانون کا ہی عمل ودخل رہا جب کہ ستارہ اقبال اکبر شاہ
اوج سلطنت پر تابان ہوا اوس ایام مین داؤد خان نامے پٹھان
حاکم بنگالہ محمد اکبر بادشاہ کے ساتھ خلش برپا کرکے وقت محاربہ منعم خان کے
ہاتھ سے مغلوب ہوکر حکومت سے برطرف اور سرگردان بادیہ پریشانی ہوا اور
۹۸۲ سنہ بنگلہ مطابق سمت ۱۶۳۲ بکرم اور سنہ ۱۵۷۵ع مین بنگالہ کو چھوڑکر اوڑیسہ کو بھاگ گیا
اوس وقت کل مملکت بنگالہ قبضہ اقتدار سلاطین مغلیہ مین آگئی مگر اوڑیسہ مین
پٹھانون کے قدم ایسے جمے کہ مغل اونکو وہان سے نہ نکال سکے آخرش سال
۹۸۶ بنگلہ اور ۱۶۳۶ اکبر باوت اور سنہ ۱۵۷۹ع مین سلطنت دہلی کے مصاحب خاص
جہان خان نے بحکم شاہ اکبر فوج کشی کرکے افغانان آوارہ کو اوڑیسہ
سے نکال کر عمل ودخل شاہی وہان قائم کیا اس کے بعد ایک ایسی واردات
م ہوئی کہ تمام ملک بنگالہ مین غدر وفساد برپا ہوگیا سبب اوسکا یہ ہوا کہ جب
لہ اور اوڑیسہ قبضہ شاہی مین آیا تو بندوبست ملک اور افزونی محاصل وغیرہ
یے بادشاہ کی طرف سے کچھ آئین جاری ہوے رعایاے ممالک مذکور نے
بنہ خود سرانہ رہتے تھے اور کسی آئین وقانون کے پابند نہ تھے اجراے
ن سے ناراض ہوکر سر بغاوت بلند کیا اور جابجا فساد برپا ہوگیا اوسی حالت مین
ن کہین اوڑیسہ کے علاقے مین پٹھان لوگ متفرق مقامات مین

رہ گئے تھے اونھوں نے اسوقت کو غنیمت سمجھکر سر شورش اوٹھایا اور حدود
اوڑیسہ سے گذر کر بنگالہ کی حدود میں مثل مدنی پور اور ہجلی پور متعلقہ بنگالہ
تک دوبارہ دخیل و قابض ہو گئے اوس زمانہ میں خان اعظم خان
صوبہ بنگالہ اور شاہباز خان صوبہ اوڑیسہ جو بادشاہ کی طرف سے
وہاں متعین تھے فساد کی کثرت سے کچھ بندوبست و انتظام ملک نہ کر سکے
اور دہلی کو بھاگ آئے محمد اکبر نے اس امر سے رنجیدہ خاطر ہو کر دل میں تجویز
کیا کہ کوئی شخص اہل ہنود سے اوس ملک کے انتظام کے واسطے بھیجا جاوے
اور اس تجویز کی وجہ یہ ہوئی کہ جب ابتدا میں سلاطین اسلامیہ فوج کثیر
لیکر کوہستان ہمالہ کی جانب سے ہندوستان پر حملہ آور ہوتے تھے اوس
زمانہ میں پرتھی راج راجہ دہلی اور دیگر راجہائے عظیم الشان نے کہ شجاعت
اور مردانگی میں نامور اور ہندوستان کی پشت و پناہ تھے افواج مخالف کو
روک کر ہندوستان تک ایک قدم نہیں دھرنے دیا تھا چنانچہ تواریخ سے
آشکارا ہے کہ جب شہاب الدین غوری بعہد راجہ پرتھی راج
ولایت سے تین لاکھ فوج ہمراہ لیکر ہندوستان پر یورش کر کے آیا تب راجہ
پت جمن سورج بنسی والے آمیر صرف اٹھارہ ہزار فوج سے اوس کے
مقابلہ پر گیا اور اپنی دلیری اور اولی العزمی سے اوسکو شکست فاش دیکر
اسیر و دستگیر کر لایا اور تمام سامان حرب و خیمہ و خرگاہ وغیرہ سمیت ماہی مراتب

لوٹ لایا چونکہ یہ مال غنیمت راجہ ممدوح کے پیچھے پیچھے آتا تھا باتباع اوسی امر
کی اب تک ماہی مراتب مہاراج ادھراج والی جےپور کے پیچھے پیچھے چلتا ہے غرضکہ
با این ہمہ اس بھارت برش یعنی ہندوستان کا ستارہ طالع ایسا نحوست پیر
ہوا کہ راجگان ہند مین خود بخود نا اتفاقی پیدا ہوگئی اور باہمدگر تنازعات جنگ و
جدال برپا کرکے از بس ضعیف و تباہ ہوگئے سچ ہے شعر دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بیدولتی از نفاق خیزد ** اوسوقت اہل اسلام نے قابو سے وقت پا کر
ہندوستان پر فوجکشی کی اور باندک مبادلہ تخت سلطنت حاصل کرکے تمامی
راجگان ہند کو مغلوب اور مطیع کرلیا گو تب بھی بعض بعض راجے خود مختار
اور اپنے راج پر بدستور قائم رہے چنانچہ ظاہر ہے کہ ابتداے آغاز سلطنت
اسلامیہ سے تا انجام آن راجپوت لوگ اہل اسلام سے برابر لڑتے جھگڑتے
رہے اور اکثر اوقات اوپر غالب اگر فتحیاب ہوتے رہے ہین مگر اسی کے
ساتھہ ایسا بھی وقت آگیا کہ راجپوت تابع تخت دہلی کے ہوکر سلک ملازمان
شاہی مین کہلاے اور باقتضاے تقدیر اکثر محاربات مین شاہان دہلی سے
مغلوب ہوکر اونکو ڈولا دیتے رہے اور سلاطین بھی ڈولہ لیکر رشتہ ناتہ
جاری کرتے رہے اور اونکو کارہاے دشوار اور مہمات عظیم پر مامور کرکے
اونکی حسن تدبیری اور راے صائب اور شجاعت اور دلاوری کی داد
دیتے رہے ہین بلکہ ہمیشہ اس فرقہ جلادت کیش کی مردانگی اور سر بازی کا

خیال اور خوف دل مین رکھتے رہے ہین الغرض سلاطین مغلیہ مین سے جسقدر
بادشاہ نامور ہوے ہین اون سب مین محمد اکبر بادشاہ نہایت درجہ پر عقیل
اور منتظم اور صاحب اقبال تھا اوس کے ذہن مین یہ بات سمائی ہوئی
تھی کہ جیسے راجگان ہند بندوبست اور انتظام ملک کا کرسکتے ہین ویسے
امراے اسلام سے نہین ہوسکتا اور طریق محاربات وستیزہ وآویزش مین اس
جماعہ نامدار کو سلمانون پر فوقیت ہے اسی غرض سے اوسنے اکثر راجگان کو
کارہاے عظیم پر مامور کر رکھا تھا اور اون سب مین سے مہاراجہ مان سنگہ
سوریج بنسی والے آمیر کو درجہ اعلے پر عقیل وفہیم وشجاع وجوانمرد اور صاحب
خرد جانتا تھا اور شاہزادہ والاجاہ مرزا سلیم کو بھی مہاراجہ موصوف
سے از بس انس تھا جب کہ خان اعظم خان اور شاہباز خان سے صوبجات
بنگالہ اور اوڑیسہ کا انتظام نہوسکا اور وہ اپنی جان عزیز سمجھکر بھاگ آئے
تب محمد اکبر بادشاہ نے مہاراجہ مانسنگہ کو یہ مہم عظیم تفویض کی اور سرکوبی
مفسدان وقبض وتصرف ممالک مذکور کے لیے مامور فرمایا سنہ ۹۹۹ بنگلہ مطابق
سمت ۱۶۴۳ بکرم اور ۱۵۹۰ء مین مہاراجہ مانسنگہ بحکم سلطان اکبر معہ فوج جرار
اور صاحبزادہ عالی وقار مہاراجکنور کنور جگت سنگہ کے دہلی سے روانہ ہوکر
پٹنہ مین پہونچے اور اوس نواح کو وجود فساد سے پاک کرکے باغیان و
مفسدانکو کیفر کردار پر پہونچایا جب کہ پٹنہ سے فساد فرو ہوگیا اور وہان

قبض و تصرف حاصل ہوا تب مہاراجہ ممدوح نے بعض مراتب کے انتظام کے لیے اول سعید خان نامے ایک افسر کو بنگالہ کی طرف روانہ کیا سعید خان شرف ترخیص حاصل کرکے بنگالہ کی دار السلطنت ٹنڈا نگر مین کہ اوس زمانہ مین وہ شہر تخت گاہ بنگالہ تھا جاکر انصرام امور مین مصروف ہوا اور بعد روانگی سعید خان مہاراجہ مان سنگہ نے واسطہ افتتاح ممالک اوڑیسہ کے عنان عزیمت معطوف فرمائی اور سعید خان کو لکھ بھیجا کہ تم معہ فوج ہمراہی خود ہمکو بردوان مین آملو جب مہاراجہ موصوف بردوان مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ سعید خان ہنوز نہین آیا ہے مگر ایلچی کی معرفت ایک چٹھی اوسکی بدین مضمون ملی کہ مین ابھی تک فوج جمع نہین کرسکا ہون اور نہ کچھہ تاحال انصرام سامان رسد وغیرہ کا ہوا اس سامان اور تہیہ کے لیے ایک سال کامل درکار ہے اور اب موسم برشکال برسر آگیا بعد برسات سب سامان جمع کرکے معہ فوج حاضر ہونگا تا ایام برسات خود بدولت بردوان ہی مین مقیم ہین مہاراجہ صاحب نے اوسکی تحریر کی بموجب قیام بردوان مناسب متصور کرکے قصبہ جہان آباد متصل بردوان مین دارو کیسر ندی کے کنارہ خیام عساکر نصب کرائے اور انتظار آمد سعید خان کی دیکھتے رہے جب جہان آباد مین لشکر ظفر پیکر فروکش ہوا خبر ملی کہ قتلو خان نامے افغان مفسد نے حال توقف و قیام فوج نصرت تیج کی خبر پاکر دست تعاول رعایا و ملک پر دراز کر رکھا ہے اور بار ادہ

مقابلہ جہان اباد کے متصل آکر مقیم ہوا ہے مہاراجہ موصوف نے یہ سن کر
دل مین متفکر ہوکر افسران فوج کو بلا کر کہا کہ کسی ہوشیار جاسوس کو بھیجنا
چاہیے کہ وہ تعداد سپاہ اور سامان فوج مخالف کا کما ینبغی احوال دریافت
کرلاوے منجملہ افسران مذکور شیر بیشہ جلادت کنور جگت سنگہ کی تہہ دل سے
مہاراجہ صاحب کو مفہوم ہوا کہ یہ جانے پر مستعد ہے اور راجکمار اس امر
اہم کے انجام کو اپنی ذمہ ہمت پر لیکر خواستگار اجازت ہوئے مہاراجہ
ممدوح نے سو سوار اون کے ہمراہ دیکر روانہ منزل مقصود فرمایا چنانچہ مہاراجکنور
بعد دریافت احوال مخالف واپس تشریف لاتے تھے کہ بادوباران کی
شدت سے مندر سلیپر مہادیو مین اونکا گذارا ہوا جیسا کہ تحریر ہو چکا ہے

واپس آنا کنور جگت سنگہ کا مہاراجہ ناسنگہ کے پاس

مہاراجکمار بادل پر درد سلیپر جی کے مندر سے روانہ ہوکر اپنے پدر عالی قدر
کی خدمت مین پہونچے اور ظاہر کیا کہ فوج مخالف قریب پچاس ہزار کے
متصل موضع دھاپور ٹہری ہے اور دیہات گرد و نواح پر دست غارت
دراز کر رکھا ہے اور جابجا تعمیر قلعجات و گڈھی وغیرہ مین مصروف ہے یہ خبر
پاکر مہاراجہ ناسنگہ نے خیال کیا کہ جب تک اوڑیسہ کی مہم سر نہووے اس
فوج کو دبائے رکھنا لازم ہے تاکہ زور و قابو پاکر قدم آگے نہ بڑھا سکے مگر اسقدر

ہجم غفیر کا روکنا آسان کام نہین ہے بلکہ نہایت مشکل ہے یہہ سوچکر اور اس
معاملہ مین افسران فوج سے مشورت مناسب سمجھکر اونکو بولایا اور سخن طراز
ہوے کہ دیکھو روز بروز اکثر علاقے تحت حکومت شاہی سے چھوٹتے جاتے ہین
اور مفسدان لوگ دم بدم قدم بڑھاتے چلے آتے ہین اسواسطے ضرور ہے کہ
مفسدین کوتہ اندیش کو ایسا دبایا جاوے کہ حد اعتدال سے زیادہ نہ بڑھ سکین
اور بے قابو رہین الا یہہ بات غیر ممکن نظر آتی ہے کیونکہ فوج مخالف بکثرت ہے
اور ہمیان فوج کی ازبس قلت ہے اون سبکے پاس قلعہ اور گڈھی جاے پناہ
ہین ہمارا امید ان ہی مین پناہ ہے اگر بالفرض وہ میدان ہی مین مقابل ہوے
پھر بھی قلعون کی پناہ لیوینگے اس سبب سے اونکا مغلوب ہونا ایک امر محال
ہے اور یہہ بھی مقام غور ہے کہ اگر اچانک اون سے مقابلہ و مجادلہ پیش آنا پڑا
اور خدانخواستہ وہ غالب آے تو دو نو مطلب فوت ہوتے ہین یعنی اودہر تو
دہلی کے تخت سے ملک گیا اور ادہر ہم لوگ بہی زندہ واپس نہ جاسکینگے
پس ایسے بیمحل و بے قابو جنگ کرنے مین سراسر قباحت ہے اور اوڑلیہ کی
مہم بھی نہین ہوسکتی اس صورت مین ہماری راے یہہ ہے کہ جب تک سید خان
نہ آوے تب تک کسی طرح اون سے مقابلہ نہ کیا جاوے خاموشی ہی مناسب
ہے ہماری یہین کیا راے ہے اور تمہارے نزدیک کیا کرنا مناسب ہے
یہ سنکر جو عقیل و کار آزمودہ وہ دشمن افسر تھے سب نے بالاتفاق جواب دیا

که البته جب تک سید خان نه آوے جہان آباد مین ہی قیام رکھنا مناسب
معلوم ہوتا ہے مہاراجه صاحب نے فرمایا که منشا ہمارا ایسا ہی ہے که کل فوجکا
ایک مقام پر قیام نہووے بلکه جدا جدا غول کرکے متفرق مقامات پر تعینات
کیا جاوے اور ایک حصه اوسکا فوج مخالف کے مقابله مین بھیجدیا جاوے
تاکه وقتاً فوقتاً اونکو دبائے رہے اور آگے نه بڑھنے دے اون مین سے
ایک پیر مرد بولا که جہان اس تمام فوج کی پراگندگی اور مغلوب ہونے کا اندیشه
ہے وہان ایک حصه قلیل سے فوج لیجا کر کیا کرسکے گا مہاراجه ممدوح نے
جواب دیا که اس فوج کے بھیجنے مین ہماری کچھ اور مراد نہین ہے بلکه صرف
یه مطلب ہے که اگر کسی قدر فوج ایسے مقام پر جاکر نزول کرے که مخالفون کی
نظر سے پوشیده رہوے اور جاے محتاط و محفوظ مین مقیم رہکر گاه بیگاه جب
مخالفون کو غافل دیکھے اوسی وقت اونپر یلغار پہنچکر شبخون کرتی رہے اور
دشمنون کو دم آسایش نه لینے دیوے تو مناسب ہوگا تاکه اونکو فرصت زیاده
قدم بڑھانے کی نه ملے اور خود ہی اپنے مرض مین گرفتار ہین یه سنکر ایک
بوڑھا مغل بولا که مہاراج آپ یقین جانین موت کو اپنی آنکھ سے دیکھکر
کون اوسکے منه مین جاوے گا مہاراج نے یه سنکر تیوری چڑھا چین بجبین
ہوکر فرمایا که اتنے راجپوت اور مغل ہین کیا ان مین کوئی بھی ایسا نہین ہے
جو موت سے نه ڈرتا ہووے یه سنتے ہی چھ سات مغل اور راجپوت

کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ مہاراج ہم حاضر ہین انہین کنور جگت سنگہ بھی سوجود تھے اور اگرچہ درجے اور عمر مین سب سے کمتر تھے اور سب کے عقب مین کھڑے ہوئے تھے لیکن پیش قدمی کر کے کہنے لگے کہ اگر حکم ہو تو یہ غلام بھی موجود حاضر ہے مہاراجہ صاحب اونکی بات سنکر متبسم ہو فرمانے لگے کہ آفرین صد آفرین تم لوگون کو ہمنے ایک آدمی کے واسطے کہا تھا تم چہ سات مستعد ہو گئے ہم جانتے ہین کہ راجپوت اور مغل کا نام تا حال صفحۂ جہان پر قائم ہے مگر اب ہم یہ سوچتے ہین کہ تم سب مین سے کسکو بھیجین اوسوقت ایک ملازم خاص مہاراجہ صاحب پر ایر مین حاضر تھا اوسنے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ ان سب آدمیون کے مستعد ہونے سے آپ کا بڑا فائدہ ہے یعنی آپ ایسے یہ فرمائیے کہ جو تم مین سے کم فوج لیجاوے اوسیکو ہم بھیجین گے مہاراجہ صاحب کو یہ صلاح پسند آئی اور جس شخص نے اول اقرار جانے کا کیا تھا اوس سے دریافت کیا تم کس قدر فوج لیجانا چاہتے ہو اوسنے عرض کیا کہ پندرہ ہزار مہاراج بولے کہ اس قلیل سپاہ مین سے جو پندرہ ہزار تھا بہت سا حصہ دو تہائی کمی تو ہو جائیگا پارہ جاوے گا تم مین سے کوئی ایسا بھی ہے جو دس ہزار فوج لیجا سکے وہ افسر تو خاموش ہو رہا مگر دوسرے افسر جسونت سنگہ نامی نے عرض کیا کہ دس ہزار فوج میرے ہمراہ دیجاوے مین جانے پر مستعد ہون مہاراجہ صاحب دل مین خوش ہو کر سب کے جانب دیکھنے لگے کنور جگت سنگ کے دل مین

اوسوقت یہ خیال آیا کہ اگر اسوقت مہاراجہ صاحب میری طرف مخاطب
ہوں تو مین بھی کچھہ عرض کرون اسی اثنا مین راجہ صاحب نے اونکی طرف
بھی نگاہ کی تب راجکمار نے بکمال ادب دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اگر مہاراج
کی رضامندی ہووے تو یہ خانہ زاد پانچ ہزار سوار سے قتلو خان کو مع اوسکی
فوج کے سورن ریکھا ندی کے پار اوتار سکتا ہے یہ دلیرانہ کلام سنکر مہاراجہ
صاحب متامل ہوے اور جسقدر فسران فوج وہان موجود تھے وہ اس پیشقدمی
اور جرأت راجکمار سے متفکر و حیران ہوکر باہم کانا پھوسی کرنے لگے بعد تامل
مہاراجہ صاحب بولے کہ اے فرزند دلبند ہم خوب جانتے ہین کہ تم چھتری کل
دیپک ہو مگر یہ بات قیاس سے باہر ہے کہ پانچ ہزار سوار سے تم اوس جم غفیر
فوج مخالف کو مغلوب و منہزم کرسکو راجکمار نے پھر دست بستہ ہوکر گذارش کیا
کہ مین بیڑا اٹھاتا ہون اور وعدہ کرتا ہون کہ اگر پانچ ہزار سوار سے فوج دشمن کو پسپا
نہ کردون اور شاہی فوج کا کچھہ نقصان کرادون تو بادشاہ جو چاہین میرے لیے
سزا تجویز فرماوین مہاراج نے تامل کرکے کہا کہ ہم تمھارے چھتری دھرم پالنے
مین ہرج نہین ڈالسکتے چھتریون کا یہ دھرم نہین ہے کہ جو شخص جنگ وجدل
پر آمادہ ہووے اوسکو کسی ڈھب سے روکین یا ممانعت کرین اگر تمکو اپنی
اوپر ایسا بھروسا ہے تو اس سے بہتر کیا ہے روانہ ہو یہ کہکر مہاراجہ نے آنکہ
آنکھون مین آنسو بھر لائے محبت پدری نے جوش مارا اور پسر دلاور کو

چھاتی سے لگا فوج مطلوبہ ہمراہ دے کر روانہ میدان کارزار کیا

قلعۂ گڈھ سنداران کا مختصر احوال اور اون زنان دلربا کا صورت حال

جس راہ سے کنور جگت سنگھ بشن پور سے جہان اباد کو واپس آئے تھے وہ راستہ تا حال جاری ہے اوس سے کسی قدر فاصلہ پر جانب جنوب گڈھ سنداران نام ایک بستی ہے جن عورتوں سے راجکمار کے مندر مین ملاقات اور بات چیت ہوئی تھی وہ مندر سے روانہ ہوکر اسی گانون کو گئین تھین اس مقام پر چند پرانی گڈھی اور قلعہ تھی اسلئے اوس جگہ کا نام گڈھ سنداران تھا اس گانون کے وسط مین ایک ندی بہتی تھی اوسکا نام دامودر ندی تھا اس ندی کے کنارہ پر ایک مثلث قطعہ زمین کے گوشہ پر جہان دونون طرف ہوکر بڑے زور وشور سے پانی بہتا تھا ایک قلعہ بلند سر بفلک کھینچے ہوے نیچے سے اوپر تک سنگ موسے سے بنا ہوا واقع تھا اور ہر دو جانب اوس قلعہ کے جو دامودر ندی روان تھی وہ قلعہ کے واسطے گویا آڑ اور رکاوٹ تھی اب تک اوس عمارت کے آثار نمایان ہین یعنی کچھ کچھ بنیاد اوسکی قائم وموجود ہے اور محل وسکا تا بانقلاب ازمنہ رفتہ رفتہ سمار ہوکر خاک مین برابر ہوگئے اب وہان کیا سے وانواع عمارات سنگین اور باغات دلنشین اور نہار آب روان گلہائے شگفتہ

خشنما ان کے مثل برگد و پیپل وغیرہ اشجار صحراے اور دیگر اقسام کے بیل بوٹے
چھپاے ہوے ہین اور اوس گلشن مین حشرات الارض مار و کژدم اور اکثر
جانوران وحشی و دد و دام شیر و پلنگ و چرخ و گرگ وغیرہ چرند و پرند کا مسکن ہے
مقام عبرت ہے کہ جو گلشن اپنی نضارت و تازگی سے باغ ارم پر طعنہ زن تھا
وہ اب خارستان اور مسکن زاغ و زغن ہے یہ عجوزہ دنیا ظاہرین سبز باغ دکھلا کر وقت
نقاب عدم چہرہ پر ڈالدیتی ہے کچھ دیکھنے دیتی ہے نہ بھاگنے دیتی ہے برگ خزان دیدہ کی
روش ایک دم مین نمایان جہان سے باہر نکال دیتی ہے اسکے ثبات و
قرار پہ اعتبار نکرو کہ ناپائدار ہے نہ کسی کی آشنا ہے نہ کسی کی یار ہے۔

رباعی آن قصر کہ بر فلک ہمی زد پہلو — وان درگہ شہان نہادندے رو
دیدیم کہ بر کنگرہ اش فاختہ — فریاد برآوردہ کہ کو کو کو

اور دوسرے جانب اوس ندی کے اور بھی کئی گڈھیان تھین مگر اب اونکا
کچھہ نشان باقی نہین ہے اون مین اور اشخاص اعلی درجہ کے از قوم مالک
قلعہ آباد تھے زبان پیشینیان مین جب کہ بادشاہ محمد نے ملک بنگالہ پر فوج کشی
کی تھی اوس وقت اون کے ہمراہی مین ایک افسر فوج جید جسنگہ
نامے راجپوت جادون بنسی تھا جب یہ اتت وہ مہم ختم ہوئی اوسی رات
اونکی فوج ماتحت سے ایک ایسا کار نمایان ظہور مین آیا کہ زیادہ از طاقت
تھا اور جسکی امید نہ تھی شاہ دہلی نے بجلدوے اس جلادت اور جانفشانی کے

یہ گانون گڈہ سنداربن اوسکو جاگیر مین عطا کیا اور اوسکے سوا اور بھی اوسکے
خویش و تبار بھائی بند جاگیردار تھے آخر رفتہ رفتہ اوسکے قوم نے طاقت
و زور پیدا کرکے ایک چھوٹی سی ریاست جمالی یہان تک کہ چوکھا رندہ شاہی
آتے تھے اونکے ساتھ نااتفاقی کرکے اکثر بے ادبیون سے پیش آتے تھے
اور جا بجا اپنی اپنی حفاظت اور بود و باش کیلیے چھوٹے چھوٹے قلعہ بنا لیے
تھے سنہ ۹۹۰ بنگلہ مطابق سمت ۱۶۳۹ بکرم اور سنہ ۱۵۸۳ عیسوی مین جب بیتر سنگہ مذکور کی
اولاد سے اس قلعہ مین ایک ٹھاکر مقرر رہتا تھا نام اوسکا بیرندر سنگہ
تھا یہ شخص نہایت تند مزاج اور سخت طبع تھا جب جوان ہوا اور سن شعور کو
پہونچا اپنے باپ سے ناموافق ہوگیا اور اوسکی اطاعت مین نرہا اسلیے
اکثر باپ بیٹون مین تکرار و فساد رہا کرتا تھا اسکے باپ نے بیرندر سنگہ
کی شادی ایک جاگیردار نزدیکی کی دختر سے تجویز کی جسکی کچھہ اولاد پسر ہی
نہین تھی اور اس رشتہ کرنے مین اوسکے باپ کے دو مطلب تھے ایک تو
بعد وفات جاگیردار کے بسبب نہونے اولاد پسری کے بیرندر سنگہ اوسکے
متروکہ کا مالک ہوتا دوسرے وہ دختر بھی حسین و زیبا صورت تھی مگر بیرندر سنگہ
اس رشتہ سے ناراض ہوا اسواسطے اوسنے اپنے باپ کے برخلاف مرضی
خفیہ خفیہ اوسی گانوکے ایک مفلس ٹھاکر کی دختر سے اپنی شادی کرلی جب
یہ خبر اوسکے باپ کو پہونچی اسسے رنجیدہ ہوا اور بیرندر سنگہ کو گہر سے نکال دیا

بیرندر سنگہ اپنے باپ کے اوپر استغاثہ کرنے کے ارادہ سے بحضور بادشاہ
وقت دہلی کو روانہ ہوا اور چلتے وقت اوسکی عورت کو حمل چند ماہہ تھا اوسکو
بتھانہ والدزن پہونچا دیا ظاہر ہے کہ اولاد کیسی ہی ناخلف ہووے مگر مادر
و پدر کو جوش محبت سے سبب بے ادائیان پسر نالایق کی بازی طفلانہ
معلوم ہوا کرتی ہین بیرندر سنگہ کے بوڑھے باپ کو اوس کے نکل جانے
سے نہایت اضطراب اور اضطرار ہوا اور خود کردہ سے پشیمان ہو کر
ہر طرف آدمی اوسکی تلاش کو بھیجے مگر اوسکا کہین نشان نہ ملا تب لاچار
اوسکی زوجہ کو از خانہ والدزن بولا کر اپنے گھر رکھا اور بعد ایام وضع
حمل اوسکے ایک دختر پیدا ہوئی نام اوسکا تلوتما رکھا گیا اوس کے
چند روز بعد زوجہ بیرندر سنگہ اوس دختر ضعیفہ کو چھوڑ کر مر گئی اور دختر بے مادر کو
بیرندر سنگہ کا باپ پرورش کرنے لگا قصہ کوتاہ جب بیرندر سنگہ دہلی مین پہونچا
بحکم شاہی فوج راجپوتان مین بھرتی ہو گیا اور اپنی شجاعت اور عقل کے زور
سے روز بروز ترقی پاتا رہا اور چند ایام ہی مین نام و دولت دونو حاصل کر لئے
جب سنا کہ باپ اوسکا مر گیا ہے دل مین تہیہ کیا کہ اب غیر ملک مین سرگردان
رہنا اور کسی کی متابعت مین کمر باندھنی ناحق اور فضول ہے وطن مین چلکر
اپنی ریاست سنبھالنا چاہیے یہ ارادہ کر وطن مالوفہ کو روانہ ہوا اور
دہلی کے رہنے والے بہت سے اشخاص نوکر چاکر وغیرہ اوسکے ساتھ ہوئے

منجملہ اون کے ایک عورت کنیزک اور ایک سادہو پرم ہنس بھی تھے چونکہ اس رسالہ
مین ان دونون کا تذکرہ زیادہ ہوگا اسواسطے نام اونکا تحریر کیا جاتا ہے کہ
کنیزک نام بملا اور پرم ہنس کا **ابھیرام سوامی** تھا یہ بملا دیہی بلفظ کنیزک
لکھی گئی ہے اور اب بھی کنیزک سے لکھتے ہین اگرچہ بظاہر ایسا مشہور تھا
کہ یہ عورت بیر نندر سنگہ کے نوکرون مین سے ہے مگر ایسا نہین تھا گھر کے سب
کامون مین اوسکو دخل اور اختیار مطلق تھا اور چونکہ تلوتما دختر بیر نندر سنگہ کی
وہی پرورش اور پرداخت کرتی تھی اسواسطے بیر نندر سنگہ کے گھر مین اوسکو
بلقب کنیزک ملقب کیا گیا ہے لیکن کنیزکون کے سے آثار اوسمین مطلق
نہ تھے جیسے اہلخانہ کو سب مالک مانتے ہین ویسے ہی بملا کو سب قلعہ کے
باشندہ ٹھکرانی کے موافق مانتے تھے اور بدرجہ نہایت اوسکی عزت
وحرمت کرتے تھے اور اوسکے چہرۂ تابان سے ٹپکتا تھا کہ وہ بایام جوانی
نہایت حسین اور خوبصورت تھی اگرچہ اوس وقت مین اوترا ہوا جوبن
تھا مگر جیسے صبح کے وقت ماہتاب کا نور زردی پر آجاتا ہے اور اوسوقت
کی ضیا ایک جلوۂ دیگر دکھلاتی ہے یہ سمان اوسکے حسن کا بنا ہوا تھا
گجپتی بدیا دگج نامی ایک چیلہ ابھیرام سوامی کا تھا اوسکو النکار
شاستر مین کچھہ مداخلت ہو یا نہو مگر رسیکتا [illegible] مین مہارت کامل تھی
ایک روز اوسنے بملا کو دیکھکر کہا کہ یہ ہاتھی کی ایسی چال جیسے گھی کا گھڑا اپنے تن

ہوتا ہے جس کی آگ جسقدر سرد ہوتی جاتی ہے مصاحبت طبعی کا روغن اوسکو
اوسی قدر مشتعل کرتا ہے یعنی جیون جیون یہ کنیز کہ عمر رسیدہ ہوتی جاتی ہے
تیون تیون جوبن کی بہار دونی کھلتی آتی ہے اس لطیفہ کو سنکر بہلانی گچھیتی بدیا
وچ کا نام رشنک داس سوامی رکھہ دیا اور اوس دن سے وہ رشنک داس
کے نام سے مشہور ہوا ابلا کے وضع و انداز سے ایسا ثابت ہوتا تھا کہ وہ
نہایت عقیلہ اور خاندانی عورت ہے اکثر اشخاص ایسا بھی کہا کرتے تھے
کہ وہ عرصہ تک حرم سلطانیہ میں بھی رہی ہے یہ بات سچ ہے یا جھوٹ اسکو
بھلا ہی جانتی ہوگی مگر اوسکی گفتگو اور طور و طریق سے یہ بات کبھی نہیں
پائی گئی اور یہ بھی کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ عورت بیوہ ہے یا شوہردار
کیونکہ ہمیشہ زیور و لباس و مسی و سرمہ وغیرہ سے آراستہ رہتی تھی اور
کسی طرح کا برت و نیم وغیرہ بھی جو قوم ہنود میں لازمہ حال بیوگان ہوتا ہے
نہیں کرتی تھی و گنیش نندنی تلوتما دختر بیرندر سنگہ کو دل و جان سے
چاہتی اور پیار کرتی تھی جیسے کہ آثار اوسکے وقایع سندر سیلہ مہاراج
میں ظاہر ہوئے اور تلوتما بھی اوسکے ساتھہ کمال انس و الفت رکھتی تھی
ابھیرام سوامی جو دہلی سے بیرندر سنگہ کے ساتھہ آئے تھے وہ ہمیشہ قلعہ ہی میں
نہیں رہتے تھے بلکہ اکثر اوقات دوسری بستیون گرد و پیش میں چلے جاتے تھے
ایک دو مہینے گذر جاتے اونہیں رہتے ایسے ہی ایک دو مہینے دوسری جگہ

قیام رکھتے تھے اور شہر کے لوگ یہ جانتے تھے کہ سوامی جی بیر ندر سنگھ کی ویکشا
گرو یعنی مرشد ہین اور بیر ندر سنگھ بھی اونکی تعظیم و تکریم بدرجہ غایت کرتا تھا
یہان تک کہ کوئی کام خانہ داری یا ریاست کا اونکی اجازت و استفسار بدون
نہین کرتا تھا اور فی الحقیقت ابھرام سوامی نہایت عقیل و فہیم اور عالم شاستر دان
اور اہنسا دھرم مین قائم ویکشا گیا اور یوگ ابھیاس یعنی جپ تپ اور جوتش ودیا یعنی نجوم
مین بھی مہارت کامل رکھتے تھے اور اسی زمرہ مین ایک دوسری کنیزک
آسمانی نام بھی دہلی سے آئی تھی وہ بھی شوخ اور خردمند تھی

مشورت کرنا ابھرام سوامی کا بیر ندر سنگھ سے

جس روز بجلا اور تلوتما سیلیسر مہادیو کے مندر سے روانہ ہوکر قلعہ گڑہ مندارن
مین داخل ہوئین اوس سے تین چار روز بعد بیر ندر سنگھ اپنے دیوانخانہ مین بیٹھے
ہوئے تھے اوسوقت ابھرام سوامی وہان تشریف لائے بیر ندر سنگھ نے
سروقد استادہ ہوکر تعظیم اور پرنام کری اور اپنے ہاتھ سے آسن کشا کا
فرش اون کے بیٹھنے کو دیا جب وہ بیٹھ گئے بیر ندر سنگھ بھی اپنی مسند پر
بیٹھ گیا سوامی بولے کہ بیر ندر سنگھ آج ہمکو تم سے کچھ بڑی بات کہنی ہے —
بیر ندر سنگھ — فرمائیے —
سوامی — اب مغل اور افغانو مین جنگ عظیم ہونے والا ہے —

بیرندر سنگھ - ہان یقیناً معرکہ عظیم ہوگا -

سوامی - تمنے اپنے دل مین کیا کرنا تجویز کیا ہے -

بیرندر سنگھ - جسوقت دشمن ہمارے روبرو آویگا اوسوقت اپنی قوت بازو سے اوسکو جواب دینگے -

سوامی - اے بیرندر جیسا تمکو لایق اور زیبا ہے ویسا ہی تمنے کہا لیکن صرف شجاعت اور طاقت ہی سے دشمن مغلوب نہین ہوتا ہے اوسکے ساتھ سمجھ بھی چاہیے سند ہی چاہیے بلکہ تجربہ چاہیے اگرچہ تم طاقت و دلاوری مین لاثانی اور شجاع منتخب ہوگے مگر فوج تمھارے پاس ایک ہزار سے زیادہ نہین ہے یہ کب ممکن ہوسکتا ہے کہ اسقدر فوج کثیر مخالف کو یہ چند معدود آدمی مغلوب کر سکین اور علاوہ ازین یہ بھی متحقق ہے کہ مغل اور افغان دونو تمھاری بہ نسبت صد چند زیادہ طاقت اور سامان رکھتے ہین پس ایک جانب قبول کیے بغیر دوسرے جانب سے بچنا امر محال اور باطل خیال ہے یہ بات کچھ دلمین غضب و غصہ لانے کی نہین ہے بخوبی سمجھکر اور غور کرکے دیکھو اور ایک اور بات بھی اہمین ہے کہ دو دشمن ہونے سے ایک کا دشمن ہونا اچھا ہے ہماری راے مین ایک جانب مضبوط پکڑ لینی چاہیے کوئی جانب

بیرندر سنگھ کچھ متامل ہوکر بولا کہ آپ کونسے طرف رہنے مین ہمکو اجازت دیتے ہین اور کسطرف رہنا آپکے نزدیک مناسب ہے -

یعنی بیابان بیت - یعنی معاملات مجاریہ مین اصول قوانین سلطنت کا واقف ہونا تجربہ ... یعنی بہادر وغیرہ یعنی چلیہ بہادر زبردست ... وغیرہ سے دشمن پر غالب آنا - یعنی جنگ و جدل - یعنی فہمت ... ہوشیار - اور خبردار رہنا اور غفلت نکرنا

سوامی - جتھملاو دھرم تھاجیا یعنی جہان دھرم ہے وہان ہی جی ہے اور دوسرا قول ہے برنگ شرا ابات نہ را ونات یعنی اسر یرامچندر کے ہاتھہ سے مرنا بہتر ہے نہ راون کے ہاتھہ سے پس جس طرف رہنے مین شرط وفاداری ہے اور ناحق اور ادھرم نہین ہے اوسی جانب رہو کیونکہ راجاؤن مین باہم جنگ و جدال ہونا موجب خونریزی خلق اللہ اور نتیجہ گناہان سخت کا ہے مگر جو جانب صحیح ہے اور اصل حق سلطنت ہے اوس طرف رہنا لازم اور واجب ہے

بیر ندر سنگہ نے پھر تامل کرکے پوچھا کہ اصل حق سلطنت کسکا ہے مغل اور افغان دونون اپنے اپنے تئین بادشاہ مانتے ہین ان دونون مین بادشاہ کون ہے -

سوامی - جو محاصل اور خراج ملک لینے کا مستحق ہے اور جسکی خزانہ عامرہ مین محصول ممالک داخل ہوتا ہے وہی بادشاہ ہے یعنی اکبر بادشاہ -

بیر ندر سنگہ - یہ بات سن دل مین رنجیدہ ہو نہایت غضب سے آنکھہ لال کر خاموش ہو رہا پھر رام سوامی اوسکے چہرہ سے نشان نارضگی پاکر کہنے لگے کہ بیر ندر خفا ست ہو ہنے تمکو اکبر بادشاہ کے طرف ہونے کو کہا ہے کچھہ راجہ مانسنگہ کی متابعت کو نہین کہا بیر ندر سنگہ نے : وسوقت اپنا دست راست بلند کر بائین ہاتھہ کی اونگلیون سے اشارہ کرکے کہا کہ جب تک ہمارا یہ بازو قائم ہے ہم اس بازو کے ہاتھہ کو مانسنگہ کے خون سے رنگین کرینگے -

سوامی۔ صبر کرو کیا غضب بھیل موجب ندامت اور رسوائی اور باعث اکثر کاموں کے زبونی اور خرابی کا ہوجاتا ہے ہر ایک کام مین اور خصوص معاملات و مہمات عظیم مین تانی و تامل پسندیدہ ہے بوقت شدت غضب عنان اختیار کے نفس سرکش کے ہاتھہ مین ندینی چاہیے اور از سر فکر و اندیشہ ہر ایک امر کے پایان اور انجام پر نظر کرنی چاہیے قطعہ متاز تو سن غفلت بعرصۂ تعجیل ✣ کہ آخر افگندت بر زمین رسوائی ✣ مکن شتاب و زآئین حلم رو بے متاب ✣ کہ غیر صبر و سکون نیست رسم دانائی ✣ راجہ مانسنگہ نے جو کچھ تمھارے ساتھہ جو کچھ بے ادائی کی ہے اوسکے تدارک کا بطریق انتقام تمکو اختیار ہے مگر اکبر بادشاہ سے گشتہ ہونے مین تمھارا کیا مطلب ہے۔

بیر نارسنگہ نے خفا ہوکر کہا کہ اکبر بادشاہ کی طرف رہنے سے کس امر کی ماتحت ہوکر لڑنا پڑے گا اور کسکی امداد و معاونت کرنی ہوگی سوامی نے کہا راجہ مانسنگہ کی۔

بیر نارسنگہ۔ جب تک ہمارے دم مین دم ہے تب تک ہم مانسنگہ کی ماتحت اور نوکرون مین نہین رہینگے ابھی رام سوامی یہ سُن اور اداس ہوکر چپ ہو رہے اور پھر کچھ دیر بعد پوچھنے لگے کہ کیا تم پٹھانون کے طرف رہوگے۔

بیر نارسنگہ۔ اول یہ دیکھنا چاہئیے کہ کونسی جانب غالب اور

طاقت درپیش ہے —

سوامی - ہان جانب غالب کو دیکھنا چاہیے —

بیرندر سنگھ - کچھ ہو مگر ہمکو ٹھیا فونکی طرف ہونا منظور ہے —

ابھی رام سوامی یہ سنکر کچھ دیر خاموش ہو رہے اور آنکھون مین آنسو بھر لائے
بیرندر سنگھ یہ حال دیکھ بیتاب ہو کر کہنے لگا کہ اے مہاراج جو قصور نادانستہ
مجھسے سرزد ہوا ہو وہ معاف فرماو جیسا آپ کا ارشاد ہو اوسکی تقدیم و
تعمیل مین سعادت دارین تصور کرکے بدل و جان حاضر ہون ابھی رام سوامی نے
گوشہ چادر سے آنسو پونچھکر جواب دیا کہ سنو ہم کئی روز سے از روے احکام
نجوم دریافت کرتے ہین اوس امر اہم کا انجام سوچتے ہین اور وجہ
اس سوچ بچار کی یہ ہے کہ تمسے زیادہ ہمکو تمھاری نور دیدہ دختر نیک اختر
سے الفت اور انس ہے اور تم بھی بخوبی واقف ہو کہ ہم اوسکو جان سے
زیادہ عزیز جانتے ہین اوسکے واسطے نہایت بدل مصروف ہو کر جو کوشش کو
سادھا ہے بیرندر سنگھ کا یہ بات سنتے ہی رنگ فق ہو گیا اور نہایت
بیقرار ہو کر پوچھا کہ مہاراج جلد فرمایئے آپ نے جو کوشش ہمارا کیا دیکھا ہے —

سوامی - مغلون کی فوج سے تمھارے لڑکی کو نہایت نقصان اور خطرہ
پہنچیگا —

یہ بات سنکر بیرندر سنگھ کا چہرہ خشک ہو گیا اور کچھ فکر و اندیشہ مین ڈوب گیا

پھر ابھرام سوامی کہنے لگے کہ جو تم مغلون کے طرف نہین رہوگے تو تمھاری دختر
کو کمال نقصان کا احتمال ہے اور اونکی جانب سے ہمنے بین کبھی طرح کا آسیب
وخطر نہین ہے اس لیئے ہم یہی صلاح دیتے ہین کہ تم مغلون کی جانب
رہو اور اگرچہ یہ راز سربستہ ہم ہتیر افشا کرنا نہین چاہتے تھے لیکن تمنے
جو ہمارے کہنے کو نہ مانا اسواسطے ناچار کہنا پڑا اب تمکو اختیار ہے مانو
خواہ نہ مانو للاٹی لکھتم وھاتا سٹی جاگر یاسری یعنی ع ہر چہ نصیب ست
بہم میرسد ❊ مصرعہ جو کہ تحریر ہے پیشانی کی پیش آنی ہے ❊ بیر ندر سنگہ
یہ بات سنکر خاموش رہا کچھہ جواب نہین دیا تب ابھرام سوامی کہنے
لگے کہ دروازہ پر قتلو خان کا ایلچی کھڑا ہوا ہے اوسکو دیکھکر ہم تمھارے
پاس آئے تھے سو اب تمکو جیسا مناسب معلوم ہو اوسکو جواب دو
بیر ندر سنگہ نہایت افسوس سے دمبدم سر اوٹھا کہنے لگا کہ جب تک
تلوتما کو ہمنے بچشم خود نہین دیکھا تھا اگرچہ ہمارے لخت جگر دختر عزیز
تھی مگر ہمارے دل مین اوسکی کچھہ انس و الفت نہ تھی اور جب سے کہ
اوسکو ہمنے دیکھا ہے یہ ہمارے دل مین سمایا ہوا ہے کہ جہان مین کوئی
نعمت اوس سے بہتر نہین ہے اب آپ کا ارشاد بسر و چشم قبول کرکے
جو کچھہ عہد اوست سابقہ راجہ مانسنگہ کے ساتھہ تھی وہ یک لخت صفحہ دل سے
دور کی اور اب اونکی مصاحبت مین بجان و دل حاضر رہکر اون کے فرمان

واجب الاذعان سے نوعے انحراف نکرینگے یہ کہکر چوبدار کو حکم دیا کہ
افغانون کے ایلچی کو بولا لاوے چوبدار نے حسب الحکم ایلچی کو حاضر کیا
اوسنے بعد ادا ے رسوم آداب قتلو خان کا خریطہ حوالہ کیا خریطہ کھولا
پڑھا لکھا تھا کہ بیر نرسنگھ ایک ہزار سوار اور پانچ ہزار اشرفی فورا ہمارے
پاس روانہ کرو ورنہ قتلو خان کو بیس ہزار فوج سے گڈھ منڈارن پر بھیجا
جاویگا بیر نرسنگھ نے خریطہ پڑھکر ایلچی کو جواب دیا کہ تم اپنے بادشاہ
سے جاکر کہدو کہ وہ بیس ہزار فوج بھیجدیوے ہم جنگ پر مستعد و آمادہ
ہین خراج اور فوج ہم مطلق نہین دینگے اور نہ کسی طرح کی اطاعت
کرینگے ایلچی یہ جواب سنکر روانہ ہوا

بیقراری تلوتما کی بغم مہاجرت مہاراجکنوار

ایک روز کا تذکرہ ہے کہ قلعہ گڈھ منڈارن کی منزل زیرین مین جسطرف کو
دامودر ندی موجون سے متلاطم لہرون سے لہراتی بکمال شوق پاسے
قلعہ کو لپہاسے امواج سے بوسہ دیتی ہچکولان مستانہ روش کی طرح
لہرے لیتی جاتی تھی اوسی طرف ایک دریچہ سے وہ غریق بحر الم غواص
لجۂ غم اشتیاق کے گرداب رنج و عنا یعنی درگیش نندنی تلوتما جی [illegible]
دل بہلانے کے لیے مصروف سیر دریا تھی مکانات بلند اور عمارات

دل پسند کا عکس جو دریا مین پڑتا تھا گویا سطح آب پر ایک شہر لطافت مجسم
ب ہوا تھا نقش بر آب کا نقشہ یہین قایم و ثابت ہوا تھا آب دریا
شوق تماشاے چہرۂ زیبا اوس دُر دریاے حسن و ادا مین حلقہا سے
گرداب سے ہمہ تن چشم ہو رہا تھا اور سوداے زلف عنبرین اوس شوخ
نازنین مین سودائیون کی طرح زنجیر امواج سے سلسلہ جنون برپا کیا تھا
نالہ و افغان سے دریا مین ایک شور اوٹھاتا تھا چاہ غبغب کی چاہ مین
پانی پانی ہوکر بہا جاتا تھا اسی اثنا مین اوس بدر کمال حسن و جمال کو
مشرق غرفہ سے جلوہ افروز دیکھ خورشید نے اپنا سا منہ لیکر دامن مغرب
مین رخ چھپایا کرن پھیکی پڑی مانند شعاع نور ہوئی پرستار شام آسمان کا
تھال ہاتھ مین لیے چراغان نجوم سے آرتی اوتارتی سپند ثوابت دفع
نظر بد کو آتش شفق پر جلاتی باریاب جلوہ ظہور ہوئی میدان فلک مین
چارون طرف سے موکب سحاب کا ورود ہوا مردم چشم کا زمین سے آسمان
تک راہ آمد و رفت مسدود ہوا سرخ و سپید زرد و سیاہ بادلونکے خیمے بارش
باران کے طنابون سے نصب ہوئی لشکریان ابر آذری مقیم سب کے سب
ہوے بادلون کے عکس سے امواج دریا مین ست رنگی لہرے کا عالم
نظر آتا تھا ہوا کے جھکجھورے سے رنگا رنگ لہرونکی بلور وہ سماں دکھاتی تھی کہ
قوس آسمانی غیرت سے زمین مین گڑا جاتا تھا نسیم بہار آہستہ آہستہ

چلتی تھی بجلی کبھی چمک جاتی تھی بادلوں کے بہار رعد کی دھیمی دھیمی آواز
سے کیفیت دکھاتی تھی شام کا وقت شفق کی بہار فیض ترشح سے یک دست
گلزار سبز و سرد ہوا کے جھونکے چلے آتے تھے سبز سبز درختوں پر پپیہے چہچہاتے
تھے کہیں کہیں درختوں کے سایہ میں طاوسان طناز کہرج کے سروں میں
ملار کی الاپ سے پیہا پیہا پکار جوگیوں کے منوں کو بیوگی بناتے تھے اور
کہیں کہیں قلعہ کے بامون پر طوطی و کوکلا ہنس و چکور زیر و بم کی آواز سے
ترانہ دلکش گاتی تھی کہیں قمریاں خاکی لباس سرو کی شاخ پر حالت وجد
میں ایام ہجر کو صدا سے کوکو سناتی تھی کہیں کوئل کوک رہی تھی کہیں بلبل
چہچہاتی تھی بانی کی چاہ میں پپیہا پی کہ پی کی آس میں من کی پیاس
بجھاتا تھا ہزار داستان بزبان حال محفل آرایان بہار کو سرود روح
افزا سناتا تھا **قطعہ** بلبل سے پالیں گی عیش کہ برگ گل پر ٭ قطرہ شبنم
کا ہے پیالہ شراب گلرنگ ٭ وہ کیا گلشن آفاق میں ہے جوش
بہار ٭ چہچہے کرنے لگی بلبل تصویر فرنگ ٭ سیاہ بادلوں میں بگلوں کی
پانت حبشیوں کے چہرہ پر خال سفید تھی یا آنکھوں کی پتلیوں میں ستارہ امید
تھی ندی کے کنارہ آنبوں کے درخت شاخہائے بارور سے سخیان کریم النفس
کی طرح جھکے ہوئے برلب آب جھوم رہے تھے رس کے مزہ میں گھوم رہے
تھے ایسے وقت خوش اور زمان دلکش میں تالو تما کے حسن کا جلوہ دوبالا تھا

خورشید جبین نے مطلع جمال سے سر نکالا تھا قمر کا انداز غضب کی چتون و شوخ
پن ہے اسر ہیبا خستہ پن بھولی بھولی صورت نمانی سورت ہے چندر رہ سوا اس کا
سن سولا اچھ ہتا جوبن ناؤ بھاؤ کی چال ڈھال وہ وضع وہ نولا انداز کہ ستے
چھلاتے چل چلا رہا چندر کلا سے ست کہ کملا ستے کملا رہا ہے رخ عالم افروز
سے اگر ذرہ بھی نقاب اوٹھائے ماہتاب سپید ہو خورشید زرد پڑ جائے
اوسکے چہرۂ تاباں سے کب تاب ہمسری ہے شمع طور چراغ سحری ہے غیرت
سے گل خار کھاتا ہے رشک سے قمر داغ اوٹھاتا ہے اگر کبھی اوس رخ
رنگین کے مقابل آئے ارژنگ کا نقشہ بگڑے تصویر کا خاکہ اوڑ جائے
اشعار وہ گھڑا جسے دیکھ مہ داغ کھائے + وہ نقشہ کہ تصویر کو حیرت آئے
جو کچھ چاہیے ٹھیک نکھ سکھ کی آنک + نزاکت جھر اسیوتی کا سا رنگ سا
رخسار دلفریب پر گھونگھر دی لٹوں کے لٹکان زنجیر دلہائے عشاق پریشان
ہے عارض پر زیب پر الکون کی لہران گنج حسن پر کالا ناگ پاسبان ہے زلف
سیہ کار کا قسیاہ پوش ہے یا ہندوے پریشان روزگار غارت گر دو ہوش
ہے شمع رخسار گرد اوسکی شب رنگ نے گھیرا ہے یہ اندھیر دیکھو کہ دن سکے اوپر
اندھیرا ہے گو پیچ زلف پیچان ایک بھول بھلیاں ہے اوس میں پتنگ کا
کسی کی تاب و توان ہے کاکل نقش چلیپا ہے زلف چشم بیمار کی عصا ہے
اگر کبھی اوس کاکل شکیر کے روبرو ہو نافہ کا نافہ آہو میں خشک لہو ہو اگر

اگر نسیم بہار اوسکی زلف طرار کو گلزار مین لہرائے سنبل کی چھاتی پہ غیرت
سے سانپ سا لوٹ جائے شعر عجب پیچ و تاب افتاد زلفش را بہ تحریرش
بگردست قضا لرزید در ہنگام تحریرش ✣ پیچھلے جانب جیسے بشیرین کا جوڑا
باندھا ہوا ہے نہ اہران سپید روکا دل سیاہ رشتے مین جوڑا ہوا ہے
وہ دھرا چندر کہی جوڑ دیتی جیٹ لینون پہچان ✣ سیس او ٹھا ہو سہی کمر
سسی کو پا چھو جان ✣ پیشانی کے آگے قمر کو بجز داغ ندامت اور کیا پیش
آتی ہے آئینہ جمال ہے یا لوح کی شفا ہے پیشانی ہے پیشانی کے پیچھے بانکی
بھوون کی تان ہے یا راجہ رام چندر کے راون کش کمان ہے یہ بسم اللہ کا
ہے یا مد آفتاب ہے اگر اوسکی شمشیر ابرو اپنی جوہر دکھائے سر ہی کا خشک
دم ہو اصفہانی کی دھار پہ پانی پڑ جائے جب کبھی تیغ ابرو پیام وہمہ سے باہر
آتی ہے ذو الفقار اوسکا دم بھرتی ہے شمشیر قضا قسم کھاتی ہے شعر وہمہ را
تیغ آن نگار تند خو ✣ زہر چشم خوار سیت کز تیغ تغافل ہے چکد ✣ الغرض ✣ وہ
تلوار ہے کہ جسکا گھائل سدا اچیت رہے نہین بلکہ لگتے ہی صاف کھیت رہے
وہ دھرہ بھی سنگھاسن راج اور آسن رنگ سیکھ ✣ ہی نہ آسن لون لو
بھونہہ سر آسن دیکھ ✣ چشم مخمور ترکان بلا انگیز مستان خونریز فتنہ لیل و نہار
ستارہ دنبالہ دار کا زغارہی مائے فتنہ سازی جس نگاہ ڈالین اوسی کا
گھر گھالین اگر شوخی ہ آئین ہرن کی چوکڑی بھلائین ایک نگاہ مین قتل

تمام کرین بلکہ جہانکی جہانکا کام تمام کرین نگاہ سحر ہے انکھین ساحر ہین بیا دو بر حق
کرنے والے کافر ہین جتنے اونکی سپیدی و سیاہی پر نظر ڈالی ہے دن مستی بھی بینا
گلنار اشارات بیہوشی بین ٹالی ہے دوہرہ انیاری نیکی کنول انکس سے ذرگ
بان منہ لاگت سیدھی آن کے پاچھے کھنچین ہران ** تعریف چشم مین ایک
گیت یاد آئی ہے نرالی چھب انکھون مین سمائی ہے گیت مدہ بھرے سیا بھرے
دان بھرے دیا بھرے نیم بھر بھرے پریم بھرے رس بھرے رسیلے ہین ** بیٹھہ
بھری لاج بھری کام کی جہاج بھری جوبن کی جوت بھری چھب بھری چھبیلے ہین
سین بھری سان بھری بان اور گمان بھرے رنگ بھرے روپ بھرے
است ہی رنگیلے ہین ** کبت کب کیشو داس ** انکے البیلے نین رس بھرے
روس بھرے ابس بھرے بسیلے ہین + قلم شاخ نبات دوات کوزۂ قند ہو
تب کچھ لب شیرین کی حکایت قلم بند ہو لب نہین شراب قندی ہے شفتا کو
پیوندی ہے شیرہ عنابی ہے گلقند آفتابی ہے اگر کبھی اپنا اعجاز دکھاے
مسیحا کا غیرت سے لبو پر دم آے اگر کہین شیرین دیکھ پاے تو منھہ جیا بتی
رہ جاے بھلا اوسکے لب نازک سے کب برابر ہے لعل تو ایک پتھر ہے دم گفتگو
نزاکت سے اور اہستہ لے آتی ہین لوگ مسی کا گمان لے جاتی ہین شعر نزاکت
لبکہ دارد لعل سیراب ** فسون سازش ** خیال بوسہ بر گرد لبش تبخالہ می گردد
ہونٹھون مین کچھہ تبسم ہے تو فرا ایک اسیر ترحم ہے عابد زاہد ونکا دل اسی نے

چھپنا ہے تبسم ہی مین اونکا چھپنا ہے منھ مین ہونٹون کی تلوار آب حیات
مین بجھائی ہے جسکو لگے وہ مرے نہ مانگے پانی ✣ دوہرہ ✣ ادہرن بس مسکیان
تیہ سکے نہ پرکرت نند ان ✣ جو کر پان امرت دھرین تو تو مار ہی پران ✣ جب
دانتون کے روبرو آتا ہے ہیرا کنی کھاتا ہی چاہ غبغب کی چاہ مین یک عالم غرقاب ہوا
جسنے یہ کنوان دیکھا صاف تھلی بیٹھ گیا سینہ کی صفائی شکم کی تجلی سٹ
بانہونکی سدھوٹ ہاتھونکی نازکی اونگلیون کا نرما پن سر سے پیر تلک جو عضو ہے
خوبی و نزاکت کا نقد گرہ مین باندھے ہوے ہے جسم گداز موٹا نہ پتلا نزاکت
کے سانچہ مین ڈھلا قامت وہ کہ جس سے قیامت تھرّاے سرو کا کٹ کٹ
کے باغ مین تو وہ لگ جاے اگر کہین اوسکا سایہ بھی دیکھہ پاے طوبٰی
وہین چھاتی پکڑکے بیٹھ جاے رفتار وہ کہ قیامت کو چال بتاے کبک دری کو
رفتار سکھاے غرض ابیات قد و قامت آفت کا ٹکڑہ تمام ✣ قیامت کرے جسکو
جھک کر سلام ✣ وہ اٹکھیلیان اور اوسکے وہ چال ✣ کہ دل جس سے عالم کا
ہو پامال ✣ بازون پہ ہیرے کے جڑاؤ نورتن ہاتھون مین مارواڑی چوری
دلون کو چور چور کرین پوری پوری چھلے انگوٹھی مرصع کا شمس و قمر کے
حلقون پر انگشت الزام دھرین گلے مین چمپا کلی دولڑا تلڑا کنٹھہ سری کنٹھہ مالا
کمر مین کنگنی پیرون مین پازیب زیب پا ہر ایک زیور پر صنع سادہ و خوشنما یک
عضو بہ آراستہ و پیراستہ تھا اشعار وہ ترکیب اور چہرا نہ سادہ وہ بدن پہ وہ بانکا

ڈھلکی ہوئے نورتن ۞ وہ آنکھونکی مستی وہ مژگان کی نوک ۞ کرن پھول کے
اور بالے کے جھوک ۞ لگا دھگدھگی پچلڑا ستالڑا ۞ سر سے گلے تک جوبن اوسکے
پڑا ۞ اب کہو جی ایسی نازنین زہرہ جبین حسن و آرایش کے سامان سے
اکیلی بیٹھی ہوئی کس دھیان مین ہے کس فکر کے سامان مین ہے اگر اوسکے
کی رنگت دیکھکر جی بہلاتی ہے تو پھر دل ہی دل مین کس غم سے پیچ کہاتی ہے
یا طائران شیرین آواز مور چکور کوکلا طوطی کی لحن داودی سنتی ہے تو دل
کیون اوداس ہے ایسے وقت دلکش مین پھر کسکی آس ہے لب خشک چشم تر ہے
زانو پہ سر ہے منہ زرد ہے لب پہ آہ سرد ہے نہ کسی سے بول ہے نہ چال ہے
سکتہ کا سا حال ہے اجی صاحب آپ کیا پوچھتے ہین کبھی دل دینے کا مزہ
بھی پایا ہے دل دیکے کبھی کچھ روگ بھی بسایا ہے جلیبی ہزار اپنی مسیحائی دکہاوے
یہ وہ مرض بد بلا ہے کہ جسکا مریض کبھی شفا نہ پاوے یہ درد سر کے ساتھ جاتا ہے
بیمار سر پٹک پٹک کر مرجاتا ہے کسی دوا دارو کی احتیاج نہین شربت مرگ
کے سوا اور کچھ علاج نہین **بیت** عشق آتش دست چون ناخن زند بر ساز
خویش ۞ کوہ خاکستر کند از شعلہ آواز خویش ۞ تو تماشے اس میدان ناپیدا کنار
مین اول ہی قدم دہرا ہے پہلی ہی پہل چاہت کا سودا کیا ہے اس سودا کا
سود اسکے ہاتھ مین پھرا ہے اوسکا یہی سود ہے کہ دل کے نقد کو آگے دہرا
شعر ابتداے عشق ہے روتا ہے کیا ۞ آگے آگے دیکھیو ہوتا ہے کیا ۞ اتفاق

ابیات عشق ہے تازہ کار تازہ خیال ✤ ہر جگہ اسکی اک نئی ہے چال ✤
کہین آنسو کی یہ سرایت ہے ✤ کہین یہ خونچکان حکایت ہے ✤ گہ کہ
اسکو داغ کا پایا ✤ گہ پتنگا چراغ کا پایا ✤ اوسی حالت پر ملالت مین
چراغان وقت قریب آیا کنیزک شمع روشن جلا کر حاضر لائی جلی ہوئی کو دونی اور دا
لگائی تلوتما نے غرفہ سے اوٹھ آہ سرد بھر دل بہلانے کا سامان کیا سطر
کی یاد کو دلکا درمان کیا چراغ کی روشنی مین ایک پستک شاستری ہاتھ مین لی
ابھرام سوامی سے تعلیم علم پائی تھی شاستر مین سادھی تھی کاویری نام پستک پڑھنی لگی جی بر
بیقراری بڑھنی لگی تھوڑا سا پڑھ چھوڑ دیا دوسری پستک باسودتا نام اوٹھائی
کبھی کھول کبھی بند ورق گردانی کی وہ بھی من کو نہ بھائی اوسکو بھی رکھ گیت گوبند
ہاتھ مین لیا یہ گیت کچھ من کو بھایا پر دل کے تار کو تار بھی چار و ناچار
سر جھکایا اور یہ اشٹ پدی پڑھنے لگی بکھر ماہیر نگ تبیح منگ کیسیکیلی سو لولنگ
اس پد کے پڑھنے سے کچھ آنکھون مین شرم چھائی دل مین حیا آئی تھوڑا
سا پڑھ اوسکو بھی بند کیا دل کا چنچل گھوڑا خود سر ہو رہا ہے عنان اختیار
ہاتھ سے جاتی رہی کسی طرف کو موڑتی ہے کہین کو قدم اوٹھاتا ہے دل ٹھہرانے
پر نہین جو ٹھکتا ہے اوسکا ابھی کچھ ٹھکانا نہین سچ ہے شعر کیا ہنسے کیا
خاک کوئی رو سکے ✤ دل ٹھکانے ہو تو سب کچھ ہو سکے ✤ دل کو بے قابو پاکر
سب باتین چھوڑ پلنگ پر جا بیٹھی وہان دوات و قلم رکھی تھی قلم ہاتھ مین لی

دل لگی کو پلنگ کے پاٹی پر طوطے کھینچنے لگی گویا عشق کی تختی پر مشق کرتی تھی کہ الف
کی حروف صفا اوین محبت کے خط پر ہاتھ بیٹھے کیا لکھا آئی آؤ تم سا نا گھر بار
پیڑ آدمی وغیرہ سب ایسے ہی لکھتے لکھتے تمام پاٹی پلنگ کی سیاہ کر دی قلم
سے پاٹی پر نقش کرتی تھی دل میں کسی کا نقش جما ہوا تھا دل کہیں اور ہاتھ
کہیں کا نقشہ تھا جب خیال ہوا چیت کیا پاٹی بالکل سیاہ دیکھی از خود رفتگی
تبسم کر جو لکھا تھا پڑھنے لگی کیا لکھا دیکھا۔ باسودتا تہا سوتما کراہی ہے —
ایک درخت کی شکل شیو لنگ۔ گیت گوبند۔ بیلا۔ لتا۔ تیر۔ گاڑی۔
سرور اور خوشی کا بھرا ہوا لفظ کنور جگت سنگھ اس نام دلربا کو دیکھ شرم سے
نیچے آنکھ کر لی اور چہرہ عرق عرق ہوا کنور جگت سنگھ کا نام چند بار زبان پر لائی
اس نام شیرین کے ذائقے سے زبان نے چاشنی حلاوت پائی دل کا بھید
دل ہی جانتا ہے جو دل میں سمایا ہے اوسکو دوسروں سے چھپایا ہے مگر
یہ عشق بری بلا ہے چھپانے سے نہیں چھپتا ہے تدبیر کا یہاں کام نہیں
صبر و قرار کا یہ مقام نہیں ہے ع کہ عشق و مشک را نتوان نہفتن۔ آخر یہ دل
میں سوچی کہ اس لکھے ہوئے کو کوئی دیکھے تو کیا کہے پانی لا پاٹی دھو
صاف کی حرف تک اوڑا دیے بھلا جی یہ پاٹی تو یوں دھو ڈالی لوح دل پر
جو اس نام رنگین کا رنگ جما ہے وہ نقش کالحجر ہے وہ کس طرح مٹے گا جوں
جوں آنسوؤں کے پانی سے دھلے گا زیادہ تر رنگین ہوگا دوگنا نقش جمے گا

القصہ دل بیچ کو دل ہی کے حوالہ کیا پلنگ پر لیٹ خیال جاناں میں
منھ ڈھانپ لیا ۔

صلاح کرنا بملا کا ابھی رام سوامی سے

جب یوم وعدہ کنور جگت سنگہ کا جو مندر سلیسر میں بملا اور تلوتما سے
پندرھویں دن ملنے کو کیا تھا نزدیک پہونچا بملا بمصلحت وقت ابھی رام
سوامی کے پاس گئے اور ادب سے تعظیم کرکے بیٹھ گئی اور موقع پا کر
تمام احوال اپنی اور تلوتما کی کنور جگت سے ملنے کا جیسا کہ مندر سلیسر جی میں
اتفاق ہوا تھا اول سے آخر تک یک بیک ظاہر کیا اور کہا کہ وعدہ ملاقات
کنور جگت سنگہ کو آج پورے چودہ روز ہوتے ہیں یہ حال سنکر ابھی رام سوامی نے کہا کہ پھر
اپنے دل میں کیا تجویز سوچی ہے بملا نے جواب دیا کہ اسی امر کی صلاح لینے کے
واسطے ہم آپ کے پاس حاضر ہوئی ہیں آپ کی رائے میں کیا کرنا ہے سوامی نے
کہا کہ ہماری صلاح یہ ہے کہ اس بات کا خیال کبھی دل میں نہ لاؤ بملا یہ جواب
سن دل میں کچھ سوچکر خاموش ہو رہی سوامی نے پوچھا کہ تم جواب سنکر
چپ کیوں ہو رہی بملا نے کہا کہ پھر تلوتما کا کیا حال ہوگا سوامی متعجب
ہو کر پوچھنے لگے کہ کیا تلوتما کو دلمیں محبت نے اثر کیا ہی بملا کچھ دیر تامل کر کے بولی کہ ہم کچھ
کیا حال بیان کریں چودہ روز سے ہم رات دن تلوتما کا حال دیکھتے ہیں اوسکے
حال سے اختلال اور بیقرارانہ سے ہمکو تو یقین ہو گیا ہے کہ تلوتما کے

دل کو محبت کے تیر نے نشانہ بنالیا ہے اور روز بروز چاہت و سوز ترقی پر ہے سوامی یہ سنکر کہنے لگے کہ عورتون کے خیالات ایسے ہی ناقص ہوا کرتے ہین تم تھوڑی محبت کو بھی بہت سا خیال کرتی ہو تلوتما کی جانب سے تم کچھہ فکر و اندیشہ مت کرو وہ ابھی نادان بالکا ہے اسی واسطے اول ہی اول دیکھنے سے اوسکا دل کچھہ نرم ہو گیا ہے اگر چند روز اسباب کا چرچا نکرو تو تلوتما جلد ہی جگت سنگہ کو بھول جاوے گی بملا نے کہا کہ ایسے آثار نہین دکھلاے دیتے ہین کہ تھوڑے دنون مین تلوتما کے دل کا خیال بدل جاوے تلوتما ہمیشہ چپ چاپ سکتہ کی سی حالت مین رہتی ہے ہمارے یا اورسکھی سہیلیون کے ساتھہ کچھہ گفتگو بات چیت نہین کرتی نہ کچھہ پوتھی پستک سے شوق ہے نہ سیر گلستان سے ذوق ہے نہ سونا بچھونا ہے نہ کھانا پینا سہاتا ہے آرایش سے کچھہ کام نہین کہنگی چوٹی کا کہین نام نہین خود بخود بہکتی ہے وحشت اسقدر ہے کہ اپنے سایہ سے بھی جھجھکتی ہے طبیعت متنفر ہے لخت لخت جگر ہے چہرہ پر ہوائی سے اوڑتی ہی اوٹھتے بیٹھتے آہ سرد بھرتی ہے **ابیات** نہ منہہ کی خبر اور نہ تن کی خبر + نہ سر کی خبر ہے بدن کی خبر + جو مستی ہے دو دنکی تو ہے وہی + جو کنگھی نہین کی تو نہین ہی جو سینہ کھلا ہی تو دل چاک ہی + غم آلود صبح طرب ناک ہے + ابھی رام سوامی یہ حال پر ملال اضطراب و بیقراری تلوتما کا سنکر دریا ے

تفکر مین غوطہ زن ہو دم بخود رہ گئے پھر تھوڑی دیر بعد کہنے لگے کہ ہمکو ایسا خیال تھا کہ کسی کو ایک ہی مرتبہ دیکھنے سے کسی کے دل مین محبت پیدا نہین ہو سکتی ہے مگر عورتون کا چرتر ہی نرالا ہے پس اب اس معاملہ مین کیا کرنا چاہیے کیونکہ بیرندر سنگہ اس شادی سے کبھی راضی نہوگا بملا نے کہا کہ اسی خیال سے ہمنے اب تک کوئی بات زبان سے نہین نکالی ہے اور کنور جگت سنگہ سے بھی عند الملاقات ہمنے اپنا حال مخفی رکھا لیکن اب کہ مہاراجہ مانسنگہ کے ساتھ صلح و آشتی ہو گئی ہے تو پھر راجکمار کو اپنا داماد کرنے مین کیا ہرج و نقصان ہے سوامی بولے کہ مانسنگہ اس امر مین کیون راضی ہون گے اور جگت سنگہ جو یہ بات جان جاوین گے کہ یہ دختر بیرندر سنگہ کی ہے تو وہ شادی کیون قبول کرین گے بملا نے کہا کہ دونون جانب نجیب الطرفین ہین حسب و نسب مین کچھ خطا نہین اگر وہ سورج بنسی ہین تو بیرندر سنگہ کا خاندان بھی چندر بنسیون کا ہے پھر اس رشتہ باہمی کا کیا مضائقہ ہے سوامی بولے کہ ارے کیا بتر بدھ ہو کیونکر ہو دی یعنی دشمن کی لڑکی زوجہ پیر کس طرح ہو سکتی ہے بملا یہ بات سن ابھی رام سوامی کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ کیون نہین ہو سکتی جیسے تم اون کے دشمن ہو وہ تمہارے دشمن ہین یہ بات سنتے ہی ابھی رام سوامی خفا ہو چہرہ سرخ کر آنکھین نکال غضب سے بولے کہ اے کمبخت نابکار میرے پاس سے چلی جا بملا اونکو غصہ مین

دیکھیے کس طرح یکہ و تنہا شخص ہو اپنے مکان پہ چلی آئی—

یورش کرنا راجکمار کا فوج مخالف پر

جب کہ راجکمار پانچہزار سپاہ ہمراہ لیکر اپنے پدر عالی قدر کے قدموں
سے رخصت ہوکر پشین پور کی جانب روانہ ہوئی اور اس خبر کی شہرت ہوئی کہ
راجکمار پانچ ہزار فوج سے بغرض پار و تار و پیچ پچاس ہزار فوج افغانوں
کے مقابلہ کو شہر سے روانہ ہوئے ہیں تو یہ چرچا فوج کے لشکر میں پڑی تھی اہل
پشین کا چرچا ایسا ہو رہا تھا کہ ایک ہی ہفتہ کے بابین راجکمار نے اپنی طاقت
و زور کا ایسا تماشہ دکھلایا کہ راجہ پالسنگہ نے وہ حالات سنکر دل میں
یقین کامل کر لیا کہ ہمارے فرزند کا غضب سے شکست نام راجپوتی کی
قائم و برقرار رہیگی مگر یہ خوف رہا تھا کہ پانچہزار فوج سے پچاس
ہزار سپاہ کا مقابلہ کرنا امر محال اور باطل خیال ہے اور اس فوج کی شکست
سے باہر نکلنا ان سے کشتی کرنا دیدہ و دانستہ موت کے منھ میں جانا ہے
پس سپاہ نے کہ لڑنا خالی از نقصان اور کسی طرح اپنے حق میں بہتر نہیں ہے
ایسی تجویز کرنا مناسب ہے کہ ان کی فوج مغلوب اور روز بروز ضائع ہوتی ہے
اور اپنی سپاہ میں کسیطرح کا نقصان نہ ہونے پاوے یہ بات خیال کرکے
راجکمار مع اپنی قلیل فوج کے ایک جنگل میں قریب فوج مخالف کے پوشیدہ

جا پڑتے وہ میدان ایک صحراے کہیان میں اونچا نیچا ایسی قلب جگہ میں
تھا کہ اگر غنیم کی فوج نزدیک ہو کر بھی نکل جاوے تو بھی نظر نہ آوے اور سارا
مقام پر قیام کرتے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چھاپا مار مناسب پہرہ چوکی کا
قائم کر دی کہ فوج دشمن کی آہٹ دیکھتی رہیں جب معلوم ہوتا کہ اعدا فوج کے
سب فوج مقام قیام سے آگے بڑھ گئی ہے جس رستہ پر وہ فوج جاتی اور جس
آگے بڑھکر رستہ روکتے کہ ہزار پانچسو جوان متعین کر دیتے اور چھپ میں
جا کر حملہ کرتے اور ادھر فوج پیشین آگے سے دھاوا کرتے ان حملہ جات
پیشین و پسین میں فوج دشمن کی بچھلی چھوٹ جاتی اور چپقلش ادھر ادھر کو
سے جانبر ہونا مشکل جان راہ فرار کرتے اسی طرح جب فوج پٹھانوں کی
اپنے مقام سے حرکت کرتی تو آگے پیچھے دائیں بائیں سے فوراً جا دبا لیتی
اور ہوش نہ لینے دیتے اور اکثر اوقات انکا اسباب و خزانہ و بھیر و بنگاہ
وغیرہ جو کچھ قابو میں پڑتا لوٹ لیجاتی راجکمار نے اپنی سب فوج کو ایک جگہ
قائم نہیں رکھا تھا کہیں سو کہیں دوسو کہیں ہزار کہیں دو ہزار جہان جہاں
جیسا جیسا موقع مناسب معلوم ہوتا تھا دشمن کی زد کے لیے متفرق متعین
کر دیتے تھے اور جب تک کل فوج جمع ہو جاتی تب تک قابو اور موقع دیکھا کرتے
جب سب فوج فراہم ہو جاتی اور اپنے اپنے موقع و مقام پر جم جاتی تب ایکبارگی
ہی برق کیطرح دشمن کے اوپر جا پڑتی جو آگے آتا جانبر نہیں ہوتا تھا وقت

پٹھان لوگ کچھہ بھی نہین جان سکتے تھے کہ ہمارے نزدیک دشمن ہے یا
نہین یکایک دشمن کے ہاتھہ مین پڑکر بلا جنگ وجدل جان دیتے تھے راجکمار
کے جاسوس طرح طرح کے بھیس مین اور اسی سپاہی برہمن فقیر گداگر حکیم
بید وغیرہ بنے بنے پٹھانون کے لشکر مین پھرتے رہتے تھے راجکمار اون کی
خبر رسانی سے ہوشیار اور خبردار ہوکر جب اونکو غافل پاتا اوسیوقت جا دباتا
مگر کبھی بھولکر بھی اون کے سامنے نہین پڑا کیونکہ یہہ بخوبی جانتا تھا کہ اگر ایک
لڑائی بھی دوبدو ہوئی تو کبھی غالب نہین آنے کا یہ سب کرا کرایا کرا
ہوجاویگا القصہ اسی طرحکی دارو گیر مردانہ اور حملہ جات متعددہ مین بہت
سی فوج پٹھانونکی غارت ہوگئی اور مخالف ایسا تنگ ہوا کہ کوئی تدبیر رہائی
کی اس شیر دل کے پنجہ سے اونکو نہین سوجھتی تھی اور بہت سے تدابیر اور
خیالات کیئے تھے مگر خواب مین بھی فوج راجکمار اون کے ہاتھہ نہین آتی
تھی اور کبھی اونکو معلوم نہین ہوتا تھا کہ یہ فوج کہان رہتی ہے یہ بات دریافت
ہوئی تو ایک امر علحدہ ہے جب اون کے اوپر بلا کی طرح جا پڑتا تھا اور
وہ بن آئے جان دیتی تھی ہکی بکی رہ جاتی تھی کہ آیا یہ آفت آسمان سے ٹوٹ
پڑی یا زمین سے نکلی اور یہ بات کبھی اون کے قیاس مین نہین آتی تھی کہ یہہ
فوج کس قدر ہے ہزار ہے یا دس ہزار ہے اسی طرح روز بروز فوج کے
کم ہونے کی خبر صبح وشام دوپہری سہ پہری ہر وقت قتلو خان کو

پہونچتی تھی اور وہ نہایت پریشان اور پراگندہ خاطر ہوتا تھا آخر لاچار ہوکر
پٹھانون نے میدان چھوڑ قلعہ کا سہارا لیا اور دست تطاول جو اونھون
نے دراز کر رکھا تھا یک قلم بند ہو گیا مگر جب وہ قلعہ مین محصور ہو گئے تب راجکمار
نے باہر سے اشیاے خوردنی و نوشیدنی وغیرہ سامان رسد کا جانا بالکل
بند کر دیا اور ایسا تنگ کیا کہ اس آفت کے پرکالے اونکو پیچھا چھوڑانا مشکل
ہو گیا جب یہ خبر نصرت اثر فتح و ظفر راجکمار والا شکوہ اور عاجز آنے
افغانان پستہ رو کی مہاراجہ بانسنگہ کو پہونچی کارنامہ ہاے بے نظیر سے
بہ تدبیر سے دل کو قوت طبیعت کو راحت و فرحت حاصل ہوئی فرزند دلبر کو
چٹھی لکھی جسکا خلاصہ یہ ہے اے شمع شبستان جلادت و شہامت فرزند
ارجمند شجاعت پیوند ہمکو یقین واثق ہے کہ تمھارے زور بازو اور قوت
تدبیر سے پٹھانون کا نام و نشان تک نہین رہیگا شاہ والا جاہ کی
سلطنت کو رونق و ترقی ہوگی فتنہ و فساد کا سر دبیگا شور و شر کے پانو
ٹوٹ جائینگے تمھاری کمک و امداد کے لئے دس ہزار فوج اور بھیجی جاتی ہے
راجکمار کو چٹھی پڑھکر کمال خوشی و تقویت حاصل ہوئی جواب لکھا کہ مہاراج
جو دس ہزار فوج بھیجے ہین بہتر ہے ورنہ پروردگار کی مدد اور [illegible]
یعنی اپنے وعدۂ واثق سے پانچ ہزار فوج سے ہی ایفاے شرط کرونگا القصہ
اسی طرح سے راجکمار بلاخوف و خطر پٹنہ دلی سے پٹھانونکی قلع و قمع مین مصروف رہے

تیار ہونا بھلا کا واسطے روانگی مندر سیلیسر مہادیو کی

جب کہ ابھی رام سوامی نے بھلا کے اوپر غضبناک ہوکر اوسکو نکال دیا اوسکی
دوسرے دن بھلا نے بوقت شام زیور و پوشاک سے آراستہ ہو وفا سے عہد
مقدم جان کر ارادہ جانے مندر سیلیسر مہاراج کا مصمم کیا بتیس برس کی عمر مین
عورت حسین کیون نہ اپنی آراستگی کرے یہی موسم اوگاہی عمر کی ہی جوبن
کی اومنگ بڑھان پر رہتی ہے دریاے حسن کی ترنگ اوٹھان پر رہتی ہے
تیس عمر رسیدہ بھی نوجوان بدہیبت سے ہزار درجہ بہتر سرمایۂ شادمانی
ہے جمال نمکین سے کہ روپ و صورت سے نمک طعام بے نمک کے موافق
پھیکی اور بدمزہ جاودانی ہے نازیبا شکل پندرہ بیس کے سن مین بھی بدتر
از شصت و ہفتاد ہے خوبصورت چہل و پنجاہ مین بھی بتیس پچیس سے فائق
ستادہ ہے جسکے چہرہ پر حسن کی بہار رہے وہ ہمیشہ ہی جوان ہے جسمین
یہ رس نہین وہ مدام بوڑھا بے سامان ہے بھلا کا تن بدن آج تک
حسن کی کان ہے جمال کا خزینہ ہے جوبن کا رس چو رہا ہے گرہ گرہ سے
ملاحت کا شیرہ ٹپکتا ہے لتیر آرایش کا عالم لطف دوبالا دکھاتا ہے
قند مکرر کا مزا آتا ہے فی الجملہ بھلا سراپا زیور و پوشاک محبوبانہ سے آراستہ
و پیراستہ ہوکر تلوتما کے پاس گئی تلوتما اوسکو دیکھ ہنسکر کہنی لگی کہ بھلا یہ مطلب

کیا بھیس بدلا ہے کس بات کا سامان پیش نظر کیا ہے ۔

بملا ۔ تمکو اس بات سے کیا مطلب ہے ۔

تلوتما ۔ نہین سچ بتاؤ کہان جاؤگی ۔

بملا ۔ ہم جاہین جہان جائین تمکو کیون بتلائین ۔

تلوتما ۔ یہ سنکر شرم سے چپ ہو رہی بملا اوسکو شرمگین دیکھ مسکرا کر کہنے لگی کہ ہم بہت دور جائینگے تلوتما کا چہرہ اس بات کے سنتے ہی گل گلزار کھل گیا اور آہستہ آواز سے پوچھنے لگی کہ کہان جاوگی بملا نے ہنسکر کہا کہ تم اپنے جی مین آپ جان لو تلوتما بملا کی منھ کو تکتی رہی تب بملا نے اوسکا ہاتھ پکڑ علیحدہ لیجاکر اوس کے کان مین کہا کہ ہم شیلیسر جی کے مندر مین جاتے ہین وہان ایک راجکمار سے ملاقات کرینگے یہ نام سنتے ہی تلوتما کے دل مین محبت نے جوش مارا بدن پر رونگٹے کھڑے ہوگئے بحر الفت مین غرق ہو کچھ نہ بولی پھر بملا کہنے لگی کہ ابھی رام سوامی سے ہمنے مصلحت کی تھی مگر اونکی راے مین تمھاری شادی جگت سنگھ کے ساتھ ہونا پسند نہین آیا اور تمھارے باپ بھی کسی طرح راضی نہ ہونگے اون کے روبرو اگر یہ راز ظاہر کیا جاوے واللہ اعلم وہ ہمارے ساتھ کس سلوک سے پیش آوین تلوتما نے سر بگریبان ہو زمین کی طرف دیکھ آہستہ سے کہا کہ پھر کیون (یعنی راجکمار کے ملنے سے پھر کیا فائدہ) ۔

بجلا — کیون کیا ہم راجکمار سے وعدہ کرآئے ہین آج رات کو اون سے
ضرور ملینگے اور اپنا حال کہینگے —

تلوتما — حال کہنے سے کیا ہوگا —

بجلا — بھلا حال تو کہہ آوین تجویز کرنا نہ کرنا راجہ کے اختیار مین ہے اگر
اون کے دل مین کچھہ تمھاری محبت اور الفت ہے تو البتہ کچھہ تدبیر تمھارے
ملنے کی کرینگے —

تلوتما — یہ بات سنتے ہی نیچی گردن کر دل مین پچھتائی اور بجلی
سے کہنے لگی کہ تم اپنی گفتگو ہمارے روبرو نہ کیا کرو ایسی باتون سے ہمکو شرم
آتی ہے جہان تمھاری خواہش ہو وہان جاؤ لیکن ہمارا ذکر کچھہ مت کرنا

بجلا — ہنسکر کہنے لگی کہ ایسی بالی عمر مین تم ابھی سے محبت کی ایسے جال
جنجال مین کیون پھنسی ہو —

تلوتما — جاؤ جاؤ ہمسے کچھہ مت کہو —

بجلا — ہم نہین جائینگے —

تلوتما — ہم کیا کسیکو جانے سے منع کرتے ہین جہان جسکے جی مین آوے
جاوے —

بجلا — مسکرا کر بولی کہ ہم نہین جاوینگے —

تلوتما — منہ پھیر کے کہنے لگی کہ جاؤ بجلا کھلکھلا کر ہنس پڑی اور کچھہ دیر بعد

کہنے لگی کہ جاتی ہوں جبتک میں لیٹ کر آؤں تم سونا نہیں تلوتما یہ بات
سنکر ہنسی اس ہنسی میں بعلت دیگر یہ مطلب ظاہر ہے کہ تیرے دل میں
لگن لگی ہوئی ہے اوسکو نیند کہاں آرام کی کیا جگہ لیقو لیکہ جو ستواری
پیا دین کی اونکو چین آرام کہاں ہے جنکا من کل سے بیکل ہے اونکو کل
نے کا نام کہاں ہے جو کسی کی لگن لگی ہے اونکو نیند کا نام کہاں ہے
عشق کے تن پہ خاک رمائی پھرون پہ بسرام کہاں ہے بھلا تلوتما دلکی بات
سمجھ مسکرا کر جانے لگی جاتے وقت بایاں ہاتھ تلوتما کی گردن میں
ڈال داہنے ہاتھ سے ٹھوڑی پکڑ دیر تک اوسکی بھولی صورت دیکھتی
رہی پھر پیار کرکے لبوں پہ دستے روانہ ہوئی تلوتما کی آنکھیں جوش محبت
سے ڈبڈبا آئیں بھلا کو جاتے ہوئے دیکھ آہ سرد بھر دل کو تھام بیٹھ رہی
رہی ور دوانی سکو چین ہوئے اٹھائی آکر بھلا سے دو چار ہوئی اور
کہا کہ ٹھاکر صاحب یاد کرتے ہیں تلوتما نے یہ بات سنکر بھلا سے
نزدیک آ کان میں کہا کہ لیٹ کر دیر جو تم میں رہی ہو اوتار دیا و
بھلا نے کہا تم اس بات کا کچھ فکر و اندیشہ مت کرو تھوڑی دیر بلا و سو
رہو القصہ بھلا ابھی چال سے نکلنے پہر بیر سنگھ کی خوابگاہ میں پہونچے
وہ وقت بیر سنگھ پلنگ پہ استراحت میں تھے ایک کنیز کہ پیر دابتی تھی
اور دوسری پنکھا ہلاتی تھی بھلا نے پلنگ کے پاس کھڑے ہو کر کہا کہ

آپ کیا حکم فرماتے ہین بیر بندر سنگھ نے سر اوپر اوٹھا بملا کو باتجمل و آر ایش
تمام دیکھکر کہا کہ تم کہان جاتی ہو اگر کوئی ایسا ہی ضروری کام ہو تو جاؤ۔

بملا۔ آپ ہمکو کیا کہتے تھے۔

بیر بندر سنگھ۔ تلوتما کیسی ہے راضی تو ہے۔

بملا۔ بخیر و عافیت راضی و خوش ہے۔

بیر بندر سنگھ۔ تم ہمکو تھوڑی دیر پنکھا کرو آسمانی جا کر تلوتما کو بولا لاوے۔
پنکھا جھلنے والی کنیزک پنکھا رکھ باہر چلی گئی اور بملا نے آسمانی کو اشارہ کیا
وہ بھی وہان سے علیحدہ ہو گئے اور بیر بندر سنگھ نے دوسری کنیزک پیر دابنے
والی سے کہا کہ تو ہمارے واسطے ایک پانکی بیڑی لگا لا کہ وہ بھی وہان
سے چلی گئی تب تو خلوت خاص ہوئی صرف بیر بندر سنگھ اور بملا رہ گئی۔

بیر بندر سنگھ۔ بملا تمنے آج پچھبس کس طرح بدلی ہے یہ آر ایش
کسواسطے کی ہے۔

بملا۔ ہمارا اسمین کچھ مطلب ہے۔

بیر بندر سنگھ۔ کیا مطلب ہے ہم بھی سنا چاہتے ہین۔
بملا چشمان سحر آفرین سے بکمال غمزہ و ادا بیر بندر سنگھ کیطرف دیکھکر کہنے لگی کہ
سنو ہمارا ایکبار ہی اوس سے ملین گے۔

بیر بندر سنگھ۔ جب کہان جاؤ گی سو کہو۔

بملا نے کہا کہتی ہون یہ کہکر ہنستے ہنستے ایک ہاتھ بیر بندر سنگہ کے گلے
مین ڈال اوسکے چہاتی سے لپٹ اور ہونٹھون پر بوسہ دے وہان سے
چلدی اور روانہ ہوئی —

گج پتی بدیا دہر گج کا بملا کے ہمراہ جانا

بملا وہان سے روانہ ہو آسمانی کے پاس آئی اور کہا کہ ہمکو تمسے کچھہ بات کہنی ہے
آسمانی کہنے لگی کہ تمھارے بناؤ ٹھناؤ سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ کچھہ نہ کچھہ آج
دال مین کالا ہے —
بملا — آج ہمکو ایک کام کی ضرورت سے بہت دور جانا ہے اور تنہا جا
نہین سکتی تم ہمارے ساتھہ چلو تمھارے سوا اور کسی پر ہمکو اعتبار نہین اسلیے
تمکو ہمارے ہمراہ ضرور چلنا پڑے گا —
آسمانی — کہان جاوگی —
بملا — تم اوس کوچہ سے آگاہ نہین اگر جانتی تو کیون پوچھتی —
آسمانی — ذرا متامل ہو کہنے لگی کہ اچھا مجھے تھوڑا سا کام ہے کرکے
ابھی آتی ہون —
بملا — ایک بات اور سنو جب کسی سے پیشتر کی ملاقات جان پہچان ہو اگر
بعد مدت اوس سے ملاقات بلیسر آوے تو پہچان سکتی ہو یا نہین —

آسمانی - البتہ پہچان سکینگی -

بملا - دل مین یاد کرو اگر کنور جگت سنگھ سے ملاقات ہو تو کیا -

آسمانی - آہ ایسی ہماری قسمت کہان ہے ایسا بھی کوئی دن ہو گا جو مہاراج کنوار کے دیدار فرحت آثار نصیب ہون گے -

بملا - ہان ہو سکتی ہین -

آسمانی - اگر ملاقات ہو وے تو مہاراج کنوار ہمکو ضرور پہچان لین گے -

بملا - تو تم مت چلو اور کسی کو ساتھ بھیجو -

آسمانی - راجکمار کے دیکھنے کا شوق میرے دل مین نہایت پیدا ہو گیا ہے -

بملا - من کی آس من ہی مین رکھو اور اس شوق باطنی کو دوسرے وقت پر چھوڑو اب نہین پھر بھی یہ کہکر بملا کچھہ سوچنے لگی کہ یکایک آسمانی منھ پر کپڑا دیکر ہنسی بملا نے کہا کہ اس خندہ بیجا کا سبب کیا ہے -

آسمانی - مین اپنے دل مین یہ سوچتی ہون کہ تمھارے ساتھ کچھ بدیا دگج کو بھیجدون -

بملا - بہت خوب ہے ہم اوسکو ہی ساتھہ لیجا وینگے -

آسمانی - مین تو تمسے ہنسی کرتی تھی بھلا تم اوس مسخرے بیوقوف کو اپنے ساتھہ لیجا کر کیا کرو گی -

بملا - اس بات کو تم کچھ تماشا مت سمجھو ایسے ہی جاہل خالی الذہن آدمی
کو ساتھ لینا چاہیے بیوقوف آدمی کچھ خیال پیش وپیش نیک و بد کا نہیں
ہوتا ہے لیکن شاید وہ جانے پر راضی نہو گا -

آسمانی - جس صورت سے وہ جاویگا ہم اوسکو تمہارے ساتھ بھیج دینگے
تم دروازہ پر جا کر ٹھہرو

یہہ بات کہکر آسمانی ہنستی ہنستی بدیادگج کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ شک
داسن سوامی آج تجکو ہمارا ایک کام کرنا پڑے گا -

بدیادگج - کیا لڈو کھانا پڑے گا -

آسمانی - وہ دیس رکھہ بیوقوف تجکو کہیں جانا پڑے گا -

بدیادگج - وہاں کچھ نفشہ پانی بھی ملے گا -

آسمانی - ہاں سب کچھ ملیگا -

یہہ سنتے ہی بدیادگج نہایت تپاک سے بولا کہ جو سب کچھ ملے گا تو سب کے
ساتھ تم کہوگے سر کے بل جاؤنگا -

آسمانی - اچھا تو تم بملا کے ساتھ جاؤ -

بدیادگج آسمانی کے کہنے سے بملا کے ساتھ روانہ ہوا اسی راستہ میں جاتے
جاتے دونوں کی باتیں ہونے لگیں بملا نے پوچھا کہ براہمن دیوتا تمنے
یہ انوٹھا اچنبھی کا نام کہاں سے پایا ہے گجپتی بدیادگج کہنے لگا کہ میرا نام

طفلی پاٹ سالا مین بیاکرن پڑھنے جایا کرتے تھے ساڑھے سات مہینے
مین ایک سوتر بیاکرن کا ہمکو یاد ہوا جسوقت جوتشی جی ہمکو پڑھایا کرتے اور
بدیارتھی طالب علم تو پڑھا کرتے ہم اون کے ساتھ صرف ہونٹھ ہلایا کرتے
اسی طرح پندرہ برس تک ہم پڑھتے رہے ایک دن پانڈا جی نے ہمارا
امتحان لیا اور ہمسے پوچھا کہ کہو جی رام شبد کا او تر ام دینے سے کیا
ہوتا ہے ہمنے بہت سا سوچ کر جواب دیا کہ رام آنہہ مصر جی کہنے لگے کہ
بیٹا تمھاری بدیا سپنورن ہوگئی اب تم گھر جاؤ اور کوئی علم ایسا نہین رہا
جو تمکو سکھلا دین ہمنے کہا کہ اگر ہم بدیا مین سپنورن ہوگئے ہین تو کوئی
پدوی یعنی خطاب ہمکو ملنا چاہیے پانڈا جی بولے کہ تمنے جو اس قدر
علم حاصل کیا ہے اسواسطے تمکو بھی طرح کا خطاب دینا ضرور ہے سو تمکو
گنج مہتی بدیا دگج کا خطاب دیا ہم خوش ہوکر اوستاد کی قدمبوسی
کرا نے گھر چلی گئی اور وہان جاکر ہمنے اپنے دل مین خیال کیا کہ بیاکرن
وغیرہ دیگر شاستر تو ہمنے بخوبی تحصیل کرلی اب تھوڑا اساد ھرم شاستر
بھی دیکھنا چاہیے لیکن اس شاستر کا پڑھانے والا ہمکو تمام جہان مین
کوئی نظر نہ آیا تب ہم ابھی رام سوامی کے پاس آئی اور اون سے ملتجی ہوئی
کہ یہہ علم ہمکو پڑھا دین یہہ سوامی بڑی رحیم اور خوش خلق اور نیک ذات
ہین ہمارا التماس اونھون نے قبول کیا جبسی ابتک ہم انکے پاس پڑھتے ہین

القصہ یہ دونون اسطرح بات چیت کرتے جاتے تھے کہ رستہ مین یکایک
ایک آواز ہوئی اوس آواز کو سنکر بدیادگج چونک اوٹھا اور خوف زدہ سا
ہو گیا بملا نے کہا کہ رشنک داس کیا تم بھوت سے ڈرتے ہو —

دگج — ہون —

بملا — مت ڈرو تمھارے ساتھ ہم ہین —

جاتے جاتے مندر سلیم مہاراج کے نزدیک پہونچے وہان ایک برگد کا
درخت تھا اور اوسکے نیچے ایک بیل پڑا تھا بملا اوسوقت اپنے دل مین
سوچنے لگی کہ اب مندر نزدیک آ پہونچا ہے رشنک داس کو یہان سے
کسطرح ٹالنا چاہیے اسی اثنا مین اتفاقاً رشنک داس کی نگاہ اوس
بیل کے اوپر جا پڑی اوسکے دیکھتے ہی وہ بیوقوف چونک کر چلایا کہ ارے
یہ تو کوئی بھوت بلا ہے اور یہ کہکر وہان سے ایسا بے تحاشا بھاگا کہ
قلعہ کے دروازہ تک کہین دم نہ لیا بملا کا مقصد بر آیا اوسنے مندر کی
جانب رخ کیا —

واضح ہووے کہ اس برہمن کا اصلی نام گجپتی ہے بدیادگج خطاب
گورو سے ملا پھر جو ایک مرتبہ بملا کے حق مین کچھ لفظ مسخر کا کہا
اوس نے اسکا نام رشنک داس سوامی رکھ دیا اور وہ ہمیشہ اسکو
اسی نام سے پکارتی تھی

بملا اور راج کمار کی ملاقات اور گفتگو

بملا کو بدیا دگج کی فرج کا احوال خوب معلوم تھا اوسکو اس بات کا یقین ہو گیا کہ
وہ قلعہ کے دروازہ پہ جا کر دم لے گا اوسکے چلے جانے کے بعد بملا بلا خوف
وخطر مندر کے دروازہ کے طرف جا کر کھڑی ہوئی اور سوچنے لگی کہ راج کمار
اب تک مندر مین آئے یا نہین یہی اندیشہ کرتی ہوئی مندر کے نزدیک
گئی لیکن وہان کچھ آثار راجکمار کے آنے کے نہ پائے نہ کچھ کسی طرح کی
آہٹ کسی کی معلوم ہوئی تب خیال کرنے لگی کہ اگر مہاراج کنوار تشریف نہین
لائے تو میرا آنا ناحق اور محض بیفائدہ ہوا اور اسوقت رشک واس بھی
چلا گیا اگر ایسا جانتی تو رشک واس کو نہ جانے دیتی یہی سوچتی سوچتی مندر
کے زینہ پہ چڑھنے لگی اور جاتے جاتے پیچھے پھر کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ جو بیل
درخت کے نیچے پڑا تھا وہ بھی نہین ہے نہ کچھ کسی کی آواز آتی ہے یہ دیکھکر
بملا کو نہایت تعجب ہوا کہ ابھی بیل یہان موجود تھا اتنے مین کون لے گیا
پھر جو بغور درخت کی جانب نظر کی تو معلوم ہوا کہ درخت کے نیچے کوئی آدمی
سپید لباس پہنے ہوئے کھڑا ہے یہ دیکھکر بملا کو نہایت خوف پیدا ہوا
اور جلد جلد زینہ پر چڑھ مندر کے پاس جا کر کیواڑ کھولنے لگی مندر کے اندر سے
ایک نہایت سخت آواز آئی کہ کون ہے بملا نے مخوف ہو لرزتی زبان سے

جواب دیا کہ ایک عورت ہے اوسوقت اندر سے بیواز طفل نے بملا نے
دیکھا کہ مندر مین ایک چراغ روشن ہے اور ایک شخص جوان بلند بالا شمشیر ہاتھ
مین لیے ہوے کھڑا ہے بملا آگے بڑھی اور دیکھتے ہی پہچان لیا کہ مہاراج
کنور کیتو سنگھ ہی ہین پھر تو باغ باغ ہو گیا خوف و اندیشہ مندر کے اندر
داخل ہوئی اور وہان جاکر کچھ دیر چپ کھڑی رہی پھر نیچا سر کرکے تسلیم
مہاراج کو ڈنڈوت دیپا مہ کی اور راجکمار کو جھک کر سلام کیا مگر شروع
گفتگو نہ بملا سے ہوا نہ راجکمار سے دونون بانتظار کلام ہمدگر خاموش رہی
بملا خجیلہ اور حیادار تھی تبسم ہو گفتگو مین پیش قدمی کر بولی کہ مہاراج کنور
آج سلیمنجی کی کرپا سے آپ کے درشن نصیب ہوے اس شب تاریک
مین بعالم تنہائی اس بیابان جنگل ویران مین آنے سے نہایت خوف
پیدا ہوتا تھا مگر آپکی قسمت دیدار حاصل ہونے سے نہایت فرحت و سرور
متواصل ہوا اور جس قدر خطرات کا صدمہ دل پر نقش ہوا تھا وہ بالکل آب
اطمینان اور تقویت سے دہویا گیا راجکمار بولے کہ تم لوگ خوش و خرم
خیر و عافیت سے ہو بملا کا دلی مطلب یہ تھا کہ راجکمار کے دل کا حال اول
معلوم ہو جاوے کہ تلوتما کس قدر انکی طبیعت کا رجوع ہے یہ نازک خیال
دل مین باندھکر بولی کہ جو بات ہم لوگونکی خوشی و سرور و صحت و عافیت کی ہے اوسکی
امید حصول مین اسوقت ہم سلیمنجی کی پوجن کرنے آئی تھی لیکن ہمکو یقین ہو گیا

کہ آپ کی پوجن سیلیسنر جی قبول کرینگی کیونکہ آپ نے پہلے ہی اپنا دادجایا ہم کو
اجازت ہو تو ہم واپس جاوین راجکمار بولی کہ جاؤ لیکن تنہا جانا مناسب نہین
ہے ہم ساتھ چلکر پہونچا آوین بملا اس جواب سے متحیر ہوئی اور دل مین تصور کیا کہ
راجکمار سب باتون مین خبیر اور نکتہ فہم و رسا ذہن اور عقیل و فہیم ہین ذرا تامل کر بولی کہ
تنہا جانا مناسب کیون نہین —

راجکمار — راستہ جنگل اور ویرانہ کا ہے ہر طرح کا خوف و خطرہ ہے —

بملا — تو ہم مہاراجہ مانسنگہ کے پاس جاوینگی —

راجکمار — کیون جاؤگی —

بملا — اون کے حضور مین جاکر ہم فریاد و استغاثہ کرینگے —

راجکمار — کسکے اوپر فریاد کروگی —

بملا — تمھارے اوپر —

راجکمار — کیون —

بملا — تمکو جو اس ملک کا محافظ بناکر اونھون نے چھوڑا ہے تم سے کچھ حفاظت
نہین ہوئی کہ راستہ تک کا خطرہ بھی رفع ہوا —

راجکمار — ہنسکر کہنے لگے کہ بملا جو دشمن آپ ہی ہو کر شکست دیوتا ون سے
بھی مغلوب نہو سکے پس انسان ضعیف البنیان کی کیا تاب و توان ہے کہ اوسکے
روبرو قرار و ثبات کا دم بھر سکے دیکھو جون مین مہادیو جی سے نے کا مدیو کو ننگا ہ

غضب آلود سے خاکستر کر دیا تھا آج وہی کامدیو مہادیوجی کے سندر بین اپنا زور وطاقت دکھار ہا ہے -

بملا- ہنسکر بولی کہ ایسا زور وطاقت کامدیو نے کسپر کیا ہے -

راجکمار- ہمارے اوپر-

بملا- یہ بات خلاف قیاس اور عُذر مجہول ہے مہاراجہ مانسنگہ ایسا بے سروپا عذر کب سنین گے -

راجکمار- اس دلیل پر ہمارے گواہ موجود ہین -

بملا- ایسا گواہ آپ کا کون ہے -

راجکمار- بملا ایک تو ہماری گواہ تم ہی ہو -

بملا- ہم ایسی گواہی ہرگز نہ دینگے -

راجکمار- ٹھیک ہے جو آدمی کسی سے کچھ وعدہ کرکے اوسکا ایفا نکرے پھر وہ سچی شہادت کیونکر ادا کرے گا -

بملا- ہم نے آپ سے کیا اقرار کیا تھا ہماری یاد نہین آپ یاد دلائین -

راجکمار- اپنی ہمجولی سکھی کا حال بیان کرو -

بملا- ایک آہ بھر کر کہنے لگی کہ مہاراجکنوار یہ حال ناگفتہ بہ ہے اوسکے کہنے سے ہمارے دل بین ایک طرح کا اندیشہ پیدا ہوتا ہے مبادا اوسکو سنکر

اسے کچھ رنجیدہ اور گران خاطر ہوں —

راجکمار - تھوڑی دیر سوچ کے کہنے لگے کہ ہاں بہت حال کہنے سے ہماری
ناراضگی کا کچھ سبب تھی —

سبلا - ہاں ہے —

راجکمار - جو کچھ ہو سو ہو تم پر اسے خدا ہے دل کا درد اور حال مطلوب سب جگہ بتاؤ
کہ ہمارا دل باعث سماعت حالات اوس آفت جان غارت گر عقل و ہوش کے
ہمہ تن گوش ہو رہا ہے - ماہی بے آب کی طرح خاک بیتابی پر لوٹتا ہے - اوس
نازنین مہوشان کے شوق وصال میں جو کچھ مجھی اس دل بیقرار پر گذرتی ہے اوسکو
دل ہی جانتا ہے نہ دن کو چین ہے نہ رات کو آرام ہے صرف تصور مطلوب ہی ہے رات دن کام
دل آتش عشق میں جل بھن کر خاک ہوا تاب و توان کا قصہ جھگڑا پاک ہوا دن اکیلا جاتا
گذرتا ہے رات اختر شماری میں کٹتی ہے آخر اس طرح اپنی اوقات آہ وزاری میں کٹتی ہے جب
اوسکی زلف پیچان کا خیال آتا ہے دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتا ہوں
دردمندان کی یاد میں روز و شب آنسو بہاتا ہوں جو اشک نکلتا ہے کلیجا
ساتھ لیے ہے جو دم آتا ہے اوسے روکے ہاتھ میں ہاتھ دیے ہے
سر پا ہمی بخت دارم چو چشم خسرو در خواب + چشمے دارم چو لعل شیرین
ہمہ آب + جسمے دارم چو جان مجنوں ہمہ درد + حالے دارم چو زلف لیلیٰ
ہمہ تاب + اسوقت ہمارا ایمان اتنا سا وہ ملاقات کا خیال مثو اسکے قدم

قدم بوسگی سے دل پر ملال ہو اوس دن کو آج پندرھوان روز ہے کہ سماعت حال
کا مشتاق دل پر سوز ہے آدھی دن سے گھوڑے کی پیٹھ پر سوار بستر ا ہے
دن کو چین کا سہارا ہے نہ رات کو آرام کا آسرا ہے غنیم کے مقابل نقد جان
بکف ہین تن کہین من کہین ہر دم لشکر فراق کی پیش نظر صف ہین درد ہجران نے
حال تباہ کیا مر رہی تھی کر اب تک تو تباہ کیا آیندہ جینا محال ہے زندگی سراسر
وبال ہے دل گھبراتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے شعر ہجران دیدہ ام حاصلے کہ کا قرار
اجل بنید ۔۔ خدا کوتاہ ساز د عمر ایام جدائی را ۔۔ با وجود اس قدر شدائد آلام
محاربہ و مقابلہ دشمن سخت رو کی ایسے وقت نازک کا کچھ خیال نہ کر صرف شوق
سننے حال تشفی مآل اوس حور وش پری تمثال کے یہان تلک آیا ہون بہر حال
اگر اس حال کے سننے سے دل بیقرار ناراض ہو جاوے گا تو اس صورت اضطراب
و اضطرار سے نجات پاویگا ارمان تو نہ رہجاویگا جو کچھ ہو سو ہو جلدی کہو دیکھو بھلا راجکمار
کے شوق باطنی اور خواہش قلبی کے دریافت کرنے کی نیت سے اس قدر حیلہ انگیزی
اور بہانہ جوئی کرتی رہی اور اظہار حال مین تامل کیا مگر اس سے زیادہ اور بھی کچھ
سننے کی تمنا کر کے بدین کلام ترزبان ہوئی کہ مہاراج کنوار آپ تو رونق بخش ولایت
سلطنت مین انیس مجلس و رساکار مین بمقام تعجب ہے کہ ایسے موقع نازک بجا دلدہ
محاربہ مین آپنے ایک ایسے شخص سے جی لگا رکھا ہے کہ جسکا ملنا نہایت دشوار ہے جو شے
ممکن الحصول نہو اوسکی تحصیل مین سعی بیجا کرنا ناحق جیتے جی اپنے دل کو آتش فکر و تردد مین

جلاتا ہے ہم ثالث بالخیر ہین طرفین کی بہتری کی بات کہتے ہین کہ تم ہماری عزیزہ سکھی کا خیال دل سے دور کرو اپنی طبیعت کو اوسکی یاد لاحاصل ہین مت رنجور کرو اپنے کام کا سرانجام کرو جنگ دشمن کو تمام کرو آیندہ اختیار بدست مختار ع بر رسولان بلاغ باشد و بس ✤ راجکمار اس تقریر دور از مطلب سے دل ہین ملول بظاہر متبسم ہو کہنے لگی کہ کہو جی ہم اسکو بھولین اسکو دل سے دور کرین ابیات تمھاری سمجھ نے تو بار اہین ✤ یہ باتین نہین اب گوارا ہمین ✤ ستاتے ہو کیون کو ستاتے ہو کیا ✤ جلے دل کو ناحق جلاتے ہو کیا ✤ تمھاری پیاری سکھی کا حسن پربہار ایکہی بار دیکھنے سے لوح دل پر نقش کالحجر ہوگیا ہے بھلا نقش نگین بھی کہین مٹا ہے یہ نقش آب نہین جو مٹ جاوے یہ وہ نقش دل نشین ہے کہ انسان کیا پتھر کے جگر مین بیٹھ جاوے بیت نقش معشوق نہ بر آب نہ بر گل بستند ✤ آن طلسمی است کہ بر آئینہ دل بستند ✤ اور جو معاملے جنگ وجدال حرب وقتال کی حرف وحکایت زبان پر لاتی ہو سنو کہ جب سے اوس نازنین نے لشکر صبر وقرار کو ایک نظر سے دیکھا ہے دل داغدار کو اوسکی نذر کیا ہے فوج جمعیت نے پشت دکھلائی ہے پریشان خاطری دل مین سمائی ہے تب سے برابر علی التواتر ہنگامہ دار وگیر گرم رہا ہے دشمن کو ایک نفس چین نہین لینے دیا ہے لیکن کسی حالت مین کیا زبان حرکت اور کیا بوقت سکون ایک پل بہی اوسکے تیر نظر کے تصور نے ہدف دل سے خطا نہین کی

ہے اور ایک دم بھی شمشیر ابرو کے خیال کی چمک وبکٹ آنکھون کے آگے
سے نہین ٹلی ہے جس وقت دشمن اس سر باز معرکۂ عشق و محبت کے سپر
شمشیر ہیبۂ اوٹھاتے سر لیتے کی گھات بتاتے اوس وقت خیال دوست
کا نہ یار کا بر اور کا نہ مددگار کا صرف یہی تصور دل مین جما یا ہوا تھا
اسی حسرت کا نقش صفحہ خاطر پر چھپا ہوا تھا کہ اگر سر کٹ گیا جان تن سے جاتی رہیگی
مگر آنکھون کا کام کون دیگا اوسکے دیدار شیرین کا مزہ کون لیگا بارے
دن اچھے ہین کہ اب تک تو دیدار یار کی آرزو مین جیتے ہین بھلا اب بر آئے
خدا یہ بتلاؤ کہ کس جگہ اوس دلبر مہ لقا نازک ادا کا دیدار فرحت بار حاصل
ہو دل بیتاب کو چین ملے جان کو راحت وسرور حاصل ہو شعر چون ماہ نو کنار
تمنا کشادہ ام ٭ باشد کہ در بغل کشم آن آفتاب را ٭ بھلا تب جب نقد عشق راجکمار
کا محک امتحان پر کامل عیار دیکھا گریبان خاطر اوس دلدادہ بیقرار کا تار تار دیکھا
راجکمار کی پریشان دلی کی جانب سے جمعیت خاطر ہوئی جمعیت قلبی اوس یکہ تاز
میدان الفت کی ظاہر ہوئی تب کمال آہستگی سے زخم دل پر نمک چھڑکا اسطرح اظہار
حال کیا کہ گلہ مندارت مین رہی سکھی بے نظیر کا تمکو دیدار نصیب ہوگا یا یونہی محرومی
کی دل مین وصال حبیب ہوگا کہو تمہا اوسکا نام ہے ناز و ادا اوسکا کام ہے بیربند سنگھ
کی دختر تابندہ اختر ہے دریاے حسن وجمال کی تابان گوہر ہے راجکمار یہ بات سنتے
ہی دنگ ہو گیا دل مین بچھو کا سا ڈنک لگا دریاے حیرت مین غوطہ لگایا تلوا ڈیرہ

کسیکو گمان رہ نہین تقدیر کا لکھا کوئی مٹا سکتا نہین اب شاہزادی بین کسیکو دخل جو
ویسا ہو نہین کائنات مین کوئی ایسا نہین جو نہو سکے اوس قادر مطلق کی امداد درکار ہے
وہی سبکا معاون ہے وہی سبکا مددگار ہے دل دردمند کو صبر و شکیب واجب ہے حصول مامول کا یہی
ایک سبب ہے اوس پروردگار توانا کی مخلوقات مین رنج و راحت توامان ہین عشرت و عسرت ہمیشہ توامان
ہین ایام بہار مین اشجار کو سبزی و نضارت سے پیرایہ برگ و بار درپیش ہے موسم خزان مین برگ ریز
ویرانی ہے نہ کہ حقارت نہ سیر ہے نہ اوسکا قیام ہے نہ اسکا مقام ہے پس شعر

صبر تلخ ہمیر اثر ہے بہت ۔۔ تا بیابید مراد خویش دوست ۔۔ ایسا خیال کر کے راجکمار کہنے
لگے کہ آج ہمارا دل نہایت بیتاب ہے طبیعت کا حال ازبس متغیر ہے طاقت سے تو ان
ہے صبر سے امکان ہے کوئی بات سوجھتی نہین کیا کرین کس پہلو دل کو تسکین ہوتی کیا کرین
کسطرح کہین دل ہمارا انہوا ہے حالت ورسے آگاہ ہو پیارا انہوا ہے قسمت سے آویزہ
نہین تقدیر سے ستیز و نہین پیشانی کی تحریر لگے آئی ہے تقدیر کے آگے کسیکی پیش نہین جاتی
ہے جو وہ دھرا ہو چکا لکھا اللہ کا بین ہمیشہ سکے نہین کرتے ہیہ راوی سیتا کو بہری
رام صورت دیکھ ہوئے ہو اب اپنے دل مین یہ ٹھان لیا ہے وعدہ واثق
کیا ہے اقرار کئے ہین مہادیو جی کے حضور مین کہتے ہین کہ تلوتما کے سوا اور کسیکے
ساتھ شادی نکرینگے کسی اور کی خواہش دل مین ہرگز نہ دھرینگے بھلا تم سے ہمارے
فقط ایک ہی درخواست ہے التماس یہ کہ وکالت ہے کہ تم اپنی پیاری سکھی سے ہمارے
تمام و کمال احوال کا اظہار کر دو دل غمدیدہ کا ملال گوش گذار کردو ایک بار

اپنے دیدار پر انوار سے دل کا داغ مٹا دو سے صورت آفرین کی قدرت کا جلوہ دکھا دو کے
اس مریض درد ہجر انکا شربت دیدار کے سوا اور کیا علاج ہے صحت ذرا مرام کہاں ہے
نہ آج ہے وہ صورت چلی بیدار گر نے تم کیا ایسا نوسار ہ عاشق جنگی کن گئے ہین دیکھے
دیدار یہ بھلا یہ بات سنکر شال گل شگفتہ خاطر ہو کہنے لگی کہ آپ کا ارشاد بسر و چشم
ہین میر آنکھون سے اس امر کو انجام دیتی ہون اور اس دلربا جبر لقا سے آپ کا
پیام دیتی ہون آپکی ملاقات بھی ضرور ہوگی دل کی کدورت دور ہوگی مگر
جو وہ شوخ پر تمکین دلبر زہرہ جبین کچھ جواب باصواب دے ہم کہان اگر آپ سے
کہین راجکمار نے کہا اگرچہ تمہی تحفہ کو بار بار تکلیف دینا گوارا نہین مگر جو کچھ
تم اسی منہ رہین ہم سے مل سکتی ہو تو ہم نہایت ممنون احسان ہو وینگے
شکر گذار دل وجان ہو وینگے حتی الوسع بندگی مین تقصیر ہوگی اسمین ذرا
خلاف تقریر نہوگی بھلا بولی کہ راجکمار آپ یہ کیا فرماتے ہین مشت خاک کو آسمان پہ
چڑہاتے ہین ہم تو آپ کی کنیز ہین آپ سرکار جان سے ہم کو عزیز ہین آپکے ارشاد والا
کو بجان ودل بجا لا وینگے تعمیل حکم کا نتیجہ ابھی دکھا دینگے مگر ایسی شب تیرہ و تار مین
اس جنگل پرخوف و خطر مین میرا آنا خالی از اندیشہ نہین ہے خصوص اس حالت
مین کہ اس ملک مین فتنہ وفساد برپا ہے نہایت خوف کا مقام ہے اور جو وعدہ کئے
سچے ہین اگر اوسکا ایفا اوسے نہ ہوا تو دیو وسوسہ صداقت مین کاذب و رجھوٹے
کہلا وینگے خلاف وعدگی کا داغ پیراو ٹھاوینگے وہ صورت ہی نہین سا تو

کرت ہین سانچی کہت سو پانہہ ستت کرت یچ بات جو ستت لوک سو جانجھم +
اگر یہ تامل ہو تو دل مین کچھ تزلزل ہو یہ سنکر مہاراج کنوار نے کہا کہ جو تمھارے
نزدیک بیجا ہو اور کسی طرح کی حرکت اور نقص کا احتمال ہووے تو ہم خود تمھارے
ہمراہ گڈہ مندارن مین چلین وہان جاکر ہم ایسی جگہہ ٹھہرے رہین گے کہ کسیکو معلوم
نہوگا تم جاکر اور ہماری التماس کا جواب لاکر ہمکو مطلع کرنا بملا نے یہ بات
پسند کی اور کہا بہت بہتر تشریف لے چلئے جب یہ بات دونون مین قرار پائی
چلنے پر آمادہ ہو مندر سے باہر نکلے اوسیوقت ایک طرف سے کسیکی پانو کی سی
آہٹ کی آواز آئی —

راجکمار — بملا تمھارے ساتھہ کوئی آدمی ہے —

بملا — نہین —

راجکمار — تو یہ کسکی پانو کی آواز ہے مجھکو شبہہ ہوتا ہے کہ شاید کوئی چھپکر
ہمارے تمھارے باتین سنتا تھا یہ کہکر راجکمار نے مندر کے چارون طرف
پھر کر دیکھا مگر کوئی نظر نہ آیا تب دونون وہان سے چلدیے —

ملاقات تلوتما اور راجکمار کی

راجکمار اور بملا کے دل مین شک و شبہہ پیدا ہو گیا مگر جب کوئی نہ دیکھا
تب وہان سے سیلیمچی کو پرنام کر گڈہ مندارن کی طرف روانہ ہوے

راستہ میں راجکمار بولی کہ بملا ایک بات ہم تم سے دریافت کیا چاہتے
ہیں مگر وہ ایسی بات ہے کہ اوسے سنکر شاید تم اپنے دل میں کیا کہو -
بملا - آپ بیشک فرمائیے -
راجکمار - ہمکو ایسا خیال ہے کہ تم داسی یعنی کنیزک نہیں ہو -
بملا ہنسکر بولی کہ یہ بات اس وقت آپکے دل میں کسطرح آئی -
راجکمار - بیرندر سنگھ کی دختر پاکیزہ گوہر جو والی امیر کے بغیر بیاہی یعنی زوجہ
پیر نہیں ہو سکتی ہے - اسکا سبب نہایت ہی پوشیدہ اور راز سربستہ ہے
تم نے کنیزک ہو کر یہ بات کسطرح جانی -
بملا - دم سرد بھر کر آہستہ آواز سے کہنے لگی کہ آپکا خیال بہت ٹھیک اور
گمان راست ہے ہم کنیزک نہیں ہیں مگر انقلاب تقدیر سے کنیزکوں کی طرح
رہتے ہیں اور یہ سب قصور خود کردہ ہے اسکا درمان کیا ہے از ماست کہ
بر ماست کا نقشا ہے راجکمار نے یہ بات سنکر دل میں سوچا کہ اس امر کے
دریافت کرنے سے بملا کی طبیعت میں افسوس و رنج پیدا ہوا ہے زیادہ
اس معاملہ میں تحریک و تقریر نامناسب ہے یہ خیال کر کے خاموش ہو رہی
پھر بملا کہنے لگی کہ ہمارا آج کا راز ہم اپنا حال کسیوقت اور موقع پر آپ سے
ظاہر کرینگے یہ موقع اظہار نہیں ہے - اسی اثنا میں جب مندر سے قریب
آدہ کوس کے رہ گئے ہونگی کہ آواز آدمی کے چلنے کی سی آئی جیسے کوئی

شخص پیچھے پیچھے آتا ہو اور ایسا معلوم ہوا کہ دو شخص آپس میں آہستہ آہستہ
کچھ بات چیت کرتے آتے ہیں یہ آواز سنکر راجکمار بولا کہ ہمارے
دل میں بالکل دھوکہ ہوتا ہے آدمی کے ہونے کا شبہ ہے ہم دیکھ آویں یہ کہکر
راجکمار تھوڑی دور پیچھے لوٹ کر گئے اور دائیں بائیں ادھر ادھر چاروں طرف
دیکھا مگر کچھ معلوم نہوا لاچار واپس آکر بملا سے کہنے لگے کہ اگرچہ نظر نے کام نہیں
کیا کوئی دکھلائی نہیں دیا مگر شبہ کامل ہے کہ ضرور ہمارے پیچھے کوئی آدمی
آتا ہے لازم ہے کہ احتیاط سے بات چیت کریں الغرض آہستہ آہستہ باتیں کرتی
ہوئے قلعہ گڑھ منداران کے سامنے آپہنچے راجکمار نے بملا سے پوچھا
کہ تم اب قلعہ کے اندر کسطرح جاؤگی رات زیادہ گذری ہے شاید دروازہ
بند ہوگیا ہوگا بملا نے کہا آپ کچھ فکر نہ کیجئے ہم اسکی تجویز پہلے ہی کر گئے تھے اسی
عرصہ میں ایک باغ کے قریب پہونچکر راجکمار نے کہا کہ بملا ہمارا قلعہ کے اندر
جانا مناسب معلوم نہیں ہوتا ہے ہم اس باغچہ میں تمہارے واپس آنے تک ٹھہرے
رہینگے تم یاد رکھو ہمارا ارادہ ہے جو کچھ مناسب سمجھو وہ تلوتما سے کہو جو انکو
فرصت ملاقات ہو ہمکو مطلع کردو تاکہ ہم حاضر ہوکر دیدہ دیدار طلب کو دیدار
کے انوار سے روشن و منور کریں بملا نے جواب دیا کہ راجکمار یہ باغچہ کچھ جائے
محفوظ نہیں ہے یہاں اکثر وقت بے وقت آدمی آتے جاتے رہتے ہیں آپ
ہمارے ساتھ ہی چلے آیئے —

راجکمار۔ کتنی دور جائین گی۔

بملا۔ قلعہ کے بہیتر چلو۔

راجکمار۔ ہماری راے مین مناسب نہین ہے کہ بے حکم والی قلعہ کے ہم قلعہ کے اندر جاوین۔

بملا۔ اس مین اندیشہ کس بات کا ہے۔

راجکمار۔ چہتری کسی جگہ جانے مین کچھ اندیشہ نہین کرتے ہین مگر تم غور کرو کہ ہمارا جیسا آسیری راجکمار کو کب مناسب وزیبا ہے کہ افسر قلعہ کی اجازت بدون چورون کی طرح قلعہ مین جاوے۔

بملا۔ ہم جو آپ کو بلا کر لئے جاتے ہین۔

راجکمار۔ بملا تم یہ خیال نکرنا کہ ہمکو کنیز کی سمجھکر کہتے ہین ہم تمکو داسی نہین جانتے ہین مگر یہ تو بتلاؤ کہ ہمکو قلعہ مین لیجانے کا تمکو اختیار ہی کیا ہے۔

بملا استادہ ہو کہنے لگی کہ جو ہمارے اختیار کی حقیقت آپ سنینگے تو آپ کیا نہین چلینگے۔

راجکمار۔ ہم کبھی نہین چلینگے۔

تب بملا نے راجکمار کے کان مین کچھ بات کہی اوسکو سنکر راجکمار کہنے لگی کہ چلو لقصہ جس رستہ پر بملا اور راجکمار چلے جاتے تھے وہ راہ قلعہ کے شاہ دروازے کے بہیتر جانے کی ہے اور قلعہ کے ایک گوشہ کی طرف آمنو کا باغچہ ہے کہ دروازہ

قلعہ سے وہ نظر نہین آتا ہے مگر جس جانب قلعہ سے دامو در ندی بہتی ہے
اوس طرف سے یہ باغیچہ عین وسط راہ مین واقع ہے مبلا دہ از استہ
شاہ دروازہ کا چھوٹیا اجکمار کو ساتھ لیئے باغیچہ کے راستہ پر چلی جب یہ دونون
باغ مین پہونچے تو پھر ویسی ہی آواز آدمیون کے آہٹ کی اونکے
کان مین پڑی بملا بولی کہ راجکمار پھر آواز آتی ہے راجکمار نے کہا
کہ تم یہان ٹھہری رہو ہم سمت آواز پر جاکر دیکھہ آتے ہین راجکمار
شمشیر بہتہ کر جسطرف سے آواز معلوم ہوتی تھی اوسطرف گئی چارون
طرف دیکھا بھالا مگر پھر بھی کچھہ نظر نہ آیا خصوص وہان آنبون کی
درخت ایسے گنجان تھے اور اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ انسان کو کچھہ نہین
دکھتا تھا راجکمار نے خیال کیا کہ شاید کوئی جانور خشک پتون پر چلتا
پھرتا ہوگا اوسکے چلنے کی آواز ہوئی ہو مگر تاہم جو ہو سو ہو دل کا شک
رفع کرنا ضرور ہے یہ تصور کرکے تلوار لیے ہوے ایک آنب کے
درخت پر چڑھ گئی اور ادھر ادھر بغور دیکھنے لگی بہت دیر کے بعد
دیکھتے دیکھتے جسکی تلاش تھی وہ چور اونکو نظر آیا یعنے ایک بڑے
درخت پر دو آدمی چھپے ہوے بیٹھے ہین اونکی پگڑیون پر جو ماہتاب
کی شعاع پڑتی تھی اوسکی روشنی سے معلوم ہوا کہ سرخ دستار
باندھے ہوے جو مکھی چھپ رہے ہین تب راجکمار کو یقین کامل ہوگیا کہ

بلاشک یہ آدمی یہان آکر بارادہ کسی فریب کے پوشیدہ ہوے ہین حاصل
جس درخت پر وہ آدمی چڑھی ہوئی تھی اوسکی پہچان کا نشان دل مین
بخوبی استوار اور قائم کرکے راجکمار آہستہ آہستہ درخت سے اوتر بملا کے
پاس آئی اور تمام ماجرا بیان کرکے کہا کہ اگر دو برچھے ہمارے پاس ہوتے
تو ہم اونکو اچھی طرح تلاش کر لیتے کہ کون ہین قیاس سے پایا جاتا ہے کہ
یہ کوئی غیر آدمی ہین اور اونکی وضع دستار سے مفہوم ہوتا ہے کہ افغانون کی
جانب کے آدمی ہین کچھ دغا کرنے کے ارادہ سے ہمارے ساتھ آئے
ہین بملا کو یاد آیا کہ مندر شیلیسر جی کی متصل درخت برگد کے نیچے جو آدمی نظر
آئے تھے شاید وہ ہون تب بملا نے کہا کہ آپ یہان ٹھہرے رہین مین
جا کر جلد ہی قلعہ کے اندر سے برچھی لئے آتی ہون یہ کہکر بملا وہان سے روانہ
ہوئی اور راجکمار باستقلال تمام دلیرانہ وہان کھڑے رہے جس مکان مین
بملا نے پوشاک وغیرہ پہنی تھی اوس مکان کے پیچھے ایک دریچہ باغیچہ کی جانب
تھا اوس دریچہ کا تالا کھول کر اندر گئی پھر اوس دریچہ کے بعد ایک دروازہ
دیوار مین لگا ہوا تھا اوسکو کھولا اوس سے آگے ایک اور دروازہ
بند تھا اوسکو بھی کھولکر قلعہ کے اندر سلح خانہ مین پہنچی وہان سپاہی
پہرے والا کھڑا تھا بملا نے اوس سپاہی سے کہا کہ ایک برچھا ہم تم سے
مانگتے ہین وہ ہمارے حوالہ کرو مگر کسی سے ظاہر نکرنا —

سپاہی - آپ کو کیا مطلوب ہے -

بلا - دو برچھی ہمکو چاہیئے ہین ایک ساعت کے بعد ہم واپس لاوینگے -

سپاہی - تم برچھیونکو کیا کروگی -

بلا کو بات کا جواب ایسا سوجھتا تھا کہ فوراً بات بنا کر جواب ادا کرتی تھی سپاہی کو جواب دیا کہ آج ہمارے سپر چھین کا برت ہے عورات اس برت کو باسید حصول فرزند کیا کرتی ہین اور اس برت مین پوجن برچھی کا ضرور ہے سو مین نے بھی خواہش فرزند سے یہ برت کیا ہے اسی لئے برچھیا مانگتی ہون سپاہی سادہ لوح اسکی باتون مین آگیا اور قطع نظر اسکے جس قدر ملازمین قلعہ تھے کوئی بلا کے حکم کا عدول نہین کر سکتا تھا القصہ اوسنے دو برچھی لا کر اسکے حوالے کئے بلا برچھی لیکر جسراہ سے آئی تھی اوسی راہ ہو کر راجکمار کے پاس پہونچی دیکھو انسان ہمیشہ اپنی دانست مین اپنے مفاد اور انتفاع کے واسطے سامان بہت کیا کرتا ہے اور دفع مضرت وجذب منفعت کے لیے طرح طرح کی تدابیر پیش لاتا ہے مگر سب امور وابستہ تقدیر ہین جملہ احکام قضا وقدر خارج از دائرہ تدبیر ہین کارخانہ قدرت مین چون وچرا کو دخل نہین مشیت ایزدی مین دم زنی کا محل نہین جب وقت مقدر پہنچا کسی طرح کی

محنت وریاضت آفت مشقت پیش آتی ہوتی ہے ارادہ حق بجز نیست
اوس حالت کی قربت کا مرتکب کردیتا ہے تا اثر تقدیر کم وکاست
بلا تقدیم وتاخیر اوس حالت کا موثر ہووے **مثنوی**

قضا شخص را ہست پنج انگشت وارد * چو خواہد کہ کاری برآرد
دو بر چشم پوشد نہد دیگری دو بر گوش * یکی بر لب نہد گوید کہ
خاموش * پرند غایت دوربینی سے دور سے ہی وہ اشیا پر
نظر ڈالتا ہے مگر جب طالع برگشتہ ہو دام کو بھی اپنے
قدم کے نیچے نہین دیکھ سکتا اگرچہ تقدیر سے گریز نہین ہوسکتا ہے
لیکن ہر ایک امر مین حزم اور احتیاط اور خودداری لازمہ حال انسان ہے
بے احتیاطی مین اکثر ایسے حادثات عارض ہوجاتے ہین کہ اندفاع اونکا
حال بلکہ ناممکن ہوجاتا ہے اور جب آتش فتنہ سر بفلک کھینچتی ہے آب
تدبیر سے اوسکا فرو ہونا دشوار ہوتا ہے بعینہ اس حال کا یہ ہے کہ بھلا
اگرچہ پیرایہ عقل و دانش سے آراستہ تھی مگر افتاد وقت سے تقدیر کی ہوا
ایسا جھونکا لگا کہ کمال بے احتیاطی سے آفت سخت مین مبتلا ہو گئی
بلکہ اپنی ذات سے آفت مین پھنسنا تو علحدہ رہا اس حادثہ ناگہانی کی
آگ نے تمام قلعہ کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور جو رنج اور مصیبتین
اوٹھائین اونکو اوسکا دل ہی جانتا ہوگا الغرض بھلا یا تو بباعث

جلد پہونچنے کی راجکمار کے پاس پانچال قریب ہونے پانچے کی یا از راہ سہو
دروازہ قلعہ کا مانند چشم مشتاقان ویسا ہی کھلا چھوڑ گئی اور یہی بات موجب
حدوث آفات ہوئی اون دونون مردان قابو جو دجاسوسان مطلب برآر
سے جو درخت پر چھپے بیٹھے تھے ایک شخص اوترکر دروازہ کے متصل ایک انب
کے درخت کی اوٹ مین آکر پوشیدہ کھڑا ہو رہا وہ دیکھتا تھا کہ بملا
دروازہ کھلا چھوڑ آئی ہے جب بملا دروازہ سے کچھ فاصلہ پر پہونچی تب وہ
شخص شمشیر برہنہ کرکے بلا دغدغہ دروازہ کے اندر گھس گیا اور جگہ
دیکھ میدان خالی پا دوسری دروازہ سے گذر کر زنانہ محل مین جا چھپا
ادہر بملا نے راجکمار کے پاس پہونچکر دونون برچھے اونکے حوالہ
کئے راجکمار برچھونکو لیکر اوسی درخت پر جن پر پہلے چڑھ کر دیکھا تھا چڑھ گئے اور
جب بغور دیکھا تو پہلے دو آدمیون کی پگڑی نظر آئی تھی اسوقت ایک ہی پگڑی
دکھلائی دی راجکمار نے ایک برچھا نشانہ کرکے اوس پگڑی کے نشان پر
اپنی قوت و زور سے مارا کہ وہ شخص برچھی کے لگتے ہی بڑے زور و شور سے درخت
سے نیچے گرا اوسکے گرتے ہی راجکمار بھی درخت سے جلد اوتر آئے اور دیکھا
کہ ایک مسلمان سپاہی پٹھانون کا مرا پڑا ہے اور برچھا اوسکے دل میں
پیٹھ پر لگ کر دوسری طرف کو پار نکل گیا ہے راجکمار اوسکو مرا ہوا دیکھکر
اوسکے جیب مین ہاتھ ڈال دیکھنے لگے تو اوسکے جیب سے ایک کاغذ

بر آمد ہوا انکال کر چاندنی مین پڑہا وہ ایک حکمنامہ نواب قتلو خان حاکم
افغانون کا تھا مضمون یہ تھا کہ جو قتلو خان کے تابع فرمان ہین وہ اس
چٹھی کو دیکھکر اس شخص کے حکم کی تعمیل کرین اور جو یہ کہے سو بجا لاوین
راجکمار چٹھی لیکر بملا کے پاس آئے اور حال مارنے سپاہی کا بیان کیا
اوس وقت بملا نے صرف آواز کسی شے کی درخت سے گرنے کی سنی
تھی اور کچھ اوسکو معلوم نہین تھا یہ سنکر کہنے لگی کہ اگر ہم یہ جانتے کہ آپ
کسی آدمی کو مارین گے تو ہم کبھی یہ چھالا کر نہ دیتے یہ گناہ مردم کشی کا ہمکو ہوا
دیکھیے اس گناہ سے کب نجات پاتے ہین راجکمار نے کہا کہ دشمن کے مارنے
کا کچھ گناہ نہین ہوتا ہے بلکہ قتل عدو مین ثواب ہے بملا بولی کہ جو اشخاص
جنگ و جدل مین رہنے والے ہین اونکو یہ بات زیبا ہے ہم عورت ہین
ہمکو ان باتون سے کیا مناسبت ہے ہمارا دل ایسے امور سے گھبراتا ہے
یہ کہکر بملا کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے راجکمار بولے کہ بملا تمھاری ترحم اور
ملائم طبعی کے دیکھنے سے ہم بہت خوش ہوے اور ہمین معلوم ہوا کہ تمھارے
برابر رحم دل کوئی عورت نہو گی آئندہ ہم تمکو سکھی کہا کرینگے بملا نے کہا
کہ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا لیکن راجکمار اب زیادہ توقف مناسب نہین ہے
ڈھیل کرنے مین بہت خطرہ ہے قلعہ کے باہر چلو دروازہ قلعہ کے کھلے چھوڑ
آئی ہون بیت کہ آفتہاست در تاخیر و طالب را زیان دارد یہ کہکر دونون

وہان سے جلد جلد چلی کہ قلعہ کے دروازہ پر پہونچے آگے آگے بلا تھی اور
پیچھے پیچھے راجکمار دروازہ مین گھستے ہی راج پتر کا دل غایت شوق سے
نکلا پڑنے لگا سینہ سے اچھلنے لگی یہ رعب حسن کا اثر ہے اسی سے بڑے
بڑے رستم دلون کے دل مین خوف وخطر ہے ہزارون بیارزون کے اندر
جیسا ایک بال بھی نہین ہلتا تھا اس دروازہ خالی از غیر مین اوسکا دل
ہوسے پریشان کی طرح ہوا سے شوق سے لرزان ہے القصہ بلا دروازون
سے گذر کر اونکو بند کرتی گئی اور جس مکان مین بلا کی خوابگاہ تھی وہان
لیجا کر راجکمار کو بٹھلا دیا اور کہا کہ آپ تھوڑی دیر یہان توقف فرماوین
ہم ایک دوسرا دروازہ کھول آوین وہان سے بلانے جا کر جس طرف تلوتما کی
خوابگاہ تھی اوس طرف کا دروازہ کھول کر راجکمار کو آواز دی کہ
یہان تشریف لائیے جب راجکمار دروازہ پر پہونچے بلا اونکو داخل محل کر
وہان سے علحدہ ہوئی جس مکان عالیشان مین چاندی سونے کے
چراغ روشن تھے فرش و فروش رنگین رشک افزاے صحن چمن سے تھے
تلوتما نیچے نظر کیے ہوئی پلنگ کے پاس بیٹھی تھی راجکمار اوس پلنگ پر
جب جا کر بیٹھ گئے دل مین شوق بھرا ہوا زبان رعب معشوق سے
بند تھی کہہ سکے تا دیر شربت دیدار محبوب آنکھون کے راہ پیتے رہے
شعر تو از نمکین سخن از حیرت نہ ایمائے نہ تقریری بہ بدان ماند کہ

ہم بزم است تصویری تصویری ✤ بملا دور سے یہ حال دیکھکر بولی شعر خوش
وقتی وخورم روزگارے ✤ کہ یاری برخورد از وصل یاری ✤✤ راجکمار حبیب
جاپ بیٹھنے کا کون مقام ہے دل کے غبار نکالنے کا یہی ہنگام ہے تلوتما
سے بات چیت کرو دلونکی کلفت مٹاؤ محفل خالی از غیر ہے رنگ رلیان
مناؤ یہ کہکر بملا وہان سے روانہ ہوئی یہ دونون دلدادہ گفت وشنو
مین مصروف ہوئے اپنے اپنے سوز فراق اور جذبۂ اشتیاق کی سرگذشت
زبان پر لائے حالات شوق بہر گونہ مکشوف ہوئے اسیطرح ناز و نیاز کی
باتین ہوتی رہین چھیڑ چھاڑ کی گھاتین ہوتی رہین آگے واللہ اعلم کیا
ہوا کس طرح گذری کیا ماجرا ہوا قلم اس راز سربستہ سے نامحرم ہے اسلئے
اب اوس برگشتہ بخت بملا کا احوال مرقوم قلم ہے —

گرفتار ہونا بملا کا بخت افغانان کے ہاتھ مین

بملا وہان سے اپنے مکان مین آکر پلنگ پر بیٹھ گئی اوس وقت اوسکے
لبون پر تبسم چھایا ہوا تھا دل مین یہ خیال سمایا ہوا تھا کہ راجکمار اور
تلوتما کے دلون کا مقصد حاصل ہوا مطلوب طالب سے واصل ہوا
کام فتح ہوا اپنا اہتمام اچھی طرح ہوا مگر اس سے غافل کہ فلک
گرفتار کیا بازی پیش لاتا ہے کیا تماشا دکھاتا ہے بملا کے

پلنگ کے سامنے ایک آئینہ کلان دھرا ہوا تھا شمع کی روشنی سے اوس
آئینہ مین اپنی آرایش دیکھنے لگی جیسے شام کو دھار راجکمار کے پاس جاتے
وقت زیور و لباس سے آراستہ ہوئی تھی اپنے گھونگھر والے بالون کو تیل
پھلیل سے معطر کیا تھا چشمان نرگسین کو سرمہ آلود بنایا تھا پان چبا کر لبہاے
لعلین سے بیگناہون کے خون کا رنگ جمایا تھا زیورات اپنے اپنے موقع پر
آراستہ کیے تھے ویسی ہی بنی ٹھنی پشت پر گاو تکیہ لگا آئینہ کے مقابل بیٹھ
اپنے چہرۂ رشک قمر کی آرایش اور بہار دیکھتی رہی بیت آئینہ دیکھکے
وہ محو خود آرائی ہے + اپنے ہی حسن کا خود آپ تماشائی ہے + اوس وقت
اوسکے حسن سرشار اور جمال ملاحت بار سے یہ نہین پایا جاتا تھا کہ یہہ
عورت عمر رسیدہ ہے بلکہ نازنینان نوخیز کے حسن کی ترنگ بالکل اوسکے
انگ پر نمایان تھی آئینہ اوسکے تماشاے حسن مین حیران تھا وہ اچھے
جوبن کی اومنگ سے انگشت بتحیر بدندان تھی شعر ہیچکس را نبود بر رخ او
تاب نظر + مگر آئینہ کہ او را دل فولاد بود + آئینہ دیکھتے ہی اوسکو ہنسی
آئی اور خیال ہوا کہ یہی صورت ہوشربا ہے جسنے کنور جگت سنگھ سے
گوہر بے بہا کو ننگ گریبان تلوتما بنایا شاید اوسوقت خیال جہالت و
بیوقوفی کچھ بتی بدیا دہرچگ کا دل مین آیا ہو کہ چیخ مار کر عورت کے خوف سے
بھاگا تھا اور یہ خیال باعث خندہ ہوا ہو بہر حال اسی ادہیڑ بن مین مبتلا

راجکمار کے آنے کی انتظار دیکھتی تھی کہ اسی اثنا مین اسکے باغچہ کی
جانب سے ایک آواز ساز تڑی کی اوسکو آئی وہ آواز بیجل سنکر بہلا
گھبرا گئی اوٹھی اور دل مین تصور کیا کہ ہمیشہ قلعہ کے اندر تڑی بجا کرتی تھی
آج یہ آواز خیر مجاز باغچہ کی طرف سے کیسی آئی اسی سوچ مین اوٹھ کر
قلعہ کے شاہ دروازہ کی جانب جاکر دیکھنے لگی وہان کچھ معلوم نہوا تب
اوسکو یاد آیا کہ مندر کے پاس آج دو آدمی نظر آئے تھے اور ایک آدمی
راجکمار کے ہاتھ سے باغ مین قتل ہوا ہے کچھ نہ کچھ شر و فساد کی صورت
ہے اور عنقریب فتنہ برپا ہونے والا ہے ایسے خیالات کرتی ہوئی کھڑکی
دروازہ پر جو جانب باغچہ تھا جاکر دیکھا وہان بھی کچھ نہ دیکھا اوس جگہ
سے لوٹ کر پھر اپنی خوابگاہ کے سامنے ایک مکان کی چھت پر
چڑھ گئی اور ادھر اودھر دیکھنے لگی وہان سے باغچہ بخوبی نظر آتا تھا مگر درختوں کے
سایہ مین اوسکو کچھ دکھلائی نہ دیا دیر تک اوچک اوچک کر چارون طرف
نظر پھیلاتی رہی مگر سوائے سایہ درختان و عکس ماہ تابان و آب روان
دامودر ندی و عکس مکانات عالی شان جو ندی کے پانی مین پڑتا تھا
اور کچھ اوسکو نظر نہ آیا تب لاچار ہوکر ارادہ لوٹ آنے کا کیا اتنے ہی مین
اوسکو معلوم ہوا کہ کسی شخص نے پیچھے سے آکر دوپٹہ کو ہاتھ لگایا ہے جھٹک کر
جو پیچھے کو نظر کی تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک شخص جوان سا پیچھے کھڑا ہے

اوسکو دیکھتے ہی دل مین خوف کھا کر آنکھین بند کر لین اوس جوان نے کہا
خبردار غل نہ مچانا اگر غل کیا تو فوراً تلوار سے دو ٹکڑے کر ڈالونگا اوسوقت
کی حالت اضطراب اور اضطرار بملا کی خیال کرنا چاہیے کہ کس شدت سے
غم و تشویش اوسکے دل پر گذرا ہوگا یہ شخص ذات سے پٹھان قتلو خان کی
فوج کا آدمی تھا مگر اوسکے لباس و وضع سے مترشح ہوتا تھا کہ کوئی امیر
ہے عمر مین تخمیناً تیس سال سے زیادہ نہوگا جوان حسین قد آور خوبصورت
بندشش دستار اونچی اوسپر سرپیچ لگا ہوا ڈیل ڈول مین راجکمار کے
موافق تھا مگر بہ دلی اور شجاعت مین اون سے کہین کمتر کمر مین چھری لگی ہوئی
ہاتھ مین شمشیر لیے ہوے باربار یہی کہتا تھا کہ پکار نا مت ورنہ پکاری تھی
مار ڈالونگا بملا تھوڑی دیر چپ رہی اور سوچنے لگی کہ اگر اب اس سے
کوئی ایسی ویسی بات کہی جاوےگی تو یہ فی الفور مار ڈالے گا چاپلوسی کی
باتون مین اسکا بھید لینا چاہیے کہ کون ہے کیون آیا کس واسطے آیا یہ سوچکر آہستہ
سے بولی کہ تم کون ہو —

جوان — ہم کوئی ہین تمکو اس سے کیا غرض ہے —

بملا — تم اس قلعہ مین کس واسطے آئے ہو نہین جانتے ہو کہ چورون کو
پھانسی ملتی ہے —

جوان — نیک بخت ہم چور نہین ہین —

بملا - قلعہ کے اندر تم کسطرح آئے -

جوان - تمھاری مہربانی سے کہ تم باہر جاتے وقت دروازہ کھلا چھوڑ گئی تھین -

بملا - خیر لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم ہو کون -

جوان - تم سے اپنا حال ظاہر کرنے مین کچھہ نقصان نہین معلوم ہوتا ہم پٹھان ہین -

بملا تمھارا نام کیا ہے -

جوان - ہمارا نام عثمانخان ہے -

بملا - عثمانخان ہم نہین جانتے کہ تم کون ہو -

عثمانخان ہم نواب قتلوخان کے بخشی فوج ہین -

یہ سنتے ہی بملا کے ہوش اوڑگئے اور بدن کانپنے لگا دل مین ایسا چاہتی تھی کہ کسی طرح اوسکے آگے سے بھاگ کر بیرندرسنگھ کو جا کر خبر کرے مگر اوسوقت بھاگنے کی کوئی صورت نہ تھی عثمانخان سامنے سے راستہ روکے ہوے کھڑا تھا تب بملا نے دل مین سوچا کہ جب تک اسکو بات چیت مین لگائے رکھیں تب ہی تک اچھا ہے اسعرصہ مین کوئی سپاہی پہرہ والا یا گشت کے لوگ یہان آجاوینگے اوسوقت جیسا ہوگا دیکھا جاوےگا یہ بات تجویز کر کے بملا بولی کہ تم قلعہ کے اندر کیون آئے ہو -

عثمان خان - پہلے ہم نے بیرندر سنگھ کے پاس ایلچی بھیجا تھا بیرندر سنگھ نے جواب دیا کہ خود چلے آؤ—

بجلا - ہان تو معلوم ہوا کہ بیرندر سنگھ تم لوگون کے جانب دار نہین ہین مغلونکی طرف ہین آپ اس قلعہ کے فتح کرنے کے لیے آئے ہین مگر آپ تو اکیلے ہی ہمکو نظر آتے ہین—

عثمان خان - البتہ یہان تو ہم اکیلے ہی ہین—

بجلا - تو ہم نے پایا کہ تم دل مین ڈر کر ہمکو نہین جانے دیتے ہو—

عثمان خان یہ لفظ خوف زدگی کا سنکر دل مین کچھ رنجیدہ ہوا اور بہت مضبوطی سے راستہ روک کر کھڑا ہو گیا اور ہنسکر کہنے لگا کہ اے نازنین تیرے خوشنما چشم فتنہ انگیز سے ہی ہم ڈرتے ہین اور کسی سے ہمکو کچھ خوف نہین ہے مگر تمھارے پاس ہے جو کچھ چیز ہم مانگین تم دے سکتی ہو بجلا یہ بات سنکر عثمان خان کے منہ کو تکتی رہ گئی اور کچھ جواب نہ پایا پھر عثمان خان کہنے لگا کہ تمھارے دوپٹہ کے پلے مین جو کنجی بندھ رہی ہین وہ ہمکو دیدو ہم تم سے زبردستی چھین لینے مین راضی نہین ہین کہ عورت پر زیادتی کرنا مروت سے بعید ہے بجلا نے ذرا زہرخندہ کرکے جواب دیا کہ چھین لینا تو درکنار رہا اگر تم چاہو تو ہمارا سر بھی کاٹ سکتے ہو عثمان خان بولا کہ البتہ اگر تم کنجی نہ دو تو ایسا بھی کرسکتے ہین بجلا نے جھنجھلا کر

که ان کنجیون کو کسی تدبیر سے علیحدہ کرنا ضرور ہے جب تک انکو اپنی گرہ مین باندھ
رکھا ہی گویا اپنی موت کو گرہ مین باندھ رکھا ہی یہ سوچکر بملا بولی که عثمان خان اگر ہم تمکو
کنجی نہ دین تو تم ہمارے پاس سے کسطرح لے سکتے ہو اور یہ بات کہتے ہی دوپٹہ سر سے
اوتار ہاتھ مین لے لیا عثمان خان بھی اوسوقت دوپٹہ ہی کی جانب نگاہ جما دی
اور کہا که اگر تم بخوشی نہین دوگے تو ہم زبردستی چھین لینگے بملا نے
کہا که اچھا چھین لو اور یہ کہتی ہے دوپٹہ کو انہون کے بائچہ کی طرف پھینکا
عثمان خان نے اوسوقت ایسی پھرتی کی که فوراً دوپٹہ کو ہاتھ مین تھام لیا
بملا یہ چالاکی دیکھکر نہایت متعجب ہو چپ رہی تب عثمان خان نے ایک ہاتھ
مین دوپٹہ لے کر دوسرے ہاتھ سے بملا کا ہاتھ مضبوط پکڑ لیا اور دانتون
سے گرہ کھولکر کنجی اپنے جیب مین رکھلی اور دوپٹہ سے بملا کے ہاتھ پانون کسکے
باندھ دیے بملا بولی کیا رے بے رحم یہ کیا بات ہے —
عثمان خان ہمکو یہان لڑائی کرنی پڑے گی —
بملا — جیسی تم نے زبردستی کرکے ہمکو باندھا ہے اسکا عوض خدا
تمکو دے گا —
عثمان خان کچھ نہ بولا اور بملا کو اوسیطرح بندھا چھوڑ وہان سے روانہ ہوا
کچھ دور جاکر دل مین خیال آیا که یہ عورت ہے اسکی زبان کا کچھ اعتبار
نہین شاید غل مچاوے تو کسیطرح کا فساد برپا ہو اپنے مطلب مین خلل

پڑے یہ سوچکر لوٹ آیا اور اپنے رومال سے بملا کا منہ بھی سخت باندھ
دیا اور جس راستہ سے آیا تھا اوسی راستہ ہوکر بملا کے مکان کی منزل
زیرین مین پہونچا اور باغچہ کی طرف سے تمام دروازون کے قفل کھول کر
آہستہ آہستہ سیٹی دینے لگا سیٹی کی آواز سنتے ہی ایک شخص دروازہ
قلعہ کے اندر آیا اوسکے بعد اور بہت سے سپاہی پٹھانون کے آہستہ آہستہ
قلعہ مین داخل ہوگئے عثمان خان نے کہا کہ اور آدمیون کا اب قلعہ مین آنا
ضرور نہین ہے باقی سب آدمی قلعہ کے گرد رہین جسوقت ہم اشارہ
کرین اوس وقت باہر کی مقامات پر دخل کرلین اور یہ بات
جاکر تاج خان کو کہدو ایک آدمی نے اون مین سے بموجب حکم عثمان خان
کے قلعہ سے باہر جاکر تاج خان کو حکم سنایا اوسنے فوراً قلعہ کے
گرد کا انتظام کرلیا پھر عثمان خان ایک سپاہی کو ساتھ لیکر بملا کے
پاس گیا اور اوس سپاہی کو بملا کے پہرہ اور حفاظت پر تعینات کرکے
کہا کہ شیخ رحیم یہ عورت نہایت حرافہ اور چالاک ہے اسکا مطلق
اعتبار نکرنا مگر اسکا منہ کھول دو اگر یہ بھاگنا چاہے تو عورت
خیال کرکے کبھی معاف نہ کرنا بیشک سر اوڑا دینا یہ حکم دیکر اور بملا کو دست
باندھے ہوئے قید سخت مین چھوڑ عثمان خان وہان سے چلدیا اور شیخ رحیم سپاہی
اوسکی حفاظت اور پہرہ پہ ہوشیار کھڑا رہا اور اسی عرصہ مین افغانون کے

سپاہی تمام قلعہ میں پھیل گئی کیوں صاحبو مشیت ایزدی کو دیکھا تقدیر کی
اولٹ پھیر کو سمجھا اپنے احتیاطی کا نتیجہ معائنہ کیا اب بملا سے پوچھو کہ تمہارا
کیا حال ہے اور راجکمار و تلوتما کیا کرتے ہیں سچ ہے ع کسی کی کچھ نہیں
چلتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے —

فرار ہونا بملا کا حراست رحیم بخش سپاہی سے

جب کہ عثمان خان وہاں سے چلا گیا تب بملا کو کچھ اپنی رہائی کا بھروسہ ہوا اور وہ
تدبیر کرنے کے ذریعہ سے اس آفت ناگہانی سے چھوٹ سکے سوچنے لگی اور
سپاہی محافظ بھی پہرہ پر چپ چاپ کھڑا رہا سوچتے سوچتے بملا نے
دل میں قرار دیا کہ اس سپاہی کے دل کو نرم اور اپنی طرف متوجہ کرنے
سے شاید کوئی صورت رہائی کی پیدا ہو جاوے سوا اس کے اور کسی طرح
خلاصی ممکن نہیں یہ خیال کر کے سپاہی سے بات چیت کرنے لگی الحق
ایسے ہی سے آدمیوں کی طبیعت شعلہ کلام آتشین رو یا ایسی گرمی سے
موم کی طرح پگھل جاتی ہے سپاہی ہو سوار ہو یا ملک الموت ہی کیوں
نہ ہو ایسے نازنین سے بات کرنے کو کس کی طبیعت نہیں چاہتی ہے
فی الجملہ بملا نے ادھر ادھر کی باتیں بنا آہستہ آہستہ سپاہی سے اوسکا
نام و مکان و پنج و رہنے کا حال سب دریافت کر لیا وہ بیچارہ سیدھا سادہ

سپاہی بیلا کی طرحداری دیکھہ اوسکی میٹھی میٹھی باتین سُن آنکھوں کا
چتون دلفریب اور نظربازی شکیب ربا سے یکبارگی عنان اختیار ہاتھہ
سے دے دل وجان سے فریفتہ ہوگیا بیلا نے جب سپاہی کا یہ حال دیکھا
نقش مراد کبھی نشین پایا آہستہ اوس شیخ بھول سے کہنے لگی کہ شیخ جی
ہمارے دل مین خوف پیدا ہوتا ہے تم ہمارے نزدیک آبیٹھو بیچارہ بھڑا
شیخ جی چھوڑ قرب معشوق غنیمت سمجھہ بیلا کے پاس آبیٹھا اور نیچی نظر سے
بار بار اوسکی طرف دیکھنے لگا بیلا نے دیکھا کہ اب یہ جانور گرفتار دام
ہو گیا ہے اور اوسوقت سپاہی کے چہرہ پر پسینا بھی آرہا تھا
بیلا بولی کہ شیخ جی تمکو عرق بہت آرہا ہے اگر ہمارے بند کھولدو تو ہم تمکو
ہوا کرین تاکہ تمہارا دل سرد ہو طبیعت خوشی پر آوے غبار رنجی حرارت
دور ہو جاوے بعد افاقت اور خشک ہوجانے پسینہ کے پھر باندہ دینا
یہ بات سُنکر سپاہی نے فوراً بیلا کے بند کھولدیے بیلا نے تھوڑی دیر
اپنے دوپٹے سے سپاہی کو ہوا جھل ہوا ہلائی اور اوڑھنی کو اوڑھ لیا
دوبارہ سپاہی نے اوسکے باندھنے کا پھر نام بھی نہیں لیا کیونکہ دوپٹہ
کے اوڑھنے سے انداز ہی اور پیدا ہوگیا غضب ہی نرالی چھب آگئی جس
آرائش کو بیلا آئینہ مین دیکھہ ہمہ تن چشم ہو رہی تھی وہ آرائش اب سپاہی
گرفتار قفس جہالت دیکھکر دل مین بہت خوش ہوا اگرچہ بیلا اوسکی قید

مین تھی لیکن اوسکے دل کے قید کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا
اور باہستگی کمال شیرین زبانی سے پوچھنے لگی کہ شیخ جی تمھاری عورت
تمکو چاہتی ہے یا نہین شیخ در اسکرا کر کہنے لگا کہ کیون بہلا نے کہا کہ
شیخ جی جو تمھاری عورت تمکو پیار کرتی تو ایسے اچھے موسم خوشگوار بسنت
رت مین تمکو کیون چھوڑتی اور دیکھو اس موسم کے بعد موسم گرما اور
پھر برسات کمال عجیب اور خوش آیند آتی ہین جو عورت اپنے خاوند کو
دل سے چاہتی ہے وہ ایسے وقت مین اپنے عزیز مالک کو کبھی نہین چھوڑتی
یہ بات سنکر سپاہی کا دل نہایت پریشان ہوا اور دم بھر دھرنے لگا
پھر بہلا ترچھی آنکھونکی برچھی سے اوسکا دل گھائل کرکے بولی کہ شیخ جی
کہتے ہوئے تو شرم آتی ہے مگر جو تم ہمارے خاوند ہوتے تو ہم تمکو کبھی ایسے
وقت لڑائی مین نہ جانے دیتے سپاہی نے پھر دم سرد بھر کر ایک لمبا
سانس لیا بہلا نے ذرا سوگوارونکی طرح منہ بنا کر کہا کہ ہاے تم
ہمارے خاوند ہوتے اور یہ کہکر ٹھنڈی سانس بھرنے لگی
اسکے ساتھ ہی سپاہی کے بدن سے آتش شوق بھڑکنے لگی اور ادھر
بہلا بھی تیکھی نظرون سے چنگاری چھوڑنے لگی تب تو شیخ آہستہ آہستہ
بہلا کی طرف سرکا اور بہلا بھی ذرا سرک کر اوسکے پاس جا بیٹھی —
سپاہی کے تمام بدن پر رونگٹے کھڑے ہوگئے اور سر گھومنے لگا بہلا نے

جھپٹ کر اوسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑ لیا اور کہنے لگی کہ شیخ جی جب تم اس لڑائی کو ختم کرکے اپنے گھر جاؤ گے تب ہمکو کیا یاد کروگے ہم جانتے ہین کہ نہین یاد کروگے اس لیے ہم اپنے من کی بات تم سے نہین کہتے —

سپاہی - کہو جی —

بھلا - نہین ہم نہین کہتے —

سپاہی - بھلا کہو تو سہی کیا بات کہو گی —

بھلا نے سپاہی کی گردن مین ہاتھ ڈالدئے اور لمبی لمبی سانس لینے لگی سپاہی کا بدن لرزنے لگا اور ہکلاتے زبان سے بولا کہ نہین نہین تم کہو اور ہمکو اپنے غلام چاکر کے مانند جانو بھلا ایک سانس بھر کر بولی کہ ہمارے دل مین ایسا آتا ہے کہ اس نکمے نالایق خاوند کو چھوڑ کر تمھارے ہمراہ چلین سپاہی بیوقوف اس فردہ غیر مترقبہ کو سنکر کمال بشاشت سے اوچھلا اور بولا کہ تم چلوگی —

بھلا - ہان لیچلوگے تو چلونگی —

سپاہی - ہم تمکو لیکیا چلین گے بلکہ تمھارے غلام ہوکر رہین گے —

بھلا - تم نے جو بلا تعرف سابقہ ہم سے بدل وجان محبت اور الفت ظاہر کی اسکے عوض ہم تمکو کیا دین یہ کہکر بھلا نے گلے سے سونے کی مالا

نکال شیخ کے گلے مین ڈال دی ایک جال سے مضبوط باندہ دوسرے
جال مین چھپانے کی راہ نکالی سپاہی یہ حال دیکھکر پھولا ادن مین نہ
سمایا اور خیال کیا کہ گویا بہشت کی تمام نعمتین ایک دفعہ ہی مل گئین تبہی
بملا کہنے لگی کہ ہمارے شاستر مین لکھا ہے کہ جو عورت اپنی مالا
نکال کر کسی مرد کے گلے مین پہرادے تو وہ بیاہ ہوجاتا ہے یہ بات سنکر
شیخ کے ہنستے ہنستے دانت باہر نکل پڑے اور کہنے لگا کہ کیون جی اب
ہماری شادی تمھارے ساتھہ ہوگئی بملا نے کہا اسمین کیا شک
ہے اتنا کہکر بملا کچھہ سوچ کرنے لگی سپاہی نے پوچھا کہ اب کس بات کا
سوچ کرتی ہو —

بملا — ہم اس بات کی فکر مین ہین کہ یہ قلعہ تم فتح کرسکے نہین
جاسکوگے —

سپاہی — دو ساعت بہر مین فتح کرینگے بلکہ فتح ہوگیا —

بملا — سر ہلاکر بولی کہ نہین ہوا اسمین ایک بات نہایت
پوشیدہ ہے —

سپاہی — کیا بات ہے —

بملا — جو ہم تمکو اوس بات سے آگاہ کرین تو البتہ تم قلعہ بسہولیت
فتح کرسکتے ہو —

سپاہی - بھلا بتاؤ تو سہی —

بھلا - کچھ بولتے بولتے چپ ہو رہی تب سپاہی نے کہا کہو کہو بھلا تمنے
کہا تم نہیں جانتے ہو کہ قلعہ کے نزدیک ایک جانب کنور چیت سنگھ
دس ہزار فوج لیے بیٹھا ہوا ہے تم لوگ جو آج خفیہ خفیہ قلعہ میں آئے ہو یہ
بات اونکو بخوبی معلوم ہے ابھی تو وہ کچھ نہیں بولینگے مگر جب تم قلعہ
فتح کر کے اپنی دانست میں بےفکر ہو لوگے تب وہ یکبارگی آکر تم کو محصور
کر لیگا اور سب کو قتل کرے گا سپاہی یہ بات سنکر چپ ہو رہا
پھر کہنے لگا کہ تم اس بات کو کس طرح جانتی ہو بھلا نے کہا ہمکو ٹھیک
ٹھیک معلوم ہے بلکہ قلعہ کے اور سب لوگ جانتے ہیں سپاہی خوش
ہو کر کہنے لگا کہ میری جان آج تم نے ہمکو بڑا آدمی بنا دیا ہم ابھی جا کر
اپنے افسر کو اس بات کی اطلاع دیتے ہیں اسکے صلہ میں ہمکو مرتبہ یا
خلعت ملے گا اور چونکہ سپاہی کے دل میں کسی طرح کا شک و شبہ
بھلا کے جانب سے نہیں رہا تھا کہنے لگا کہ تم یہاں بیٹھی رہو ہم ابھی خبر
دیکر واپس آتے ہیں —

بھلا - جب تم آؤ گے ہم بھی آجاوینگے —

سپاہی - میں ابھی آئے جاتا ہوں —

بھلا - ہمکو بھولنا نہیں —

سپاہی — نہین نہین —

بملا — جو بھول جاؤ گے تو پھر ہم تمھارے نہین ہووین گے —

سپاہی — نہین کچھ سوچ مت کرو یہ کہکے سپاہی وہان سے چلدیا
جب وہ بیوقوف شہزادہ سپاہی تھوڑی دور گیا بملا نے وقت
فرصت غنیمت جان وہان سے راہ فرار کیا عثمان خان سچ کہتا تھا کہ
بملا کا ایک نظر ہی دیکھنا قہر ہے یہ عورت کیا ہے آفت کا پرکالا ہے — القصہ
بملا نے وہان سے روانہ ہوکر دل مین اول یہ کام تجویز کیا کہ بیرندر سنگھ
کو اس واقعہ خانہ سوز کی خبر دینی چاہیے یہ سوچکر ہانپتی ہانپتی
بیرندر سنگھ کی خوابگاہ کی طرف چلی آدھے راستہ پر پہنچی ہو گی
کہ ایک بڑے شور و غل کی آواز آئی اسنے جانا کہ یہ آواز فوج
افغانان کی ہے اور پٹھان لوگ قلعہ مین آگھسے آخر دل کو مضبوط
کرکے بیرندر سنگھ کی خوابگاہ تک پہنچی وہان دیکھا کہ پٹھانون کے
سپاہی مکان کے دروازہ توڑکر اندر گھس گئے ہین اور ایک بڑا
ہنگامہ برپا ہو رہا ہے بملا اندر تو نہ جا سکی لیکن باہر کی طرف
ایک جالی کے روزنون سے دیکھنے لگی دیکھا کہ بیرندر سنگھ بڑے
استقلال اور ہمت کے ساتھ کمر باندھے ہوئے فیل مست کی
طرح بلا خوف و خطر چارون طرف تلوار گھما رہے ہین اور جا بجا

بدن سے خون جاری ہے مگر اونکی جرات اور شمشیر زنی اوس وقت بیفائدہ
ہوئی یعنی ایک افغان نے اپنی تلوار کی ضرب بیرندر سنگھ کی تلوار پر
ایسی لگائی کہ جھٹکے لگتے ہی تلوار ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر گئی ۔
اور بیرندر سنگھ اسیر پنجہ دشمنان ہوئے یہ ماجرا دیکھکر بملا نہایت ملول
ہو وہان سے لوٹی اور دل مین خیال کیا کہ کنور جگت سنگھ کو یہ وقت
خبر دینے کا ہے دوڑ کر جلد جلد چلنے لگی مگر راستہ مین دیکھا کہ تلوتما کے
مکان تک پہونچنا نہایت دشوار ہے ہر جگہ جھپٹون والا مکانون مین
پٹھانون کے سپاہی جابجا پھرتے ہین اور لوٹ رہے ہین جب بملا
نے سوچا کہ افغانونکا قلعہ فتح کر لینے مین کوئی شک نہین رہا اگر اب
تلوتما کے مکان کی جانب قصد کیا تو ان دشمنون کے ہاتھ گرفتار
ہو جانے کا اندیشہ ہے اس لیے ادھر جانا مناسب نہین مگر اجکمار
اور تلوتما کو اب کس طرح خبر پہونچاوے یہ اسی سوچ مین کھڑی ہی تھی
کہ دیکھا ایک چار پانچ سپاہی اوس مکان مین بھی لوٹنے کے واسطے
آگھسے اونکو دیکھتی ہے بملا خوف کھا کر ایک گوشہ مین صندوق کے
پیچھے چھپ گئی سپاہیان غارت گر مال و اسباب کے لوٹنے مین
مصروف ہوے بملا نے سوچا کہ جب یہ لوگ اسباب کے لوٹنے سے
فارغ ہووینگے تو صندوق کے پاس بھی ضرور آوینگے اور رہین

پھر گرفتار ہو جاؤں گی مگر بملا کے دل مین جرات بنی ہوئی تھی صندوق
کے نیچے سے آہستہ آہستہ سرک کر کیواڑ کی اوٹ مین ہو وہان سے
باہر نکل گئی سپاہیون کا دھیان عمارت گری پر تھا اونکو مطلق اسکا
حال معلوم ہوا جب بملا دوسرے مکان مین پہونچی ایک شخص نے پیچھے
سے آکر بملا کا ہاتھہ پکڑ لیا اسنے پیچھے پھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ شیخ
رحیم سپاہی ہے شیخ رحیم بولا کہو اب کہان جاؤ گی بملا اپنے تئین
دوبارا اسیر پنجہ بلا دیکھکر گھبرائی اور چہرہ زرد پڑ گیا مگر پھر سوچی کہ یہ وقت
گھبراہٹ کا نہین ہے بامداد عقل رسا اس آفت پر شور و شر سے بچنا
چاہیے اور تعجب نہین کہ اسی جاہل سپاہی کے ذریعہ سے کوئی تدبیر
اطلاع اس حادثہ ہوش ربا کی راجکمار اور تلوتما تک نکل آوے
یہ خیال کرکے سپاہی سے کہا کہ چپ رہو بولو مت چپکے چپکے باہر چلے
آؤ اور شیخ رحیم کا ہاتھہ پکڑ کے مکان سے باہر کھینچ لائی اور کہنے لگی
کہ واہ شیخ جی واہ تم نے خوب حق محبت نباہا کہ ہمکو چھوڑ کر چلے گئے
جب سے برابر ہم تمکو تلاش کرتے پھرتے ہین کوئی مکان ایسا
نہین جہان تمھارے ساتھی سپاہی نہون ہم نے سب جگہ تمکو ڈھونڈھا
مگر تمھارا کہین نشان نہ ملا اوس بیوقوف ہوش برباد دادہ کا اس
گفتگو کے سننے سے دل نہایت خوش ہوا اور جو کچھہ غصہ بملا کے

نہ ملنے سے پیدا ہوا تھا وہ سب جاتا رہا کہنے لگا کہ ہم کنور جگت سنگھ کی
خبر اپنے فوج افسر کو دینے گئے تھے مگر وہ ہمکو نہیں ملے جب واپس آئے
تو تم کو نہ پایا اسواسطے تمھاری تلاش کرتے کرتے یہانتک پہونچے
بملا نے کہا کہ ہم نے تمھارے آنے کی بہت انتظار دیکھکر دل میں خیال
کیا کہ شاید تم ہمکو بھول گئے ہو اس لیے ہم بھی تمکو تلاش کرتی پھرتی تھی
اب تامل اور توقف کرنے کا کام نہیں ہے قلعہ تم لوگوں نے فتح ہی کر لیا
ہے یہاں ٹھہرنے میں مبادا کچھ فتور برپا ہو جاوے بھاگنے کی تدبیر
کرنا چاہیے شیخ کہنے لگا کہ آج تو ہم نہیں جاوینگے کل صبح افسر فوج کو
اطلاع کرکے اور اون سے رخصت لیکر چلینگے بملا بولی کہ بہت
اچھا مگر اسوقت جو کچھ زیور وغیرہ اسباب ہمارے پاس باقی رہگیا
ہے اوسکو اپنے قابو میں کرلیں ایسا نہو کہ وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہے
شیخ جی بولے کہ اچھا چلو بملا شیخ کے ہاتھ سے رہائی پانے کی تجویز
کر رہی تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ ایک سپاہی کے ساتھ رہنے سے
اوروں کی کشاکشی سے حفاظت رہے گی شیخ کو لیکر اپنے مکان کی
طرف چلی کہ سامنے سے ایک غول سپاہیوں کا دوچار ہوا وہ لوگ
بملا کو دیکھتے ہی پکارے کہ خدا نے کیا اچھی مقبول صورت عورت
بھیجو سجائی ہے شیخ رحیم یہ سنکر للکار کر بولا کہ خبردار اسطرف کوئی نگاہ

نڈالیو ورنہ بہتر نہ ہوگا یہ سنکر وہ سب الگ ہوگئے ایک سپاہی
شیخ رحیم سے کہنے لگا کہ شیخ جی آپکے نصیب بہت اچھے ہین مگر جو
افسر فوج اس عورت کو دیکھینگے تمھارے پاس ہرگز نہ چھوڑینگے
القصہ اوس غول نے تو دوسری طرف رخ کیا رحیم اور بملا دونون وہان
سے چلے بملا اپنی خوابگاہ کی منزل زیرین مین شیخ کو لے گئی
اور کہنے لگی کہ جو جو چیز تمکو یہان سے لینا ہووے اوسکو ایک جگہ جمع
کرو اور مین اوپر اپنی خوابگاہ سے زیور نکال کر لاتی ہون یہ کہکر کچھا
کنجیونکا شیخ کے آگے ڈال دیا شیخ اوس مکان مین بہت سی اشیاے
نفیسہ اور اسباب عجیبہ و غریبہ دیکھکر نہایت خوش ہوا اور صندوق وغیرہ
کھولنے لگا اور بملا کی جانب سے کسیطرحکا مطلق شک اوسکے دل مین نہ تھا
بملا نے مکان سے باہر نکل دروازہ بند کر قفل جڑ دیا اور اوس بیوقوف
جانور کو قفس جہالت مین بند کرکے اپنے خوابگاہ کے مکان مین چلی گئی
تلوتما کے رہنے کا مکان قلعہ کے ایک جانب پر تھا اس سبب سے
ابھی تک پٹھانونکی فوج کا گذر وہان تک نہین ہوا تھا اور نہ کچھ
کسیطرح کی شور و غل کی آواز وہان پہونچی اور اگر کچھ پہنچی بھی ہو تو
وہان اسکے سوا شوق و ذوق مین دونون مست اور از خود رفتہ
ہو رہے تھے اپنی اپنی ناز و نیاز کی باتین بچار رہے تھے دوسرے کی

آواز کبھی سنائی دیتی تھی اور دوسری آواز کا وہاں دخل ہی نہ
کیا تھا الحاصل اوسوقت چپلا تلوتما کے مکان کی جانب گئی اور باہر
کی طرف سے ایک جھروکہ میں منہہ ڈالکر دیکھنے لگی دیکھا کہ تلوتما پلنگ پہ
بیٹھی ہوئی ہے اور راجکمار پلنگ کے پاس کھڑے ہوے ایک ہاتھ
سے اوسکا ہاتھ پکڑ رہے ہیں اور تلوتما کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں
راجکمار اپنے سینہ کے پلّے سے اوسکی آنکھیں پونچھہ رہے ہیں چپلا یہ حالت
اور انداز دیکھکر دل میں بہت خوش ہوئی . اور خیال کیا کہ یہ وقت اب
معلوم ہوتا ہے کہ راجکمار تلوتما سے رخصت ہوکر جانا چاہتے ہیں اسواسطے
تلوتما دردِ مفارقت کے الم سے روتی ہے مگر اسوقت جو آفت برپا ہو رہی
ہے اوسکا اونکو کچھہ احوال معلوم نہیں ہے آہ دنیا میں محبت عجب چیز
ہے جو اس دریاے ناپید اکنار میں غوطہ زن ہوا دونوں جہان کے
نیک و بد سے بیخبر ہے نہ جہان کا کچھہ خیال ہے نہ دنیا کا کچھہ خوف و خطر
ہے بیت عشق است کہ اسیر بلا خاک در اوست ۔ از ہر دو جہان
سیر شدن ناظر اوست

مجروح شدید ہوکر گرفتار ہونا راجکمار کا

چپلا اس واردات شدید پر آفت کا ماجرا اوسی جھروکہ سے [illegible] سے

سے کہنے لگی۔ مگر راجکمار کے دل میں اس بات کا کچھ یقین نہ آیا اور کلام
بملا کو دل لگی سمجھکر مسکرانے لگی اسی اثنا میں اوس مکان کے نزدیک بھی
سپاہی آکر غل مچانے لگے تب راجکمار نے جانا کہ کلام بملا کا پیرایہ
صدق سے آراستہ تھا یہ شور و غل سنکر بملا پکاری کہ مہاراجکمار جلد
آکر ہم لوگوں کی حفاظت کیجیے دشمن قریب پہونچ گئے ہیں راجکمار نے
یہ سنکر کچھ تشویش نہ کی اور نہایت بیدلی سے پوچھنے لگی کہ بیر بندر سنگھ
کیا کرتے ہیں بملا بولی کہ وہ تو گرفتار ہو گئے یہ سنتے ہی تلوتما شدت
رنج و الم سے زار زار رونے لگی اور غش میں آکر زمین پر گر گئی اوس وقت
اپنی محبوب مرغوب کی حالت دگرگون دیکھکر راجکمار کا چہرہ غایت تشویش
و تفکر سے خشک ہو گیا اور بملا کو پکار کر کہنے لگی کہ دیکھو دیکھو جلد آؤ ورا آکر تلوتما کو دیکھو بملا نے
بشتابی تمام مکان میں آکر تلوتما کے چہرہ پر گلاب چھڑکنا شروع کیا ہنوز کچھ افاقت
نہیں ہوئی تھی کہ دشمن کی فوج بہت نزدیک آ گئی بملا یہ حال دیکھکر زار زار
رونے لگی ادھر تو تلوتما کی حالت غشی اودھر ایک آفت مجموع کا یکایک آ دبانا
دو گونہ رنج و عذاب ہوا اور پکاری کہ دیکھو وہ آتے ہیں راجکمار اب
کیا ہوگا۔ فوج افغانوں کی آمد دیکھکر کنور جگت سنگھ کی آنکھیں بکمال خشم و
غضب سے سرخ ہو گئیں اور آسمان کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ اے
پروردگار کیا آپ کی یہی مرضی تھی کہ ایسے وقت میں ہمکو عورتوں کا پلہ پکڑ کے

رہنا پڑا بملا بولی کہ راجکمار اسوقت ہمارا اور کچھ بس نہین چلتا ہے
سوا اسکے کہ تلوتما کے پاس کھڑی ہو کر اپنی جان اسپر قربان
کر دین یہ حالت دیکھکر راجکمار کے دل پہ ایک سخت صدمہ گذرا اور
کہنے لگی کہ تلوتما کو چھوڑکر ہم کہان جاوینگے ہم بھی یہین جان دینگے
اسی عرصہ مین سپاہیونکی تلوارونکی جھن جھناہٹ سنائی دی اوسوقت
بملا نہایت دردناک آوازسے رونے لگی اور بولی کہ تلوتما یہ وقت
کیا سونے کا ہے اب کس طرح ہم تم کو بچاوین یہان سے کہان
لیجاوین تلوتما نے آنکھ کھول کر دیکھا بملا نے آواز دی کہ راجکمار
تلوتما کو کچھ ہوش آیا ہے آنکھین کھولی ہین اب بھی کسیطرح اسکو
دشمن کے ہاتھ سے بچاؤ راجکمار نے کہا کہ اس مکان مین رہنے
سے کوئی تدبیر بچاو کی نظر نہین آتی ہے اگر تم تلوتما کو اس گھر سے
باہر نکال سکتی ہو تو البتہ ہم قلعہ کے باہر لیجا سکتے ہین مگر دقت تو یہ ہے
کہ تلوتما مین چلنے کی طاقت نہین ہے بملا بولی کہ دیکھو پٹھان لوگ زینہ پر
چڑھ آئے ہین راجکمار نے کہا کہ اول ہم اپنی جان دینگے مگر تو بھی
تمھاری جان نہ بچاسکینگے بملا تلوتما کو گود مین لیکر کہنے لگی کہ چلو تلوتما
کو ہم لیے چلتے ہین اسی اثنا مین چار سپاہی افغانون کی اوس مکان
کے دروازہ کے آگے آکھڑے ہوے راجکمار اور بملا دونون باہر نکل آئے

جگت سنگھ نے ہیلا سے کہا کہ اب یہاں سے جانا مشکل ہے تم ہمارے
پیچھے الگ کھڑی ہو جاؤ سپاہی راجکمار کو دیکھکر بولے کہ خدا اسنے شکار
سامنے ہی بھیجدیا ہے اور یہ کہتے ہی چاروں نے یکبارگی راجکمار پر
حملہ کیا راجکمار نے کمال چالاکی سے اون کے حملے سے اپنے تئین بچاکر ایک
سپاہی کی ایسی تلوار دی کہ فوراً دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گر گیا - دوسرے
سپاہی نے برچھا پھینکا راجکمار نے اوسکا برچھا ہاتھ مین سنبھال کر
اوسی سپاہی کے ایسا مارا کہ جسکے لگتے ہی اوسنے بھی جان کو حوالہ جان
آفرین کیا باقی دو سپاہیوں نے جب اپنے ساتھیوں کا یہ حال دیکھا -
اونھوں نے ایک ساتھ ہی راجکمار پر تلوارین جھوکین راجکمار نے
اون دونوں میں سے ایک کی تلوار کو ہاتھ مین پکڑ کر اوسکے ایک ہاتھ
تلوار کا دیا کہ وہ بھی بیکار ہوکر زمین پر گر پڑا لیکن دوسری تلوار کو راجکمار
خود روک نہ سکے اوسکا زخم خفیف تھا نہ پہونچا جیسے ہی اوسکے تیر لگنے سے
شیر کیا ان بیش غضب حملہ کرتا ہے ایسے ہی راجکمار اوس وقت غصہ
مین بھرے ہوئے حملہ دلیرانہ کر رہے تھے کہ اوس سپاہی نے دوسرا
وار کیا راجکمار نے وار بچا اور شیر کی طرح زقند مار کر دونوں ہاتھ میں
تلوار پکڑ اوسکے ایسی جڑی کہ سر تن سے علیحدہ ہوکر دور جا پڑا اگرچہ شخص مجروح
ہوکر گرا تھا وہ ہنوز زندہ تھا اور اوسکے پاس ایک چھری لگی ہوئی تھی

اوسنے وہ چھری بائین ہاتھہ سے راجکمار کے طرف پھینکی اور اوسکا کچھہ
خفیف سا زخم راجکمار کے ہاتھہ مین لگا راجکمار چھری کے لگتے ہی نہایت
طیش مین آکر اوسپر حربہ کرنے چلے کہ اتنے مین یکایک ایک بھاری غول بھاگتا
اللہ اللہ کرتا ہوا اوس مکان مین گھسا ببلا اوس غول کو دیکھکر خوف سے
مکان کے اندر بھاگ گئی اور تلوتما کو لیکر پلنگ کے نیچے جا چھپی راجکمار اوس
انبوہ کثیر کو دیکھکر دل مین سوچے کہ اس حجم غفیر کے ساتھہ لڑائی کرنا موت کا
مقابلہ کرنا ہے بہرحال مرنا پیش نظر ہے مگر پھر بھی دل کھول کر اچھی طرح مار کر
مرنا چاہیے اوسوقت راجکمار کے بدن سے جا بجا خون جاری تھا اور اوس
سبب سے طاقت سلب ہوتی جاتی تھی اور تلوار چھوڑی سکے نیچے رکھکر
کچھہ سہارا لیے رہتے تھے اسی عرصہ مین وہ تمام مکان پٹھانونکی فوج سے بھر گیا
اون مین سے ایک سپاہی راجکمار سے مخاطب ہوکر بولا کہ اپنے نوکر تو ہتیار
ڈال دے تجھکو نہین مارینگے یہ بات سنتے ہی راجکمار کے بدن مین آگ
لگ گئی اور جیسے آتش فشان وہ پر روغن پڑنے سے شعلہ مشتعل ہوتا ہے نہایت
غضب سے راجکمار نے کود کر ایک ہاتھہ جڑا کہ سر اوسکا بدن سے علیحدہ ہوکر
دور جا پڑا اور پھر تلوار کو سر کے اوپر گھماکر بولے کہ اے نابکار مسلمان تو دیکھہ
کہ راجپوت کسطرح مرتے ہین اسوقت راجکمار کی تلوار بجلی کی طرح چمک
رہی تھی اور درخشانی کے سبب سے اچھی طرح نظر اوسپر نہین ٹھہرتی تھی اوسکا

حالت مین راجکمار شال سنگھ حفاظت جگہ سے کود کر اچل وار دشمنون کے غول
مین جا گھسے ور چارون طرف ہاتھ پھینکنا شروع کیا آب تیغ سے اجل کا طوفان
نمودار ہوا سر بفلک شعلہ شمشیر آبدار ہوا صرصر تیغ نے بنیاد وجود دلاوران سے
غبار اوٹھایا شمشیر پران نے چار ہاتھون مین عنصر سے عنصر علیحدہ کر دکھایا
آب شمشیر شربت مرگ ہوا جسنے پیا جان شیرین کو حوالہ جان آفرین کیا المختصر
جس طرف تلوار پھر گئی ادھر ہی بجلی سی گر گئی ابیات ز لیس باد شمشیر او
شد بود ❊ حباب سر از دو شہا ہی بود ❊ رسیدہ ز تیغ آب شان تا کمر
ہمان آب بد خواہ را تا بسر ❊ جدا گشتہ از ہم ز تاب جدل ❊ تن از جان
شیرین چو موم از عسل ❊ چنان گرم شد جنگ پر دلان ❊ کہ شد تیغ در قبضہ
خود مہمان ❊ در افگندن نخل مردان کار ❊ شدہ ارہ شمشیر دندانہ دار ❊
شگفتہ از گل زخمہا لالہا ❊ شد از خون افغان روان نالہا ❊ اوس
آشوب گاہ مین یہ دلاور تن تنہا کار نمایان کر رہا تھا کسیکو ہوش تک
نہین لینے دیتا تھا ضربات متواتر سے جنگ جویون کے عضو بے جدا ہو ہو کر
پڑتی تھی تلوار ہوا سے دبا لی کی طرح چل رہی تھی آخر پٹھانون نے یکبارگی
چارون طرف سے راجکمار پہ ہتھیار ڈالے اوسوقت عثمان پکار کر للکارا
کر خبردار راجکمار کو جان سے کوئی نہ مارے اس شیر ژیان میدان مصاف کو
زندہ دستگیر کرنا ہوگا یہ آواز راجکمار کے کان مین بھی پڑی مگر اوسوقت

کثرت زخمہاے کاری اور اجراے خون جراحات اور کتنا کشتی دلیرانہ
سے سراج تیر کا سر گھومنے لگا آنکھون کے روبرو اندھیرا چھا گیا سماعت مین
فرق آگیا ہاتھ سے بے قابو ہو گیا ایک تلوار ہاتھ سے گر گئی اور راجکمار
غش مین آکر ایک نعش مردہ کے اوپر گر گئی ان کے گرتے ہی چند سپاہی
سرپیچ وغیرہ اوتارنے کو دوڑے مگر عثمان نے سب کو روکا اور کہا کہ اگر کوئی
سراج تیر کی طرف نگاہ بھی اوٹھاوے گا اوسکا سر فوراً اوڑا دیا جاوے گا
یہ سنکر وہ سب گروہ شیطانی علیحدہ ہو گیا پھر عثمان اور ایک اور سپاہی نے
راجکمار کو وہان سے اوٹھا کر مکان کے اندر پلنگ پہ با سامان تمام لٹا دیا
کنور صاحب نے چار گھڑی پیشتر دل مین یہ خیال کیا تھا کہ تلوتما کے
ساتھ شادی کر کے اس پلنگ کے اوپر بہار وصال کے گلہرہ اوڑائینگے
کہ وہی پلنگ اب بستر بیماری ہوا ہے گویا سر تجا بنا ہے راجکمار کے
لٹانے کے بعد عثمان نے ایک سپاہی سے پوچھا کہ یہان سے عورتین کہان
گئین تم لوگ جا کر تمام قلعہ مین تلاش کرو اون مین ایک کنیز کہ نہایت
چالاک اور صاحب شعور ہے اگر وہ بھاگ جاوے گی تو خدا جانے کیا کیا
خرابی اور آفت برپا کرے گی اور خبردار بیرندر سنگہ کی دختر کو کوئی کسی طرح کی
زیادتی اور بے ادبی نکرنے پاوے اور اوسکو کسی نوع کی تکلیف و ایذا
نپہونچاوے یہ حکم پاکر سپاہی تمام قلعہ مین تلاش کر آئے مگر اون دونکا نشان

کہ ان ملتا تھا وہ تو جگت سنگہ کے پلنگ کے نیچے دم بخود ہوئی بیٹھی تھین
جب کہین اونکا پتہ نہ لگا تب اوسی مکان مین جستجو ہوئی اور ایک شخص چراغ
لیکر دیکھتے دیکھتے لگا پلنگ کے نیچے اونکو بیٹھا پایا عثمان اونکو دیکھکر ہنسنے لگا اور
کہا کہ تم پلنگ کے نیچے سے باہر نکل آؤ کسی طرح کا اندیشہ مت کرو ناچار بملا
اور تلوتما وہان سے نکل کر چہرہ پر برقعہ ڈال نیچے گردن کرکے بیٹھ گئین جس
شخص نے اونکو اول پلنگ کے نیچے دیکھا تھا وہ عثمان سے کہنے لگا کہ جناب عالی
اس غلام نے انکو تلاش کرکے نکالا ہے عثمان نے کہا تمکو انعام ملے گا۔ نام
تمھارا کیا ہے سپاہی بولا کہ غلام کا نام کریم بخش ہے مگر یہ نام ہمارا
کوئی نہین جانتا ہے ہم پہلے فوج مغل مین بھرتی تھے اسلیے آپکے فوج کے
لوگ ہمکو مغلونکا افسر کہکر پکارتے ہین بملا یہ بات سنتے ہی چونک اوٹھی اور اوسے
یاد آیا کہ ابھی رام سوامی نے ازروے جوتش دریافت کرکے بیرندر سنگہ سے
کہا تھا کہ مغلون سے تلوتما کو خطرہ ہے اسواسطے پوچھا تونکی جانب داری نکرنا
مغلونکی طرف رہنا یہ بات یاد کرکے چپ ہو رہی اور عثمان سپاہی سے کہنے لگا کہ کریم بخش
ہم تمکو یاد رکھینگے۔

سکتہ ہونا اور ہوش مین آنا راجکمار کا

مصرعہ دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ۔ عثمان نے اگرچہ مخالفت

تھا مگر راجکمار کی شفا مین ہمہ تن مصروف ہو کر اور اوسی وقت سے جراح اور
اطبا کو بولا کر معالجہ و مداوا مین کوئی دقیقہ نا مرعی نرکھا حتی کہ دوسرے روز
راجکمار کو کچہ ہوش ہوا آنکھہ کھول کر دیکھا کہ ایک بہت اچھی آراستہ محل مین
پلنگ کے اوپر آرام و استراحت مین ہین یہ مکان نہایت عالی شان
عمارت سنگین سے بنا ہوا فرش و فروش رنگین سے آراستہ اور اوس کے
اوپر گلاب پاش اور عطر دان وغیرہ اشیاے طلائی و نقرئی نہایت
خوش سلیقگی سے دھری ہوئی اور طرح طرح کی چیزین بوضع اسلوب جابجا طاقچون
اور چوکیون پر رکھی ہوئی دروازون اور بادانون پر سبز رنگ کے پردہ پڑے
ہوے جس سے شعاع آفتاب اندر نہ پھونچے اور تمام مکان عطریات اور
بخورات سے معطر اور مہک رہا تھا راجکمار نے دیکھکر خیال کیا کہ اس مکان
مین پہلے ہمارے آنے کا کبھی اتفاق نہین ہوا ہے اور ایسا معلوم ہوا کہ
ایک کنیزک گلاب سے چھڑکا ہوا پنکھا کرتی ہے اور ایک کنیز چپ چاپ مؤدب
سرہانے کھڑی ہے اور پلنگ کے پاس ایک عورت نازنین مہ جبین بیٹھی ہوئی
راجکمار کے زخمون پر مرہم لگاتی ہے اور قالین کے اوپر ایک شخص جوان پوشاک
ولباس امیرانہ سے آراستہ بیٹھا ہوا پان چبا رہا ہے اور ایک کتاب فارسی
ہاتھہ مین لیے مطالعہ کر رہا ہے اور کوئی کچہ گفتگو نہین کرتا سب بزنگ تصویر
خاموش ہین یہ حال دیکھہ راجکمار آنکھہ کھول کر چارون طرف دیکھنے لگے

اور کروٹ بدلنے کی خواہش کی مگر بسبب شدت زخمون اور درد شدید کے
کروٹ نہ لے سکے جو عورت مرہم لگا رہی تھی وہ راجکمار کا ارادہ کروٹ
بدلنے کا دیکھکر بکلام شیرین نہایت آہستگی سے بولی کہ آپ اضطراب اور
تعجیل نفرمایئے دل کو ثابت اور قائم رکھیے راجکمار آہستہ سے بولے کہ ہم
کہان ہین عورت نے جواب دیا کہ آپ کچھ بات چیت نکرین اور کسی
طرح کا وسوسہ دل مین نہ لائین آپ بہت اچھے مکان مین ہین پھر راجکمار
پوچھنے لگے کہ دن کس قدر ہے عورت بولی کہ سہ پہر کا وقت ہے مگر آپ خاموش
رہیے اور کچھ زبان سے نہ بولیے آپ کو جلد شفا ہو جاوے گی اور جو آپ
بولین چالین گے تو جلد آرام ممکن نہین ہے اور اگر آپ خاموش نرہینگے
تو ہم لوگ یہان سے اوٹھ جاوینگے راجکمار نے پھر پوچھا کہ تم کون ہو عورت
نے کہا کہ ہمارا نام عائشہ ہے یہ بات سن راجکمار خوش ہو کر اوسکی
صورت دیکھنے لگے اور دل مین خیال کیا کہ اس عورت کو ہمنے پہلے کبھی نہین
دیکھا ہے یہ عائشہ نواب قتلو خان کی دختر فرزانہ گوہر تھی جس اکیس برس کا
سن و سال زیبا صورت خوش جمال غیرت حور رشک پری آن و ادا عضو عضو
مین کوٹ کوٹ کے بھری حسن کا وہ عالم جسے دیکھتے ہی انسان لوٹ پوٹ
ہو جاوے انسان کیا بلکہ فرشتون کے یکلخت ہوش اوڑ جاوے بالفرض اگر
بدر کامل بہ برج آئے ایک نگاہ ڈالتے ہی تمام ہو جاوے فقط شوخ نگار سے

تازہ بہاری سرو قدے چون شمع منور ۔۔ شمع چہ شگفتہ شمع تجلی سرو چمن و سے سرو
خرامان ۔۔ قامت موزون شور قیامت جلوہ قامت صبح قیامت ۔۔ فتنہ و
آفت شوخی و شستگی تازہ و ادا رکارلب امان ۔۔ راجکمار کے دل مین عائشہ
کی صورت دیکھتے دیکھتے جلوہ حسن سرشار تلوتما کی یاد ہوئی بناے صبر و قناعت
برباد ہوئی دل فرط الم سے چاک چاک ہوا آہ سرد کھینچی دیدہ نمناک ہوا آہ کھینچتے ہی
تازہ زخمون کے ٹانکے ٹوٹے دیکھتے دیکھتے اونکی چھپکے چھوٹے زخم پھٹ کر خون جاری
ہوا غشی کا عالم طاری ہوا عائشہ یہ حال پرملال دیکھ جھپٹ کر اوس جوان
قالین نشین کے پاس جا آہستہ سے کہنے لگی کہ عثمان خان جلد حکیم کے پاس
آدمی بھیجو عثمان فوراً اوٹھکر حکیم کے بلانے کے لئے باہر گیا اور عائشہ
ایک چوکی پہ جو گلاب رکھا ہوا تھا وہ راجکمار کے منہ پر چھڑکنے لگی - اسی عرصہ
مین جراح آپہونچا اور بہت سی تدبیرون سے خون کو بند کیا اور دیگر علاج او
تدابیر اور طریق استعمال دوا وغیرہ عائشہ کو آگاہ کر دیا عائشہ نے حکیم سے آہستگی سے پوچھا
کہ راجکمار کی کیا حالت ہے - حکیم نے کہا کہ بخار شدت سے ہے یہ کہکر حکیم رخصت
ہوا عثمان اوسکے ساتھ جاکر علیحدہ پوچھنے لگا کہ راجکمار کی کچھ امید حیات ہے
یا نہین حکیم بولا کہ آثار ردی سے تو ایسا پایا جاتا ہے کہ شاید زندہ نہ بچین
اور اگر کچھ زیادہ تکلیف معلوم ہو تو ہمکو بلوا لینا یہ کہکر حکیم روانہ ہوا اور عائشہ
اور عثمان برابر راجکمار کے پاس بیٹھے رہے کبھی راجکمار ہوش مین آجاتے

تھے اور کبھی بیہوش ہو جاتے تھے اور حکیم بھی دفعہ بدفعہ آکر حال دیکھتا رہا اور عائشہ
نے سب کام چھوڑ کر صرف راجکمار کی خدمت پر کمر باندھ لی۔ اور تیمارداری میں
کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا اسی عالت مین جب آدھی رات گذر گئی ایک
کنیزک نے آکر عائشہ سے کہا کہ تمکو بیگم صاحبہ یاد فرماتی ہین عائشہ حسب الطلب
اپنی والدہ کے چار و ناچار جانے پر طیار ہو کر اوٹھ کھڑی ہوئی اوسکے ساتھ
ہی عثمان بھی اوٹھ کھڑا ہوا عائشہ نے پوچھا کہ تم کیون اوٹھے
عثمان نے کہا کہ رات زیادہ گذری ہے چلو ہم تم کو پہونچا آوین۔
عائشہ کنیزان و غلامان متعینۂ خدمت راجکمار کو بتاکید بلیغ ہوشیار
و آگاہ کر اپنی والدہ کے پاس روانہ ہوئی راستہ مین عثمان نے
پوچھا کہ آیا تم آج بیگم صاحبہ کے پاس خواب استراحت کروگی
عائشہ نے کہا کہ نہین ہم پھر راجکمار کے پاس واپس آوینگے
عثمان بولا کہ عائشہ تمھارے اوصاف و اخلاق خارج البیان
ہین ترحم و نیک طینتی مین تمھاری برابر اور کوئی نہوگا تم اپنے
دشمن قوی کے مجروح اور قریب المرگ ہونے سے اس قدر
اوسکے خدمت اور تیمارداری کرتی ہو گویا راجکمار کو از سر نو
زندگی بخشتی ہو عائشہ ہنس کر کہنے لگی کہ عثمان طائفہ نسوان کی تو
یہ عادت جبلی ہے کہ دوسرے کی خدمت بجان و دل بجا لاوین

اگر ہم سے کبھی خدمت نہ بن پڑے تو وہ داخل گناہ ہے۔ اور
خدمت ادا کرنے مین تو کچھ ثواب ہی ہے پس یہ امر کچھ ہماری
تعریف و توصیف کا نہین مگر تمنے جو اس دشمن زبردست کو معرکہ جنگ و جدل مین
مجروح کرکے اب شب و روز اوسکے علاج و معالجہ مین کوشش کرکے اپنا
عیش و آرام کھانا پینا ترک و فراموش کر رکھا ہے۔ یہ اوصاف تمھارے
البتہ قابل تعریف ہین عثمان ان اسباب کے سنتے ہی کچھ شرمندہ ہوکر کہنے لگا کہ
عائشہ جیسا تمھارا امزاج ہے ویسا ہی تم سب کا حال جانتی ہو ہمارا اعدا
راجکمار کی خدمت کرنے سے محتمل بہ ثواب نہین ہے اور نہ ہم اونکا آرام پانا
اور زندہ رہنا کار ثواب اور بہتر سمجھکر اونکی خدمت کرتے ہین بلکہ اصل منشا یہ ہے
کہ کنور جگت سنگہ کے زندہ رہنے سے ہماری بہت سے مطالب بر آمد ہونگے
اگر راجکمار مرجاوین تو ہم لوگونکا مطلب فوت ہوتا ہے ہنگامہ جدا ہو گرچہ
مہاراجہ مان سنگہ بھی کنور جگت سنگہ سے کچھ کم نہین ہین ایک شخص
کے ضائع ہوجانے سے دوسرا شخص اوسی ہمت اور طاقت کا اوسکے
قائم مقام ہوجاوے گا لیکن اگر کنور جگت سنگہ زندہ رہکر ہمارے پاس
رہینگے۔ تو مہاراجہ مان سنگہ کو ہم اپنے قابو مین لاسکتے ہین راجہ صاحب
البتہ اپنے پسر دلاور کے واسطے ہم لوگون سے صلح اور آشتی کرلینگے۔ بلکہ
شاہ دہلی بھی ایسی بہادر فرزند کے لیے صلح پر راضی ہو جاوین تو کچھ بعید نہین ہے

قطع نظر ازین اگر راجکمار ہماری خدمت گذاری سے رضامند ہوکر صلح و محبت
کے واسطے کوئی تدبیر کرین تو اونکی تدبیر ہرگز بیفائدہ نہوگی بالفرض اگر اور کچھ
بھی نہوگا تو راجکمار کے تندرست ہوجانے سے مہاراجہ صاحب تو ہمارے زیربار
احسان رہینگے۔ معرکہ رزم مین فتحیاب ہونا اور راجکمار کا زندہ رہنا ہم لوگون کے
حق مین مساوی ہے الحاصل ایسے ایسے امور کے خیالات سے ہم راجکمار کے
معالجہ مین تندہی کرتے ہین اور ایک بات اور بھی ہے کہ اکثر اشخاص کے
مزاج مین رحم غالب ہوتا ہے اول اگر کوئی امر کسیکے ضرر کا اون سے سرزد
ہوجاتا ہے تو پھر رحم کے پلہ پر آکر اوسکا دفیعہ نعم البدل مدنظر رکھتے ہین اور
یہ امر ضروری اور لابدی نہین ہے کہ کل فرقہ عورات کی خلقت ہی مین رحم
اور نکوئی مجمع ہووے یہ بات سنکر عائشہ نے مسنتے عثمان سے کہنے لگی کہ جب سب
آدمی تمہی خود مطلبی ہوجاوین تو پھر ثواب کہان اور ایمان کا کیا ٹھکانا
ہے عثمان نے تھوڑی دیر اور اور باتین ادھر اودھر کی کہکر آہستگی سے
کہا کہ ہم اگر خود مطلبی ہین تو اوسکی دلیل بھی ہمارے پاس موجود ہے عائشہ
نے یہ سنکر بجلی کی طرح نظر تیز عثمان کی طرف دیکھا عثمان نے کمال لجاجت
اور فروتنی سے کہا کہ ہم جو یہ امید کی شاخ ایک مدت سے ہاتھ مین لیے
ہوے ہین اسکو کب تک آب انتظار سے سینچین گے عائشہ نے جواب
دیا کہ اس بات کا ذکر تم ہمارے باپ کے روبرو کرو کوئی چیز اون کے

کے

پاس ایسی نہین ہے جو تمھارے دینے کے لایق نہو اور تمکو ندے سکین عثمان نے
کہا کہ ہم نے اس معاملہ کے کہنے مین تمھارے باپ سے کسیطرح کوتاہی نرکھی مگر
اونھون نے کچھہ بھی جواب نہین دیا بلکہ نواب صاحب نے بیگم صاحبہ سے ایسا وعدہ کیا ہے کہ
عائشہ اپنی خواہش دلی سے جسکے ساتھہ شادی کرنا منظور کریگی اوسیکے ساتھہ شادی کرینگے
مگر تمھاری طبیعت کا حال آجتک ہمکو معلوم نہین ہوا عائشہ یہ سنکر بہت ہنسی
اور کہنے لگی کہ عورتون کے دلکی بات مرد کب جان سکتے ہین مراد یہ کہ ہم جو
تمکو دل سے چاہتے ہین تم اوس سے مطلق واقف نہین ہو عثمان کا چہرہ یہ سنتے
ہی نور سرور سے منور ہوگیا اور کمال انبساط کہنے لگا کہ ہم تمھارے فدا
ہون سگے۔ تم ہمکو پیار کرو عائشہ کہنے لگی کہ ہم تمکو بھائی خیال کرکے
پیار کرتے ہین اور یہی بات ہمیشہ رہے گی چمن قدرت مین یہ جو گل سے بھی
نازکتر ہمارا وجود ہے اسمین صناع ازل نے ہمارے دلکو پتھر سے بھی زیادہ
سخت بنایا ہے یہ سنتے ہی عثمان کا موتھہ خشک ہوگیا اور دل مین نہایت
رنجیدہ اور کبیدہ خاطر ہو عائشہ کو اوسکے والدہ کے پاس پہونچا کر بادل
حرمان زدہ اپنی خوابگاہ کو چلا گیا اور ادھر راجکمار شدت بخار سے
بیہوشی کے عالم مین سوتے رہے المختصر دوسرے دن صبح کے وقت عثمان
اور حکیم معالج راجکمار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور عائشہ بیدا ہر کھڑی ہوئی
ہوا جھلتی تھی کنور جگت سنگھ اوسوقت دریاے بیہوشی مین غرق تھے اور

حکیم بار بار نبض دیکھتا جاتا تھا اسی اثنا مین حکیم کہنے لگا کہ آج رات کو بخار
فرو ہونے کے بعد راجکمار کا جینا محال ہے اوس وقت اگر نبض درست رہی تو
شاید بچ جاوین بخار اوترنیکا وقت قریب تھا اسواسطے حکیم دفعہ بدفعہ نبض کو
دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ نبض کم زور اور غیر محسوس ہوتی جاتی تھی اتنے ہی مین یکایک
حکیم کے چہرہ کا رنگ فق ہوگیا اور کہنے لگا کہ موت نزدیک آئی عائشہ اور
عثمان یہ بات سنتے ہی گھبرا کر بھونچکی رہ گئی پھر حکیم نے نبض دیکھی اور کہا کہ
اب زندگی مشکل ہے نبض مطلق نہین ملتی عائشہ کا چہرہ اوس وقت فرط الم سے زرد
ہوگیا اور دل کے اضطراب وبیقراری کی حالت وہی جانتی ہوگی کہ ناگاہ راجکمار
کی صورت بگڑ گئی ہاتھوں کے مٹھی بند ہو گئی آنکھوں کی پتلی اوپر کو چڑھ گئین
گردن ڈھلک آئی عائشہ کو یقین کامل ہوگیا کہ اب راجکمار تمام ہوتی
اوسیوقت حکیم نے جو دوا لئے ہوئے راجکمار کے بالین پر بیٹھا تھا اپنی اونگلی سے
راجکمار کا موتھ کھول کر حلق مین دوا ڈالی اوس دوا کا اثر پہونچتے ہی تھوڑی دیر
صورت افاقہ کی نظر آنے لگی مٹھی کھل گئین اور چہرہ کی رنگت بھی درستی پر آگئی
آنکھین جھپکنے لگین حکیم نے پھر غور سے نبض دیکھی اور دل مین بشاش ہوکر کہنے لگا
کہ اب کسی طرح کا اندیشہ نہین رہا وقت ٹل گیا اور بخار بھی اب فرو ہوگیا نبض
درستی پر آگئی ہے راجکمار اب تندرست ہوجاوینگے خوف مرگ نہین رہا ہے
اب ہمارا یہان بیٹھا رہنا چندان ضرور نہین ہے یہ دوا ایک ایک گھنٹہ کے بعد

آدھی رات تک پلانی رہنا یہ کہہ کر حکیم وہاں سے رخصت ہوا اور عائشہ اور عثمان بدستور
وہ دوا دہی میں مصروف رہی عثمان بھی دو چار گھڑی کے بعد اپنے مکان کو چلا گیا
عائشہ حکیم کی ہدایت بموجب دوا دیتی رہی کہ آدھی رات سے کچھ پیشتر
راجکمار کو ہوش آیا اور آنکھ کھول کر دیکھنے لگی اول ہی نظر عائشہ کی چہرہ
گلرنگ پر پڑی عائشہ نے راجکمار کے جانب دیکھ کر خیال کیا کہ راجکمار کچھ
کہنا چاہتے ہیں راجکمار بہت دیر تک عائشہ کو دیکھتا رہی اور پھر بکلام
آہستہ بولی کہ ہم کہاں ہیں عائشہ نے جواب دیا کہ آپ نواب قتلو خان
کے قلعہ میں ہیں تھوڑی دیر راجکمار کچھ سوچ کر پھر پوچھنے لگی کہ ہم یہاں
کیوں آئے ہیں عائشہ بولی کہ آپ درد کی شدت سے تکلیف میں تھے
راجکمار پھر کچھ سوچ کر سر ہلا کر کہنے لگی کہ کیا ہم مقید ہیں یہ بات کہتے ہی
راجکمار کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور تیوری چڑھ گئی عائشہ نے
کچھ جواب نہیں دیا اور دیکھنے لگی کہ راج پتر کی طبیعت اب درستی پر آگئی ہے
پھر راجکمار نے پوچھا کہ تم کون ہو —
عائشہ — ہم عائشہ ہیں —
راجکمار — عائشہ کون —
عائشہ — قتلو خان کی دختر —
راجکمار کو بسبب ضعف و نقاہت کے زیادہ بولنے میں تکلیف ہوتی تھی

اسلیے ٹھہر کر گفتگو کرتے تھے تھوڑی دیر کے بعد پھر پوچھنے لگے کہ ہم کتنے روز سے یہاں ہین —

عائشہ — چار روز سے —

راجکمار — گڈہ مندارن مین اب تک تمھارا ہی عمل و دخل ہے —

عائشہ — ہان —

راجکمار — بیرندر سنگھ کا کیا حال ہوا —

عائشہ — وہ قید ہین کل اونکے واسطے کچھہ تجویز ہوگی —

راجکمار — اس بات کے سننے سے نہایت رنجیدہ خاطر ہوے اور پھر پوچھنے لگے کہ اور قلعہ کے رہنے والونکا کیا حال ہے عائشہ نے سوچکر جواب دیا کہ ان باتون سے ہمکو کچھہ آگاہی نہین ہے راجکمار پھر آہستہ سے کچھہ کہنی لگی مگر زبان سے صرف اتنا ہی کلمہ نکلا کہ تلوتما عائشہ نے یہ سنتے ہی جھٹ پٹ دوا کا پیالہ راجکمار کے منہ کو لگا دیا راجکمار دوا پی گئے اور اوٹھتے بیٹھتے جو عائشہ کی کانون مین بالی جھوک کھاکر ہلتی تھی اونکو دیکھتی رہی اور پھر کہنی لگی کہ ہم اسوقت ایک خواب دیکھتے ہین کہ کوئی عورت نازنین مہ جبین نہایت حسین ہمارے سامنے کھڑی ہے تم ہو یا تلوتما ہے عائشہ بولی کہ آپ نے تلوتما کو خواب مین دیکھا ہوگا اسکے بعد راجکمار کی آنکھ لگ گئی اور کچھہ نہ بولے +

قتل ہونا بیر بندر سنگہ والی قلعہ گڈہ مندارنکا

رباعی

این عمر کہ بیتاب ہبینی او را ٭ نقشے ست کہ بر آب ببینی او را ٭
دنیا خوا ہے و زندگانی در وے ٭ خوابیست کہ در خواب ببینی او را ٭

قادر مطلق کی قدرت رنگا رنگ ہے بڑے بڑے مدبرونکی عقل اس مقام پہ دنگ ہے اوسکی مشیت مین دم مارنے کی جا نہین خواہش ایزدی مین کسیکا کچہہ چارا نہین تعز من تشاء جسکو چاہتا ہے جلیل و عزیز کرتا ہے وتذل من تشاء پھر آپ ہی ذلیل و ناچیز کرتا ہے مصداق اسکا حال پر آفت وملال بیر بندر سنگہ کا ہے کہ کل جسکے نیچے بستر قاقم ودیبا تھا آج اوسکا خاک پر بستر ہے الغصہ قلعہ گڈہ مندارن کی مفتوح ہونے کی چار روز بعد دو پہر کے وقت قتلو خان کا دربار عام ہوا چپ و راست اہلکار وملازمین اپنے اپنے رتبہ اور پایہ پر ایستادہ ہوے اور سامنے بہت سے اشخاص تماشائی منتظر وقت کھڑے کہ دیکھیے بیر بندر سنگہ کے حق مین آج کیا حکم ہوتا ہے اسی ما بین مین چند سپاہی شمشیر برہنہ لیے ہوے بیر بندر سنگہ کو پا بجولان قتلو خان کے روبرو لاے اوسوقت بیر بندر سنگہ بکمال بیباکی جوانمردانہ سامنے اکر کھڑا ہوا انہایت طیش و غضب سے منہ اوسکا تمتما رہا تھا انکھون سے آگ برستی تھی بفرط غصہ ہونٹھونکو دانتونسے چباتا تھا قتلو خان نے بیر بندر سنگہ سے پوچھا کہ تم ہم سے کسواسطے منحرف

ہو گئے بیرندر سنگہ نے نہایت تیزی سے جواب دیا کہ ہم تم سے راضی اور
تمھاری مطیع ہی کب تھی اوسوقت ایک چوبدار بیرندر سنگہ کی طرف خطاب
کرکے بولا کہ دست بستہ ہوکر تعظیم و ادب سے جواب دو بیرندر سنگہ اوسکی جانب
نگاہ خشم آلودہ سے دیکھکر بےبسی کی حالت مین خاموش ہو رہا پھر قتلو خان نے
کہا کہ تم نے پانچ ہزار اشرفی اور ایک ہزار فوج کسواسطے ہمارے حضور مین نہین بھیجی
بیرندر سنگہ نے بےباکانہ جواب دیا کہ تم سلطان وقت سے برگشتہ و باغی ہو تم کو
دزد شاہی کہا جاوے تو بجا ہے پھر ہم تم کو کیونکر فوج اور روپیہ دیتے یہ سنکر
سب حاضرین کے دل کانپنے لگے اور آپس مین کہنے لگے کہ بیرندر سنگہ کیسے بےخوف
ہوکر سخت جواب دیتا ہے گویا اپنے سر دینے کی آپ ہی تدبیر کرتا ہے اور
قتلو خان بھی غصہ مین آکر تھرتھرانے لگا مگر پھر مقابل ہوکر بولا کہ تم ہمارے زیر حکومت
ملک مین رہکر مغلون سے کیون ملے بیرندر سنگہ نے پھر سختی تمام جواب دیا کہ تمھاری
حکومت ہی کہان ہے قتلو خان اس کلام کو سنکر نہایت غیظ و غضب سے بولا
کہ شریر و بدمعاش تو اپنے کئے ہوے کا آپ ثمرہ پاوے گا تو اپنے پیر پر اپنے
ہاتھ سے کلہاڑی مارتا ہے ابتک تیری زندگی کی توقع تھی مگر اپنے گنوارپن سے
تو اپنے منہ موت کو بلاتا ہے بیرندر سنگہ تلملا کر کہنے لگا کہ قتلو خان ہم جو پیرون مین
زنجیر پہنکر تیرے پاس آئے ہین تجھہ سے رحم و عنایات کی توقع دل مین رکھکر
نہین آئے ہین تیری مہربانی سے جینا مرنا ہمکو برابر ہے اگر تو صرف ہمکو ہی قتل

کہ کے صبر کرتا اور خاموش رہتا تو ہم تجکو دعا ہویکہ جان بچان آفرین سپرد کرتے
لیکن تاسف تو یہ ہے کہ تونے ہماری پاکیزہ خاندان کو داغ لگایا یہ بات کہتی کہتے
رقت سے ہیرندر سنگہ کے آنسو جانے لگی مگر یہ کمبخت قتلوخان ایسا سخت دل
تھا کہ ہیرندر سنگہ کا یہ حال دیکھکر اوسکو مطلق رحم نہ آیا بلکہ خوش ہوکر کہنے لگا
کہ ہیرندر سنگہ تیری موت نزدیک ہے اب ہمسے تو کیا چاہتا ہے ہیرندر سنگہ
نے پھر ویسی ہی سختی سے جواب دیا کہ ہم تجہسے کچھہ نہین چاہتے صرف یہ درخواست
ہے کہ تو ہمارا سر اوڑادے قتلوخان بولا کہ دلجمعی رکھو ایسا ہی ہوگا مگر تو بوقت
مرگ اپنی عزیزہ دختر سے نہین ملوگی اس بات کی سنتے ہی سب حاضرین کے
کلیجے رقت سے پھٹنے لگے اور اکثر اشخاص کے آنسو نکل پڑے مگر ہیرندر سنگہ
غصہ مین لال ہوکر بولا کہ اے بیدرد قتلوخان مرے ہوے آدمی کو میرون سے
کیون ستاتا ہے اب ہم تیرا کچھہ نہین کر سکتے ہین مگر بروز عدل داور مطلق
کے روبرو ہمارا تیرا انصاف ہوگا یہ بات قتلوخان کے دل مین برچھی سی
لگ گئی اور غصہ سے پکارا کہ بلاؤ جلاد کو اسکا سر اوڑادے یہ سنکر سب
دیکھنے والے حیران و ششدر ہوکر نقش دیوار کی طرح خاموش ہو رہے آخر
حسب الحکم قتلوخان سپاہیان محافظ ہیرندر سنگہ کو قتل گاہ مین لے گئے اسی
اثنا مین عثمانخان مقتل مین ہیرندر سنگہ کے پاس پہونچا اور اوسکے کان مین
کچھہ بات کہکر ایک چٹھی حوالہ کی ہیرندر سنگہ نے چٹھی کھولکر دیکھی معلوم ہوا کہ

بملا کی لکھی ہوئی ہے پھر پڑھکر کچھہ ناراضی سے ناک چڑھا چین بچین ہو پھاڑکر
پھینک دی عثمان بیٹھے ہوے پرچہ اوٹھا کرلے گیا اور جلاد کو کہا کہ جب تک
ہم نہ آوین انکو قتل نکرنا جلاد نے عثمان کی حکم کی تعمیل کی اور عثمان وہ پرچہ لیکر
زنانہ محل کیجانب گیا وہان ایک درخت کی آڑ مین بملا برقع منہ پر ڈالے
ہوے کھڑی تھی عثمان نے اوس سے جاکر حال چال کرنے چٹھی کا بیان کیا بملا
بکمال لجاجت کہنے لگی کہ آپ کو ہم بہت تصدیعہ دیتے ہین اور آپ ہی ہمارے
اس حال افتال کی امید اہوے ہین آپ کو مناسب ہے کہ ہماری عرض قبول
کرکے جو ہمارا التماس ہو وہ منظور فرماوین اور صرف درخواست یہی ہے کہ آپ
ایک مرتبہ ہمکو بیرندر سنگھ سے ملادین عثمان نے یہ سنکر کچھہ جواب ندیا تب بملا
نہایت دلشکنی سے بولی کہ خیر اب آپ ہماری عرض پذیرا کرین یا نہ کرین ہم لوگ
بیکس اور بیبس ہین سواے پروردگار کے اب ہمارا کوئی پرسان حال
نہین ہے عثمان کہنے لگا کہ تم نہین جانتی ہو یہ کیسا سربازی کا کام ہے اگر
قتلو خان کو اطلاع ہوجاوے گی تو ہمکو فوراً مروا ڈالے گا بملا بولی کہ آپ
ایسی بات خلاف قیاس کیون فرماتے ہین قتلو خان کی یہ مجال نہین ہے
جو آپ کو کچھہ کہہ سکے عثمان نے کہا کہ تم قتلو خان کے مزاج سے واقف نہین ہو
مگر خیر چلو ہم تمکو بیرندر سنگھ کے پاس لیچلتے ہین فی الجملہ بملا عثمان کے ساتھہ بیرندر سنگھ
کے پاس پہونچی اور وہان جاکر کھڑی ہوگئی بیرندر سنگھ اوسکو دیکھکر ایک فقیر

براہمن سے کہ وہ ابھی رام سوامی تجسے گفتگو کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اے گوردیو
مہاراج ہم اب اس جہان فانی سے اور آپ سے رخصت ہوتے ہین اور
آپ کو کیا کہکر جاوین ہمکو اس جہان مین اب کسی چیز کی خواہش نہین رہی
ابھی رام سوامی نے بملا کی جانب اشارہ کرکے بیربندر سنگہ سے کہا کہ وہ بملا
کھڑی ہے بیربندر سنگہ اوسکی طرف دیکھنے لگی اوسی وقت بملا چہرہ سے برشع
پھینک کر بیربندر سنگہ کے پیرون مین آپڑی بیربندر سنگہ نے آہستہ سے کہا کہ
بملا اوسنے کہا کہ خاوند یہ لفظ زبان سے نکلتی ہے بملا باولیونکی طرح زمین پہ
لوٹنے لگی اور کہنے لگی کہ اب ہم اس جہان مین کسکو اپنا خاوند کہا کرینگے
اے خاوند عزیز تم ہمکو چھوڑکر کہان جاتے ہو بیربندر سنگہ کی آنکھون سے
اوسوقت پانی جانے لگا ہاتھہ پکڑکے بملا کو اوٹھایا اور کہا کہ بملا اسوقت
تمہکو کیون رلاتی ہے دشمن دیکھکر دل مین تصور کرینگے کہ نامرد ہی مرنے
سے ڈرتا ہے بملا چپ ہو رہی بیربندر سنگہ پھر کہنے لگا کہ ہم تو جاتے ہین ہمارے
پیچھے ہی تم بھی آجاؤ بملا نے کہا کہ نہین تھوڑے دن بعد آونگی پہلے اسبات کا
عوض لے لین پیچھے دیکھ لین گے۔ یہ سنتے ہی بیربندر سنگہ کا چہرہ خوشی سے شگفتہ
ہوگیا اور کہنے لگا کہ بملا تمھارے ہاتھہ کی چوڑیان ہم اپنے ہی ہاتھہ سے
اوتارتے جاوینگے بملا نے کہا کہ پہلے بائین ہاتھہ کی چوڑی اوتارو بیربندر سنگہ
نے اپنے ہاتھہ سے اوسکی چوڑی چھوڑکر سہاگ کو جواب دیا بعدہ بملا نے

تمام زیورگران بہا جو پہین رہی تھی توڑ مروڑکر اوسی جگہہ پہینک دیا اور بدہو اگلشن یعنی عورت بیوگان بناکر کہا کہ اب ان ہاتھون مین چہوری کی چوڑی اور گردن مین تلوار کا حمائل پہنینگی بیرندر سنگہ خوش ہوکر کہنے لگا کہ مجکو تم سے یہی امید ہے پر بیشتر تمھاری من کامنا پورن کرینگی اوسیوقت جلاد کہنے لگا کہ اب ہم زیادہ توقف نہین کرسکتے ہین بیرندر سنگہ نے کہا کہ بہلا اب تم جاؤ ہم چلتے ہین بملا نے کہا کہ نہین ہماری آنکھون کے روبرو مجکو بیوہ ہونے دو تمھارے خون مین ہم اپنے دلکا خوف نکالین گے یہ کہکر بملا آواز درد آمیز سے زار زار رونے لگی اوسوقت کی حالت رنج و الم حاضرین کا دل ٹکڑے ٹکڑے کرتی تھی بیرندر سنگہ نے جلاد کو اشارہ کیا کہ ہان بملا دیکھنے لگی جب جلاد نے شمشیر اوٹھائی بملا نے آنکھہ بند کرلی پہر آنکھہ کھولکر دیکھا کہ بیرندر سنگہ کا سر خون سے بہرا ہوا بدن سے علیحدہ پڑا ہے بملا دیکھتے ہی بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑی اور مطلق طاقت حرکت نرہی آخر عثمان نے اوسکو اوٹھاکر زنانہ محل مین پہونچایا —

حال شدائد قید بملا اور تلوتما کا

شعر بارہا دیدیم وضع دہر را دیدن نداشت ٭ جز گل عبرت درین بستان سرا چیدن نداشت ٭ بیمہری زمانہ جفا کیش ستمشعار کا بیان ہے بیوفائی

دنیائے دنی کی عبرت خیز داستان ہے درد انگیز حکایت ہے راوی کی روایت
ہے کہ نواب قتلو خان کا یہ دستور تھا جب کسی حصن حصین پر فتح پاتا تھا یا کسی مقام کو
تصرف و تصرف میں لاتا تھا وہان جو عورت جمیل و حسین خوبصورت و نازنین
ہوتی اپنے خاص پلنگ کے لیے داخل محلسرا فرماتا تھا چنانچہ گڑھ مندارن پر
جب دوسرے کوس لمن الملکی بجایا اوس سے دوسرے دن وہان کے قیدیان شکستہ
دل خستہ حال کی سنبھال کا خیال آیا اون اسیران خاک بسر تفتہ جگر میں یہ
دونون گرفتۂ بخت نشیب سے بے وارث و مددگار نکلا اور قتلو کا بھی بحال
تباہ و زار اسیر و گرفتار تھیں انکے کمال حسن و جمال معنی کو دیکھکر بھلا وہ ارث نعمت
فتح پائی یہ دولت غیر مترقبہ خدا داد پائی سجدات شکر ادا کیے بارگاہ منعم حقیقی
میں گردن جھکائی اور حکم دیا کہ ان دونونکو علیحدہ علیحدہ مکانون مین نظر بند
رکھا جاوے ایک دوسرے سے مل نسکے بول چال مین کھلنے نپاوے دیکھو
چرخ شعبدہ انگیز کیا زمانہ سفاک ستم دون نواز یہ بھی نہ دیکھ سکا کہ یہ دو خانمان
خراب تباہ و برباد اسیر پنجۂ ظلم و بیداد سوختگان آتش رنج و الم تفتہ دروہان
بادۂ حسرت و غم باہم کر بیٹھکر دو ۲ حرف غمگسار اور خاطر بیقرار کا کچھ تو غبار نکالین
سچ ہے شعر فلک از رشک نگذارد دو یکجا خود دو همدم را ؎ که یک ساز بکند
ساز و صدا باد دام تو ام را ؎ فرد پھینکے ہے منجنیق چرخ تاک سنگ تفرقہ
بیٹھکر ایکدم کہین ہم دو جو ہمکلام دو ؎ اوس گرفتار دام بلا یعنی بیچاری

سلوتما کا حال زار قید تنہائی کا آزار خارج از تاب بیان ہے ہنگام تحریر قلم کے
آنکھوں سے اشک سیاہ رواں ہے تفصیل میں جگر خامہ شق ہوتا ہے کاغذ کا
رنگ فق ہوتا ہے وہ ناز پروردہ نعمت کی پلی ہوئی کس محنت مصیبت میں
گرفتار ہے پاس کوئی یگانہ ہے نہ دوستدار ہے شعر دشمنے ہمدم نہ آشنائے
ہست ۞ عجیب واقعہ و طرفہ ماجرائے ہست ۞ آہ کے سوا کوئی ہمدم نہیں
بجز بیکسی کوئی محرم نہیں دم سرد انیس رنج و تعب غمخوار ہیں گریہ و بکا ہمدرد
نالہ و آہ یار غار ہیں حالت از بس تباہ ہے لب پہ ہر دم نالۂ جانکاہ ہے
نزاکت سے کو فرش گل پر قدم رکھنا ناگوار تھا سیر گلزار نازبو قلمون سے
اوسکا بستر از خار تھا قصر بیت کوئی دلنشین کی جگہ گوشۂ تنگ و
تار ملا اوس پروردۂ آغوش ناز و نعمت کو جفا سپہر سے کیا کیا نہ آزار ملا
تصویر راجکمار کی یاد غضب پیدا کرتی ہے اوس سوختۂ آتش حسرت کی
رہی سہی خاک برباد کرتی ہے چشمۂ چشم سے ایک جیحون خون جاری ہے کشتی تاب
و توان طوفان زدہ بیقرار ہے کوئی غمگسار نہیں جو ذرا آنسو پونچھے کوئی
ہمدرد نہیں جو کچھ بھی تسکین دے نہ سپہر عاشق کش سے اور بیچاری
سکے سر پر آسمان ٹوٹ پڑا ہے زمین پیروں کے نیچے سے نکلی جاتی ہے نیچے او
کس طرح چین نہیں آتی ہے دل و جگر سینے میں قتل بسمل ہیں جو چھو جان
ہے یہ اشعار لب پر رواں ہیں اشعار تجھے فرقت کی اسیری سے رہائی ہوئی

کاش عیسی کے عوض موت ہی آئی ہوتی + ابر رحمت سے تو محروم رہی کشت
مری + کوئی بجلی ہی فلک تو نے گرائی ہوتی + اور ایک طرف وہ بیاری خصم
کی ماری سرگردان بادیہ رنج و عنا خراب بادہ آفت و بلا سینہ فگار دلریش جور
کشیدہ زمانہ جفاکش اسیر زندان مصیبت و غم قفاستہ سرہنگان رنج و الم
ہوش باختہ حیرت خانۂ دنیا کم بخت بدنصیب مبتلا ملول و غمگین مغموم و حزین
نیم بسمل کیطرح تلپان آنکھون سے اشک خونین روان سر کھلے منہ پہ بلا سے لئے
از ماست کہ بر ماست کی شکایت سے لب بند کئے زار و نزار زندگی سے
بیزار ہر در و دیوار سے سر دے مارتی تھی نالہ و فغان سے کام تھا آہ آہ
پکارتی تھی ہچکی لگی تھی نالہ گرہ گلو ہوا تھا بیقراری سے قطرۂ سیماب ہر آنسو
ہوا تھا کوئی مونس تھا نہ غمگسار تھا صرف آہ تھی یا نالہ شعلہ بار تھا **شعر**
نہ مونسے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم + حدیث دل بہ کہ گویم عجب غمے دارم +
کہان وہ سج دھج کی پوشاک نوکیلا چٹکیلا لباس کہان وہ زیور حسن افروز
غارتگر ہوش وحواس سر پھوٹا ہوا خون جاری ہے ہر وقت شغل اشکباری کا
ہے سو سو طرح کے رنج و قلق سہتی ہے زبان حال سے بسوز و گداز کہتی ہے
بیت کسکو اب زیر فلک طاقت رسوائی ہے + کاش شق ہو وے
زمین اور سما جاؤن مین + **شعر** درین دیار نہ یارے نہ غمگسارے ہست +
بیا اجل تو مرا ضرور کارے ہست + آہ دیکھو دنیا سراسر فسانہ عبرت ہے

عاقلون کے لیے در پردہ نصیحت ہے یعنی زمانہ کا ایک رنگ پر قرار نہین اسکی
کوئی صورت بھی پایدار نہین دنیا نقش بر آب ہے عالم یکسر عالم سراب ہے
بیوفائی دنیا مشہور زمن ہے جو اسپر اعتماد کرے محض کودن ہے جب زمانہ کا رنگ
دگرگون ہوتا ہے ہاتھون مین رنگ حنا محض خون ہوتا ہے رنج و محن ہر آغاز کا
انجام ہے عیش و عشرت صرف برائے نام ہے بھولے ہین جو اسپر اعتبار
کرتے ہین بھولے ہین جو اسکا دم بھرتے ہین جھوٹا اسکا تمام دھندا ہے
سچا بس ایک نام خدا ہے رباعی دنیا کہ پراگندگیش اسباب است
آرام درو ہمچو سیماب است بحریست کہ موج او پریشانہاست
انجا دل جمع گوہر نایاب است القصہ بحالت پرملالت مین بلا آمد عثمان خان کی
منتظر تھی اوس مرد خلیق باہمت سے کچھ اپنے حال پر اختلال کی گفتگو مد نظر
تھی البتہ عثمان خان مرد عقیل و فہیم اولی العزم صاحب ہمت شگفتہ دل خندہ
پیشانی اہل دل صاحب ایمان تھا اپنی ایمانداری و ترحم مزاجی سے باوجود
فتحیابی کے بھی دشمن مغلوب پر کسیطرح جور و تعدی زیادتی و جبر روا نہین رکھتا تھا
معاملہ فہمی و رساکاری و حسن تعقل و فہم و فراست مین معاصران و دانایان
وقت سے گوے سبقت لے گیا تھا قتلو خان کا برادر زادہ حقیقی اور
اوسکی طاقت و تقویت کا باعث قوی تھا یہ اسیکی تدابیر حسن و راے
صائب کا نتیجہ تھا کہ جو قتلو خان نے تا حاصل دامو درندی تمام ملک اپنے

اپنے قبض و دخل میں کرلیا تھا اور ہرچند عثمانخان مکان حرم خاص قتلو خان میں
کہ جہاں بملا نظر بند تھی نہیں جا سکتا تھا لیکن اور تمام محلات زنانہ میں آمد و رفت
رکھتا تھا اور جملہ قبائل اور عشائر و اقربا و ملازمین نواب کی اوسکو بمنزلہ نواب
جانتے تھے اور اوسکے حکم کو بسر و چشم مانتے تھے اگر قتلو خان بذات خود
بہ نسبت اون دونون مظلوم بملا اور تلوتما کے ایسا حکم نہ دیتا تو یقین تھا
کہ عثمان کے حسن سلوک سے یہ بیگناہ اس عذاب الیم اور بلائے عظیم میں
مبتلا ہوتین اور بسہولیت صاف رہا ہو جاتین بلکہ جب عثمان کو یہ دریافت
ہوا کہ بملا بیر بندر سنگھ کی زوجہ ہے تب اوسکو کمال افسوس و قلق ہوا مگر تیر
قضا کے لیے کوئی سپر نہیں ہے کچھ نہیں کرسکتا تھا ناچار رہتا المدعا
قتل بیر بندر سنگھ سے دو روز بعد تک جب بملا نے عثمانخان کی انتظار دیکھی
اور وہ نہ آیا تب ناچار اوسنے اپنا کچھ زیور اوتار کر قتلو خان کے ایک کنیزک
کے حوالہ کیا اور کہا کہ جیسی تم نے پیشتر ہماری بات عثمانخان سے جاکر کہی تھی
ویسی ہی ایک مرتبہ اور بھی جا کر کہدو کہ ہم ایک مطلب کے واسطے اون سے
ملا چاہتے ہیں اس دفعہ ملکر پھر ہم کبھی ملاقات کی درخواست نہیں کرینگے
کنیزک نے طمع خواہ ترحم سے بملا کے منشا کے موافق عمل کیا عثمان نے جواب
بھیجا کہ ہمارا وہان آنا بملا کے پاس مناسب نہیں ہے مگر بملا ہمارے پاس
یہان آجاوے بملا نے کنیزک سے یہ جواب سنکر کہا کہ ہم کس صورت سے

وہان جا سکتے ہین کنیزک بولی کہ اس امر کی تجویز عثمان خان نے کرلی ہے آخرش اوسی روز شام کے قریب عایشہ کی والدہ آکر ایک خواجہ سرا کی حفاظت مین بملا کو عثمان خان کے پاس لے گئی عثمان نے بملا سے پوچھا کہ تم اور کیا چاہتی ہو اگر ہمارے حیطہ امکان مین ہوگا تو البتہ ہم دریغ نکرین گے بملا بولی کہ ہماری ایک جزوی درخواست ہے لیکن اول آپ یہ فرمائیے کہ کنور جگت سنگہ جیتے ہین یا نہین +

عثمان ہان جیتے ہین —

بملا خود مختار رہین یا قید —

عثمان — محل مین قید ہین اور شدت درد زخم و جراحات سے سخت تکلیف مین ہین —

بملا نے یہ سنکر ایک آہ سرد بھری اور آب دیدہ ہوکر عثمان سے کہنے لگی کہ ہمارے یگانہ و آشنا تجھے کیا سب ہی کے واسطے پروردگار نے ایسی تکالیف تجویز فرمائی تھی بہرحال رضائے مولے از ہمہ اولے مگر اب جو راجکمار بستر بیماری سے صحیح و سالم اوٹھین تو آپ براہ لطف یہ ہماری تبری راجکمار کے پاس پہونچا دین تاکہ اسکو آپ اپنے پاس ہی رکھین صرف یہی ہماری درخواست و آرزو ہے اور ہم کچھ نہین چاہتے عثمان نے چٹھی ہاتھہ مین لیکر پھر واپس کردی اور کہا کہ یہ کام ہمارے اختیار سے باہر ہے

راجکمار اگرچہ محل مین ہین مگر اونکو پاس چٹھی وغیرہ پہونچانے کا مطلق حکم نہین
ہے بھلا نے کہا کہ اس چٹھی مین آپ لوگونکی کچھہ خبر یا کوئی حال درج نہین ہے
پھر آپ کو اسکے پہونچا دینے مین کیا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے عثمان نے کہا کہ
اگرچہ اور اکثر امورات مین ہم چچا کی بات نہین مانتے ہین الا اس امر مین
ہم کچھہ دخل نہین دے سکتے قبول کیا کہ تمھاری چٹھی مین کوئی ایسی بات درج
نہین ہے مگر بغیر حکم چچا کے اس امر مین ہم کیونکر مبادرت کرین بھلا یہ سنکر
دل مین مایوس ہو کہنے لگی کہ آپ اسکو کھولکر پڑھہ لیجیے گا بعد مطالعہ اگر اسکا دینا
نامناسب ہو تو اختیار رہے فی الجملہ عثمان حسب درخواست بھلا کے چٹھی
کھولکر پڑھنے لگا —

مضمون چٹھی

لکھا تھا کہ پیارے راجکمار آپسے ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اپنا حال کسیوقت
موقع پر آپسے ظاہر کرینگے سو ہمنے آپ اپنے اظہار حال کا موقع پایا ہے
ہمنے اپنے دل مین یہ ٹھان رکھا تھا کہ ہماری پیاری تلوتما جب آپکے
راجکمار کی رانی ہوگی اوسوقت اپنا حال ظاہر کرینگے مگر اب اوس بات کا
بالکل بھروسا جاتا رہا چند روز بعد آپ سن لینگے کہ تلوتما کا نام بھی صفحہ زمین پر
نہین رہا اب ہم لوگون کے ایام زندگی آخر ہو چکی ہین جینے سے مایوس ہوگئی
ہین اسلیے آپکو یہ چٹھی لکھتے ہین کہ مبادا دل کی دل ہی مین رہ جاسے

ہم گنہگاران سراپا قصور نے ایسے ایسے خراب و نالائق و بد انجام کام
کئے ہین کہ یقیناً بعد از مرگ لوگ ہمکو بکلمۂ خیر یاد نہین کرین گے بدی سے
انگشت نما کرین گے ایسا کوئی شخص ہمکو نظر نہین آتا کہ اوسوقت ہماری بدنامی
کا داغ مٹا کر نیک کرداری کی گواہی دے البتہ ایک آدمی [illegible] ہم سے آگاہی
ہین سو اون سے ہمارا حصول مطلب معلوم وہ ہمارے صفحۂ حال سے
نقش بدی نہین دھو سکتے بلکہ نظر آتا ہے کہ وہ خود ہی چند روز مین دنیا کے
جھگڑے جھانٹونکو چھوڑکر ریاضت مین مشغول ہون صحرا نشینی اختیار کرین
راجکمار آپ اس سراپا گناہ کو کبھی کہا کرتے تھے اب آپ ہی بیگناہ سے
کہ آپ اس لفظ کو نباہ کرین اور کس سے امید رکھی جاے مصیبت زدونکا
نصیب ہی برگشتہ ہے افسوس جو شخص کہ ہمارا مددگار و شفیق حال زار تھا اوسکو
بھی ہماری نحوست اور طالع اور بدنصیبی نے یہان تک اثر کیا کہ وہ خود انواع
تکالیف و درد و رنج مین گرفتار ہے راجکمار اس کنیزک پر گناہ کو آپ گوشۂ
خاطر عاطر سے فراموش نکرین اور جب ہماری غیبت مین لوگ کہین کہ بھلا یہ خلق
تھی کنیزک تھی بیسوا تھی نفس امارہ کی پیروی سے روز و شب ہمراہ گناہون مین
مصروف رہتی تھی تب آپ یہ جواب دین کہ وہ کنیزک نہین تھی بیسوا نہین تھی بلکہ
نہین تھی زوجہ تھی کہ جسکو پدر سنگہ مقتول نے [illegible] لی تھی اپنی زور آوری و ظالمی سے اوس
بہنت نصیب کے ساتھ حسب رسوم مذہب و شاستر اوسنے شادی کی تھی اور

ایکبار بھی اوسنے کسیطرح کی دغا وبے ادائی اونکے ساتھ نہین کی اگرچہ امر ہو کہ اسقدر عرصہ تک یہ بات ظاہر نہین ہوئی اب اس امر کا کیونکر یقین کیا جاوے اور ایسی کون گھر والی منکوحہ عورت ہے کہ کنیز کی طرح رہتی ہو سو اس شک کے رفع ہونے کے لیے ہم اپنا مفصل حال لکھتی ہین آپ اسکو بچشم دل ملاحظہ فرماوین وبگوش جان سنین حال یہ ہے کہ اس گڈھ منڈارن کے متصل ایک گانوہے اوسمین ستی سکھر بھتا چارج نامی ایک برہمن کسی دولتمند شخص کی بیٹی رہا کرتی تھی یہ ستی سکھر بایام جوانی تمام علوم و فنون وشاستر وغیرہ کو بمحنت تمام تحصیل کرکے عالم وفاضل ہوگئے مگر ظاہر ہے کہ جو نقش قلم تقدیر سے صفحہ پیشانی پر لکھا گیا وہ کسی حالت مین محو نہین ہو سکتا ہے آپ علم وفضیلت اوسکو کسی عنوان سے نہین محو ہو سکتا ہے گو پروردگار نے ستی سکھر کو جملہ علوم مین پایگاہ عظیم عطا فرمائی مگر اسکے ساتھ ایک عیب بھی ایسا لگا دیا کہ ابناے زمان کے نگہون مین جو موجب بدنامی اور حقارت کا ہوتا ہے گڈھ منڈارن مین ایک شخص راجپوت ہیرند سنگھ کی باپ کے یہان سرشتہ ملازمین متوسل تھا اوسکی ایک لڑکی نہایت حسین وصاحب جمال تھی اور اوسکا شوہر کسی راجہ کی فوج مین نوکر اور مدت سے گھر چھوڑ کر پردیس مین گیا ہوا تھا ایک روز وہ عورت ستی سکھر کی نظر پڑ گئی اونھون نے اوس سے راہ ورسم محبت کی پیدا کر لی تھی کہ ستی سکھر سے وہ حاملہ ہوگئی جیسے ولی ہوئی

آگ ایک دفعہ ہی بھڑک اوٹھتی ہے ویسی ہی عشق و محبت بھی چھپا نہیں رہتا ہی
آخر ظاہر ہوجاتا ہے وہ شعر عشق مشک کھانسی کلنک کہوں لکھو ہدہو یا
یہ چھپائے نا چھپیں پرگٹ ہو جھہ ندھان ۞ اس بدکاری کی خبر سسی سکھ کے
والد کو ہوگئی اوسنے اپنے پسر نالایق کی عیب پوشی کےلیے اوس عورت کے
شوہر کو بلا بھیجا اور سسی سکھ کو از بس لعن و طعن اور سخت سست کہا سسی سکھ
اپنے باپ کے طعن و تشنیع سے گھر بار چھوڑ کر کاشی جی مین چلا گیا اور وہان
ایک صاحب علم ڈنڈی سنیاسی کے پاس تحصیل علم کے واسطے ٹھہر گیا اور چونکہ
یہ طباع و ذہین تھا تھوڑے ہی عرصہ مین علوم جوتش و دھرم شاستر مین
کمال بہم پہونچا لیا ظاہر ہے کہ جو عادت انسان کی ابتدا سے بطرف عیب
یا صواب کے راغب ہوجاتی ہے اوسکا ترک محال ہوجاتا ہے ع عادت
چو کہن شود طبیعت گردد ۞ یہ سسی سکھ کاشی جی مین ایک کھتری کے یہان
رہا کرتے تھے اور وہ کھتری ان سے کمال انس و محبت رکھتا تھا اوسکی
ایک لڑکی جمیلہ اور نوخیز تھی وہ خدمت طعام و شراب وغیرہ سسی سکھ کی
کیا کرتی تھی راجکمار یا باپ کا عیب فاش کرنا موجب ندامت و حماقت
ہے اوسکا پوشیدہ رکھنا ہی واجب و لازم ہے زیادہ کیا کہا جاوے یہی
کافی ہے کہ اوس لڑکی کے شکم سے بنطفہ سسی سکھ نالایق مردود خلایق
بدبخت بے نصیب پیدا ہوئی اس حمل کے ظاہر ہونے پر سسی سکھ کی گوردستیاہی

نہایت رنجیدہ ہوے اورکہاکہ تم ہمکو اپنا منہ مت دکھاو یہ سنکر بکمال
خجالت زدہ ہوکر کسی جانب کو چلے گئے اور ہماری والدہ کو بھی ہمارے نانانے
بدچلن جانکر گھر سے نکال دیا چنانچہ ہماری ماں ہمکو لیکر شہر سے باہر ایک مختصر
سا مکان بناکر رہنے لگی اور محنت و مزدوری سے اپنی اوقات بسر کرنے لگی
خویش و اقارب نے اوسکو بالکل ترک دیا اور پھر کچھہ خبر ہسمی شیکر کی بھی نہین
ملی کہ کدھر گئی الغرض اسیطرح کئی سال ہماری ماکو اوس جگہہ بتکلیف و عسرت
گذران کرتے گذر گئے ایک دفعہ کوئی شخص دولتمند پٹھان بنگالہ کی طرف سے
دلی کو جاتا تھا آدہی رات کے وقت وہ کاشی مین آنکر پہونچا اوسکی ہمراہ
صرف ایک اوسکی بی بی اور ایک طفل خوردسال اور ایک نوکر تھا اوسوقت
بسبب رات کے شہر مین کوئی جگہہ اوسکو فروکشی کے لیے نہ ملی تب وہ
ہمارے مکان پہ آکر ہماری ماں سے ملتجی ہوا کہ اگر تمھارے اجازت ہو تو
ہم یہ شب باقی ماندہ یہان گذران کرلین اس وقت شہر مین ہمکو کوئی جگہہ
نہین ملی ہے اس شدت سرما مین ہم اس بچہ خوردسال کو کہان لیکر جاوین -
کہ سرا سر موجب تکلیف ہے اور کچھہ زیادہ آدمیونکا ہجوم بھی ہمارے ساتھہ
نہین ہے جو تم کھوگی وہ کرایہ قیام کا دینگے ہماری ماں اگرچہ مفلس و
نادار تھی مگر ملایم طبع اور رحمدل بدرجہ کمال تھی خواہ بطمع کرایہ خواہ اوس
طفل شیرخوار پہ رحم کرکے اوسنے اپنے مکان مین ایک جگہہ اون کے ٹھہرنے کو

وہین پٹھان اس امر سے مشکور ہوکر اپنے ہمراہیون سمیت اوس مکان کے
ایک گوشہ مین چراغ روشن کرکے بستر لگا سو رہا اور دوسری جانب ہم دونون سوتی
رہے اور دروازہ مکان کا بند کر لیا اون ایام مین کاشی مین چوری اطفال کا
بڑا غلغلہ اور شور برپا تھا طفل خورد سال بہت چوری جاتے تھے اور اکثر لوگ
یہی کہتے تھے کہ کوئی جوگی جوگ سادھنا کے واسطے لڑکون کو جمع کرتا ہے کہ
اونکو مارکر جوگ سادھن کرے ہماری عمر اوس زمانہ مین چھ برس کی تھی
اگرچہ ہم کو اون ایام کی سب باتین یاد نہین مگر جو کچھہ ہم نے اپنی والدہ کی
زبانی سنا تھا وہ بخوبی یاد ہے اتفاقاً رات کے وقت ایک چور نے
اوس مکان مین نقب دیکر اوس پٹھان کی لڑکی کو اوسکے مان کے آگے سے
اوٹھا لیا اور لیجانے کا ارادہ کیا چراغ اوسوقت روشن تھا اور ہماری
آنکھہ نیند سے کھل گئی ہم نے یہ حال دیکھکر غل مچانا اور رونا شروع کیا ہمارے
رونے کی آواز سنکر سب لوگ جاگ اوٹھے پٹھان کی بی بی نے اپنا بستر
ٹٹول کر دیکھا تو لڑکا نہ تھا وہ چلائی کہ لڑکا کہان گیا اوسوقت چور چراغ گل
کرکے مکان کے ایک گوشہ مین چھپ گیا پٹھان نے تلاش کرکے چور کو
پکڑ لیا اور اوسکے پاس سے لڑکی کو چھین کر تلوار سے اوسکی ناک کاٹ
مکان سے باہر نکال دیا ۔

عثمان خان یہان تک چٹھی پڑھکر دل مین کچھہ غور کرنے لگا اور سوچتے سوچتے

بملا سے پوچھا کہ پہلے کوئی تمھارا دوسرا نام بھی تھا بملانے کہا کہ ہان اوس زمانہ مین ہمارا اور نام مسلمانی وضع پر تھا سنسکرت ہمارے باپ نے وہ نام بدل دیا ہے —

عثمان — وہ کیا نام تھا —

بملا — جب ہمارا ما ہرو نام تھا —

پھر بملا سوچکر کہنی لگی کہ آپ نے کس طرح پہچانا عثمان نے کہا کہ جس لڑکی کو چور نے اوٹھایا تھا وہ لڑکا مین ہی ہون یہ کہکر پھر عثمان پھنچھی پڑ ہنے لگا —

علی الصباح جب پٹھان جانے لگا ہماری مان سے کہا کہ تمھاری لڑکی باعث زندگی ہماری لڑکی کے ہوئی ہے اسکے عوض مین ہم تمھاری جسقدر خدمت کرین کم ہے مگر اسوقت ہمارے پاس کچھ نہین ہم وتی جاتے ہین البتہ اگر وہان کے کسی چیز کی خواہش ہو سے ہمسے بلا تکلف کہدو پہونچتے ہی تمھارے پاس بھیجدینگے ہماری مان نے جواب دیا کہ کسی دولت دنیاوی کی ہمکو خواہش نہین ہے — محنت و مزدوری کرکے اپنی اوقات بسر کرلیتے ہین الا اگر تم کو شاہ وقت کے حضور مین کچھ رسوخ ہووے تو ایک التماس ہے پٹھان کہنے لگا کہ حضرت شاہ کے حضور مین ہمکو بہت رسوخ ہے جو تمھاری خواہش ہوگی اوسکا انجام کرادینگے ہماری مان نے

کہا کہ ہم صرف اتنی بات چاہتے ہین کہ اس لڑکی کے باپ کو وہان تلاش کرکے
اور اوسکا پتہ لگا کر آپ ہمکو اطلاع دین پٹھان نے اس امر کا وعدہ کرکے ایک
اشرفی ہماری ماکے روبرو پیش کی مگر ہماری مانے نہ لی اور پٹھان وہان سے روانہ
ہوکر دلّی مین پہونچا اور حسب وعدہ بادشاہ عہد سے اس امر کا تذکرہ کرکے
ہمارے باپ کی تلاش کے لیے جابجا آدمی تعینات کیے مگر کہین نشان اونکا
نملا المختصر چودہ برس بعد کسی ملازم شاہی نے ہمارے باپ کا نشان پایا کہ وہ
دلّی ہی مین رہتے ہین مگر سسی سیکھ بیٹھا چارج نام بدل کر اونھون نے اپنا
اچھی رام سوامی اپنا نام رکھ لیا تھا اوسنے اس امر کی اطلاع کے واسطے ہماری
ماکے پاس چٹھی بھیجی مگر اس چٹھی کے ورود سے کئی سال پیشتر ہماری ما انتقال
کر گئی تھی اور ہم تنہا بے خانمان لاوارثہ کاشی مین محنت و مزدوری سے گذر
اوقات کرتی تھی جب ہمارے پاس یہ خبر پہونچی تب کاشی مین ہمارا دل مطلق نہ لگا
اور ظاہر ہے کہ سوا ایک اوس باپ کے ہمارا اس جہان مین اور کوئی
یگانہ نہ تھا پھر ہم کاشی مین رہکر کیا کرتے بہتر اپنے والد کے پاس پہونچنا سب
امور پر مقدم سمجھکر ایک آدمی کی ہمراہی مین دلّی کی جانب سفر کیا اور بعد طے مراحل
و منازل و برداشت صعوبات سفر بخیریت تمام دلّی مین اپنے باپ کی خدمت مین
حاضر ہوئی مگر ہمارا باپ ہمکو دیکھکر بہت ناراض ہوا تب ہم اپنی بیکسی و بینوائی
زار زار رونے لگی ہماری رنج و مصیبت کو دیکھکر ہمارے باپ کو رحم آگیا اور شفقت

پدری سے ہمکو اپنے پاس رکھا اور ماہر و نام تبدیل کرکے پھلا نام رکھدیا تب
سے ہم اپنے والد کے پاس رہکر بدل سے اونکی خدمت کرنے لگی سوا سے اپنے
باپ کے اور کسیکو ہم نہین جانتے تھے اور ہمارا باپ بھی ہماری خدمتگذاری
سے خواہ محبت پدری اور جوش خون سے ہمارے ساتھہ کمال الفت رکھتا تھا
اور روز بروز اوسکی شفقت زیادہ ہوتی جاتی تھی جب ہمکو اپنے باپ کی الفت
و محبت جگدری معلوم ہوئی تب ہمنے خیال کیا کہ اب ہمارے دن اچھے آئے ہین
بزرگونکا مقولہ ہے کہ خوشنودی حق سبحانہ وتعالی وحصول ماسول وحصول ایام
سعد منحصر بر رضامندی والدین ہے کہ الجنت تحت الاقدام امہاتکم و آبائکم ولیل
بیین ہے الغرض اسی عنوان ہم بدلجمعی تمام اپنے باپ کی خدمت مین زندگی
بسر کرنے لگی اسے راجکمار ہم او پر لکھہ آئے ہین کہ گدہ مندارن مین ایک
چھتری سپاہی مفلس کی عورتکو بسبب ہمارے باپ سے حمل رہ گیا تھا جیسی
ہماری والدہ کو تقدیر سے پیش آیا ویسی ہی اوسکے شکم سے بھی ایک دختر
تولد ہوئی بعد چندے اوسکا شوہر مرگیا تب وہ بھی ہماری ماکی طرح محنت
مزدوری کرکے لڑکی کپالتی تھی خدا کی قدرت سے یہ لڑکی ایسی حسین وخوبصورت
ہوئی کہ تمام گدہ مندارن مین اوسکے حسن وجمال کا شہرہ ہوگیا اور یہ بھی ظاہر
ہے کہ ہمیشہ ایک بات ایکطرح کبھی قائم نہین رہتی اور سب امور منحصر باوقات
ہین کل امر مرہون باوقاتہا وقت پاکر اوسکا داغ بدنامی بھی رفع ہوگیا اور اوسکی

دختر جمیلہ کی باعث ہر شخص اوس سے رغبت کرنے لگا اور ہر شخص باشندہ قلعہ کی یہی
آرزو تھی کہ کسیطرح اس لڑکی کی شادی ہمارے ساتھ ہوجاوے کہ بیرندر سنگھ
نے برخلاف مرضی اپنے باپ کے اوس سے اپنی شادی کرلی اور تلوتما اوس سے
پیدا ہوئی +

اب ہماری شادی جسطرح بیرندر سنگھ کے ساتھ ہوئی وہ سنئے جبکہ بیرندر سنگھ
اوس لڑکی سے شادی کرنے کے بعد اپنی باپ کی ناراضی کی وجہ سے وطن چھوڑکر
دتی مین آیا تب ابھی رام سوامی ہمارے باپ سے کہ دتی مین رہتے تھے اور اوس سے
ایک طرحکا رشتہ مخفی بھی رکھتے تھے اوسکی کمال محبت و الفت ہوگئی اور وہ ہمیشہ
اونکی خدمت مین آیا کرتا جب تک تلوتما اپنے والدہ کی حمل مین ہی تھی کہ تب سے
ہمنے اپنی شادی کی بیرندر سنگھ کے ساتھ دل مین تجویز کی ایک روز جب وہ
ہمارے باپ کے پاس آئی ہمنے اون سے دریافت کیا کہ یہ کون ہین اونھون نے
کہا کہ یہ ہمارے چیلہ یعنی مرید ہین جس روز سے ہمنے بیرندر سنگھ کو دیکھا تھا اوسی روز
سے ہمارا دل اوپر فریفتہ ہوگیا تھا اور اونکی باتین جو ہمارے باپ سے کیا
کرتی تھی ہمکو نہایت میٹھی معلوم ہوتی تھین ہم دل و جان سے اونکو چاہنے لگی
اور جذب دل کے اثر سے وہ بھی ہمکو ویسے ہی چاہتے تھے ایک روز ہمنے کچھ بات
بیرندر سنگھ سے کہی اونھون نے جو ہمارے کان مین اوسکا جواب دیا اوس جواب
کی ادا اور آواز آج تک ہمارے گوش جان مین سمائی ہوئی ہے ہمنے اپنی جان و دلکو

سے بیقیمت اون کے ہاتھہ بیچید یا تھا مگر جب ہمکو اپنی والدہ کی حالت جسم اب
یاد آجاتی تھی تب دل مین خوف و ہراس پیدا ہوتا تھا کہ مبادا اگر ان سے اسی
طرح زیادہ رغبت و ارتباط بڑھگیا تو ویسی ہی پراگندگی پیش آوے گی ہمارے
باپ ابھی رام سوامی بھی یہ ہماری باتین اشارون اور کنایون سے تار گئے
بلکہ ایک روز ہم اور بیرندر سنگہ پوشیدہ بات چیت کر رہے تھے کہ اونھون نے
پردہ کے اوٹ مین وہ سب باتین سنتین تب ہمارے باپ نے بیرندر سنگہ سے
کہا کہ ہم لوگ فقیر و درویش ہین ہمکو اس بلا کے باعث سے کمال پابندی ہے
اسکو تنہا چھوڑکر نہ کہین جا سکتے ہین نہ آسکتے ہین اگر تم اسکے ساتھہ اپنی شادی
کرلو تو ہم بھی ہمیشہ تمھارے ہی پاس رہین اور جو تم اس بات سے ناراض ہو
یہان تک ہی ہمارے باپ نے کہا تھا کہ بیرندر سنگہ دم سرد بھر ناراض ہو
کہنے لگی کہ اے سوامی شودری کی لڑکی سے ہم اپنی شادی ہرگز نہین کرینگے
ہمارے باپ نے ظرافتاً اعتراض کرکے کہا کہ پہلے جاتِرج کینا یعنی ولد الحرام سے
کسطرح شادی کی بیرندر سنگہ کچھہ رنجیدہ ہوکر بولی کہ اون دنون ہمکو معلوم نہ تھا
کہ وہ جاترج کینا ہے اب دیدہ و دانستہ ہم شودری کی لڑکی سے کیونکر شادی
کرلین اور وہ دختر کلان آپ کی گو جاترج کینا ہو مگر تاہم شودری نہین ہے مان
اوسکی چھتیرانی تھی اور برہمن کے نطفہ سے پیدا ہوئی پھر شودری کسطرح ہوسکتی ہے
ہمارے باپ نے کہا کہ خیر اگر تمکو شادی سے انکار رہے تو تمھین اختیار ہے مگر تمھارے

اسنے جانے سے بلاکا دل بگڑتا ہے تمھارا یہان آنا مناسب نہین ہے ہم خود تمھارے
مکان پر چل آیا کرینگے المدعا اوس دن سے کئی روز تک بیر بندر سنگہ نہ آئے اونکے
نہ آنے سے ہم ماہی بے آب کی طرح بیقرار رہتی اور شب و روز اونکے انتظار رہا کرتی
کرتی اسیطرح اونکو بھی ہمارے دیکھے بغیر نرہا گیا چنانچہ پھر اونھون نے آمد و رفت
کی راہ نکالی بعد ایام مہاجرت جو وصال میسر ہوتا ہے اوسکا مزہ وہی خوب جانتا ہے
کہ جسنے لذت درد جدائی پائی ہو بیر بندر سنگہ کے دوبارہ ملنے سے ہمارے دل پر
ایسا جوش محبت ہوا کہ ہمنے یکبارگی دل کی گرہ کھولدی اور کسی نوع کا شرم کا لحاظ
نرکھا ہمارے باپ ہمارا یہ حال دیکھکر ایک روز ہمسے کہنے لگی کہ ہمارا ایک جگہ
قیام رکھنا متعذر ہے ہم دوسری جگہ جانے کا ارادہ رکھتے ہین تم کہان رہوگی
ہمنے اس بات سے دلمین رنجیدہ ہو کر کہا کہ ہم بھی ساتھ ہی چلینگے پھر ہمارے
دلمین بیر بندر سنگہ کا خیال آیا اور سوچا کہ جیسے کاشی مین بعالم تنہائی رہا کرتے
تھے ویسے ہی یہان بھی رہینگے اور یہی بات ہمنے اپنے باپ سے کہی ہمارے
باپنے کہا کہ نہین اس سے بہتر ایک جگہ ہمنے تمھارے واسطے تجویز کر رکھی ہے جب
ہم یہان سے کسی طرف کا عزم کرینگے تو تمکو مہاراجہ مانسنگہ کے زنانہ محل میں
مہارانی کے پاس چھوڑ دینگے ہمنے یہ بات ناپسند کر کے والد سے کہا کہ آپ
ہمکو یہان نہ چھوڑیے اپنے ہمراہ ہی لے چلئے والد نے کہا کہ اب ہم نہین نباہ وینگے
تم مہاراجہ صاحب کے زنانہ مین جا کر رہو ہم وہان روز مرہ تمکو دیکھ آیا کرینگے

اگر تم وہان راضی رہوگی تو خیر ورنہ اور کچھہ تجویز کیجاویگی غرض اس طور سے
ہمارے باپ نے ہمکو بیربند سنگہ کی آنکھون سے دور کیا راجکمار ہم آپ کے
زنانہ محلون مین رہا کرتے ہین اور آپ کے والد شریف کی شکوہی دولت مین ایک
مدت دراز تک بہ صرفہ پاتران عمر بسر کی ہے مگر آپ ہمکو نہین پہچانتے ہین آپ کی عمر
اوس زمانہ مین دس برس کی تھی اور آپ کے محلون مین اپنی والدہ شریفہ کے
پاس آپ رہا کرتے تھے اور ہم مہارانی اور ملا آپ کی دوسری والدہ
کے پاس پاترون مین رہا کرتی تھی حمائل گل کی طرح مہاراجہ بانسنگہ کے گلے مین بہت
سی خوبصورت عورتین لگی ہوئی تھین مگر آپ کی والدہ حقیقی اور دوسری والدہ
اوسوقت ہمکو اچھی طرح جانتی تھین مہاراجہ چودہ پور کی دختر بلند اختر مہارانی
اور ملا آپ کی یاد ہونگے جسقدر اون کے اوصاف ذاتی و صفاتی تھی وہ مجھسے ادا
نہین ہوسکتے وہ ہمکو کنیز کیطرح نہین جانتی تھی بلکہ ایک اپنی عزیزہ سمجھتی تھین
اونھون نے انواع انواع کے فنون ہمکو سکھائے تھے سلک کاری یعنی مصوری اور
لکھنا پڑھنا اونھون نے بذات خود محنت کرکے ہمکو سکھلایا یہ چٹھی جو آپ کے نام
لکھی جاتی ہے صرف اونھین کی تعلیم کا فیض و نتیجہ ہے اور علاوہ ازین اونکی رضامندی
کے لیے ہم وہان ناچنا گانا بھی سیکھے اور جسقدر اونکی عنایت اور مہربانی ہمارے
حال پر مبذول تھی اوسیقدر مہاراجہ بانسنگہ بھی ہمارے اوپر نظر شفقت رکھتے تھے
اور ہمارا گانا بجانا سنکر بہت محظوظ ہوا کرتے ہمارے باپ بھی رام سوامی

بھی مہاراجہ صاحب کو کمال الفت و محبت تھی اور وہ ہر روز ہمارے ملنے کو آیا کرتی
کو اور ملا مہارانی کے پاس ہم سب طرح راضی و خوش تھے مگر رنج اندرونی و درد دلی
سے ہمکو ہمیشہ کلفت رہتی تھی کیونکہ جس عزیز نے ہمارا دل چھین لیا تھا اوسکی دیدار
ہمکو میسر ہونے محال ہوگئی ہم یہ نہین کہ سکتے کہ وہ ہمکو بھول گئے ہون بلکہ ایسے مقام
دشوار گذار رہین اونکا ملنا نہایت دشوار تھا آپکے یہان آسمانی نامے
ایک کنیزک تھی شاید وہ آپ کی بھی یاد ہو اوسکو ہمارے ساتھہ نہایت انس تھا
ہمنے اوس سے اپنا درد دل ظاہر کرکے بیندر سنگھ کی خبر لینے کو بھیجا اور اوسنے
اونکا پتہ لگاکر ہمارے حال سے مطلع کیا اور جو کچھہ اونھون نے جواب دیا وہ ہمارے
پاس پہونچایا پھر ہم اکثر اوقات آسمانی کے ذریعہ سے اونکے پاس چٹھی بھیجا کرتی
اور جواب پایا کرتی تھی القصہ اسی عنوان نامہ و پیام مین تین سال گذر گئے اور
اگرچہ اس عرصہ دراز مین ہمارے اونکے ملاقات کا ڈھب نہ لگا مگر طرفین کے
دلون مین وہی محبت برابر بنی رہی ہر لحظہ جدائی کا الم ستاتا رہا سرور وصال کا
خیال آتا رہا نہ وہ ہمکو بھولے نہ ہم اونکو بھولے تب یقین کامل ہوگیا کہ اس
محبت کے درخت کی جڑ نہایت استحکام سے دلونکی زمین مین بیٹھی ہے مگر اب اس سے
زیادہ طاقت برداشت رنج مہاجرت کی نہین رہی و شدت درد فراق سے روز
بروز حالت بیخودی طاری ہونے لگی ایک روز رات کے وقت ہم تنہا اپنے
مکان مین سوتے تھے کہ یکایک نیند اوچٹ گئی خیالات وصال یار مین کروٹین

بدلتی رہی شعر جسکا دل دلبر بین ہو پھر اوسکو کب آتی ہے نیند ۞ کروٹین لیتے
ہی لیتے صاف اوڑ جاتی ہے نیند ۞ ناگاہ ہمکو ایسا محسوس ہوا کہ کوئی شخص ہمارے
سرہانے کھڑا ہے ہمنے جو پھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ بیرندر سنگہ ہین تین برس کے
بعد اون کے دیدار ہمکو نصیب ہوئے غایت شوق سے ہماری ہاتہ پانو پھول گئے
اور بیساختہ اونکے گلے لگ کر رونے لگی اور اوسوقت ہمکو کچھہ شعور گفتگو کا اور نکے
ساتھہ نرہا شعر مین از حیرت تو اے تمکین نہ ایماے نہ تقریرے ۞ بدان ماند کہ
ہم نرم است تصویرے بتصویرے ۞ آخر ہمنے اپنے ہوش و حواس قائم کرکے
اون سے پوچھا کہ آپ اس زنانہ محل مین کس طور سے آئے اونھون نے کہا کہ ہم آسمانی
کے ساتھہ کہارون کے بھیس مین پانی کی کانور کندھے پر دھر کر آئے ہین اور بہت دنیر
سے یہان چھپے بیٹھے تھے کہا کہ اب تم کیا کروگی اور پھر کس طرح جاؤگی جواب دیا
کہ اب تمھارے اختیار ہے جسطرح چاہو کرو یہ بات سنکر ہم سوچنے لگے کہ اب کیا
کیا جاوے اور انکو کس جگہہ رکھا جاوے اور اسی خیال مین ہمارا دل بیقرار
ہو رہا تھا کہ یکایک اوسوقت ہمارے گہر کا دروازہ خود بخود کھل گیا ہمنے جو اوسطرف
کو دیکھا تو کیا دیکھتے ہین کہ مہاراجہ مان سنگہ کھڑے ہین یہ دیکھتے ہی ہمارا رنگ فق
ہو گیا اے راجکمار اوسوقت کی حالت خوف و بیم ہم کچھہ نہین لکھہ سکتے کہ پھر کیا گذرتی
تھی مختصر یہان تک ہوا کہ مہاراجہ مانسنگہ نے بیرندر سنگہ کو گرفتار کرکے قید کردیا
اور فرمایا کہ جیسا تونے فعل کیا ہے ویسی ہی سزا پاوے گا اس واقعہ ہولناک سے

جیسا ہمارے دل کو اضطراب و اضطرار حاصل ہوا اوسکا بیان فضول ہے ہم اسی
حالت مین روتے روتے مہارانی اور ملا کی خدمت مین گئی اور تمام قصور اپنے
ذمہ لیکر عفو تقصیر چاہی اور جب کہ ہمارے باپ ملنے کو آئے تو اون سے بھی اظہار
حال راست مین دریغ نہین کیا اور یہ خیال کرکے کہ مہاراجہ نانسنگہ ہمارے باپ کی
تعظیم گورو کے موافق کرتے ہین البتہ اون کے کہنے سے تجاوز نہ کرین گے ہم نے
اونکی خدمت مین عرض کی کہ آپ اپنی بڑی لڑکی کی بات بھی یاد کرلین ہمارے
والد نے ہماری گریہ وزاری پر مطلق توجہ نہ کی اور خفا ہوکر کہنے لگے کہ اے بدبخت
نابکار تو نے ایک لخت ہی شرم وحیا کا برقعہ اوتار دھرا اگر ہمکو گمان قوی ہے
کہ اونھون نے اس باب مین مہاراجہ نانسنگہ سے ضرور گفتگو کی ہوگی مہارانی اور ملا
ہمارے حال پر نہایت مہربان تھین اونھون نے مہاراجہ صاحب سے ہمارے
معاملہ مین بہت کچھ کہا تب مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ اگر بیرندرسنگہ ملا کے
ساتھہ شادی کرلیوے تو ہم اوسکو چھوڑ دیوینگے ہم مہاراجہ صاحب کا مطلب
دلی سمجھکر خاموش ہو رہے مگر بیرندرسنگہ سے جب اونھون نے اس امر کو کہا
تو وہ ناراض ہوکر کہنے لگا کہ جبتک ہماری زندگی ہے ہم اسی طرح ناحق
قید رہنا پسند کرتے ہین اور گو ہماری جان جاتی رہے لیکن ہم شودری کی لڑکی سے
ہرگز شادی نکرینگے آپ ہندو دھرم ہوکر یہ بات کسطرح زبان سے نکالتے ہین
مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ ائے کم عقل لڑکے شو رجب بڑے بڑے راجاؤن نے

مسلمان

مسلمان بادشاہون کو اپنی لڑکیان دیتے ہین تو پھر تجھکو برہمن کی دختر سے شادی
کر لینے مین کیا عذر و اعتراض ہے بیربندر سنگہ نے کہا کہ خیر ہمکو کچھہ عذر ہو یا نہو مگر ہمارا
پروردگار کے واسطے آپ ہمکو چھوڑ دین پھر ہم تمام عمر بھلا انکا نام تک بھی نہین
لین گے مہاراجہ صاحب نے تہکر فرمایا کہ تم نے بہت بڑا قصور کیا ہے اسکی سزا
تمکو سخت دیجاے گی ورنہ تم بھلا سے اپنی شادی کر لو اب اگر تم نے اوسکو ترک
کر دیا تو پھر اوسکو بدچلین اور ناقص رو بہ جانکر اوس سے کوئی بھی شادی نکریگا
الغرض اسطرح بہت سی رد و بدل ہوتی رہی مگر بیربندر سنگہ نے قبول نکیا اور ایک
مدت مدید تک قید خانہ مین تکلیف شدید پاتا رہا آخر جب بجز اقبال شادی اور
کسیطرح صورت رہائی نہ دیکھی تب خود بخود بیربندر سنگہ نے مہاراجہ صاحب کو پیغام بھیجا
کہ اگر بھلا ہمارے پاس کنیز کی طرح سے رہے اور یہ بات کسی سے ظاہر نکرے
تو ہم اوسکے ساتھہ شادی کرنے کو راضی ہین مہاراجہ صاحب نے یہ بات ہمسے
دریافت کی ہمکو بیربندر سنگہ کے پاس رہنا بدل منظور تھا کسی دولت و نعمت یا
رانی بنکر اپنے کہلانے کی خواہش نہین تھی صرف اونکی مہربانی کی نظر چاہتی تھی
فوراً اس بات کو منظور کر لیا اور ہمارے والد اور مہاراجہ صاحب بھی اس بات پر
رضامند ہو گئے اور ہماری شادی بیربندر سنگہ سے کر دی ہم بوجہ کنیزکان مہاراجہ
صاحب کے محلون سے رخصت ہوکر بیربندر سنگہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور
کلفت دیرینہ دل سے دور کی مگر ظاہر ہے کہ جو امر نارضامندی و جبر اور دباو سے

ہوا ہو وے وہ مدت تک دل مین کھٹکا کرتا ہے اسلیے بیرنادر سنگھ بعد شادی
ہمکو خار کے مانند دیکھا کرتی تھے اور جو محبت سابق تھی وہ بالکل اونکے صفحہ دل سے
محو ہو گئی مہاراجہ ناسنگہ نے جو اونکا تعصب کیا اوسکو یاد کر کے وہ ہماری بے
توقیری کرتی تھی چند عرصہ تک تو اسیطرح رہا مگر پھر وہ ہمسے راضی ہو گئی اور پہلے
سے بھی زیادہ چاہنے لگی لیکن مہاراجہ ناسنگہ کی نسبت اونکو ویسی طور شکر رنجی بنی
رہی آخر جو قسمت کا لکھا تھا وہ بیرروے ظہور آیا راجکمار جو کچھہ ہمارا حال راست
تھا وہ یہ ہے جو گذارش ہوا اور اس حال کے اظہار مین جو ہمارا اقرار آپ سے
تھا صرف اوس ہی کے وفا کرنے کا ہمارا مطلب نہین ہے بلکہ اکثر اشخاص ایسا
کہتے ہین کہ بہلا اسم ورا خاندان ترک کر کے گڈہ مندارن کے ٹھاکر کے پاس
رہتی تھی ہمارے مرنے کے بعد اس عیب و بدنامی کو آپ ہمارے نام سے دور
کر ین گے اسلیے ہمنے اپنا سب حال مفصل ظاہر کیا ہے اے راجکمار اس اپنی چھٹی
مین ہمنے سب باتین لکھی ہین مگر جسکی خبر سننے کی آپ منتظر و مشتاق ہین اوسکا
نام بھی ہمنے نہین لکھا آپ دل مین خیال کرلین کہ وہ تمام ہی جہان سے جاتا رہا
تلو تمانامے کوئی آدمی یہان نہ تھا اور نہ ہے اس خیال کو آپ دل سے بھولا دین
زیادہ عمر و دولت نصیب ہو اور پروردگار آپ کو مقاصد دلی مین کامیاب کرے ؛
عثمان اس تمام چھٹی کو پڑھکر کہنے لگا کہ اے نیک بخت بھلا تو ہماری زندگی کا باعث ہوئی جو کہ
پنہچے سے ہم تیرے ہی سبب سے بچے جسطرح ہمسے بنے گا حتی الوسع ہم تیری بہتری اور

بر آمد کا ریں دریغ نکریں گے بملا دم سرد بھر کر کہنے لگی کہ اس جہان سست بنیاد میں اب ہمکو کوئی خواہش باقی نہیں رہی آپ کیا ہماری بہبودی میں کارروائی کرینگے البتہ ایک بات توضرور ہے عثمان نے کہا ہم وہی کرین گے بملا کی آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے اور بولی کہ عثمان تم کیا کہتے ہو جلے ہوئے دلکو اور زیادہ کیون پھونکتے ہو عثمان اس مطلب کے مغز کو پہونچکر اپنے ہاتھ سے انگشتری نکالکر کہنے لگا کہ یہ انگوٹھی تم اپنے پاس رکھو دو ایک روز میں قتلوخان کی سالگرہ کا دن ہے اوس روز یہان بہت بڑا جشن ہوگا اور محافظ وغیرہ پہرہ والے سب نشا پیکر مستو الے و مدہوش ہوجاوین گے اوسدن تلوتما کو ہم یہان سے نکالدین گے تم تلوتما سے ایسا کہدو کہ اوس روز بوقت نصف شب قلعہ کے زنانہ محل کی طرف کے دروازہ کو چلی جاوے اوس دروازہ پر جو شخص اسی وضع کی دوسری انگوٹھی دکھلاوے اوسکے ساتھ ہوجاوے جہان تلوتما جانا چاہیگی وہ شخص بحفاظت تمام وہان پہونچا دیگا بملا نے یہ بات تائید آسمانی سے سمجھکر انگوٹھی لے لی اور عثمان کو دعا دیکر چلنے لگی اوسوقت عثمان نے کہا کہ خبردار یہ بات کسی اور پر ظاہر نہو وے اور تلوتما تنہا جاوے اوسکے ہمراہ کوئی دوسرا آدمی نہو ورنہ گرفتار ہوجاویگا بملا یہ امر قبول کر کے رخصت ہوئی اور دل میں کہنے لگی کہ خیر یہی غنیمت ہے بھلا تلوتما توجاوے ہم پھر دیکھ لین گے پروردگار کو سب طرح کی طاقت و قدرت ہے بہرحال وہ اچھی ہی کریگا جو کچھ انسان کو پیش آتا ہے وہ سب اپنے اعمال کا

نتیجہ ہے ورنہ اوسکی سازگاری وکارسازی مین کچھ شک وشبہ نہین ہر حالت
مین شاکر وصابر رہنا لازمہ حال انسان ہے **شعر** در ہمہ حال شکر باید کرد ؛
کہ مبادا ازین بتر گردد ؛

راجکمار کا شفا پانا اور رنج سے گفتگو فرمانا

شعر تو شاد باش کہ ایام غم نخواہد ماند ؛ چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند ؛
سدا ایک سے دن کسی کے نہین رہتے زمانہ در گذر ہے آج محنت ونوبت پر تکیہ ہے
کل حشمت ودولت کا بالین زیر سر ہے آج عسرت وافلاس کا سامان مہیا ہے
عیش وعشرت کی آمد فردا ہے رنج والم کے دن بھی گذر جاتے ہین راحت وآرام
کے ایام بھی بسر ہو جاتے ہین نہ اسکا قیام ہے نہ اوسکا ثبات ہے
لاجنب صرف ایک خدا کی ذات ہے یہان صبر کا کام ہے شکیبائی درکار ہے پھر
دیکھو کہ فضل پروردگار ہے **اشعار** دگرگون ہے حال زمان دمبدم ؛ کبھی
عیش وعشرت کبھی رنج وغم ؛ کبھی راحت وفرحت جان وتن ؛ کبھی فکر واندوہ
ورنج ومحن ؛ نہ غم ہی رہے اور نہ شادی سدا ؛ مع العسر یسرا کہا ہے بجا ؛
نہ ویسا رہے پھر نہ ایسا رہے ؛ سدا اکو ایسا نہ ویسا رہے ؛ غرض جیسی حالت
مین رہیے سدا ؛ ادا کیجیے دل سے شکر خدا ؛ حاصل کلام روز بروز راجکمار کو
صحت وشفا حاصل ہونے لگی اور رفتہ رفتہ شافی مطلق کے فضل وکرم سے صحت کاملہ

ستو اصل ہوئی نقاہت و ناطاقتی رفع ہوئی بھوک بڑھنے لگی غذا بخوبی کہانے لگے
بدن مین طاقت و توانائی آئی چاق و تندرست ہوے مگر اب انواع انواع
کے فکر و اندیشون نے اونکی طبیعت کو گھیر لیا آول یہ خیال پیدا ہوا کہ تلوتما
کہان ہے اور کس حالت مین ہے جبسے کہ راجکمار کو آرام ہونا شروع ہوا تھا
تب ہی سے اشارات و کنایات مین سب مصیبت زدگان اہل قلعہ کی حالات
پوچھتے رہے مگر کسی نے کچھ جواب شافی نہین دیا عائشہ تو اونکے حال سے
نا واقف محض تھی عثمان ظاہر نہین کرتا تھا غلام و کنیزک کچھ جانتے نہ سمجھے
وہ اون کے اشارہ و کنایہ کیا سمجھتے اور کیا جواب دیتے تلوتما کی حال کی خبر
نہ ملنے سے ہر دم و ہر ساعت راجکمار کی بیقراری و اضطرار مین بسر ہوتی تھی دوسرا
یہ فکر دامنگیر حال ہوا کہ دیکھیے اب ہمارے واسطے کیا صورت پیدا ہوتی ہے
اس امر کا سر رشتہ کوئی جواب نہین دے سکتا تھا راجکمار ہر لحظہ اسی اندیشہ
مین رہتے تھے کہ اگرچہ عثمان کی ترحم مزاجی اور عائشہ کی لطف و مہربانی سے
بستر پر تکلف و فرش و فروش عمدہ و زیبا و مکان نفیس و غذاے لطیف خدمتگاران
چالاک و چست و دیگر سامان آرام و آسایش تمام موجود و مہیا ہے اور مجھکو
کسیطرح کی تکلیف نہین مگر تاہم ہم نظر بند ہین دروازہ پر پہرا ٹھہرا ہے جیسے
قفس طلائی مین طوطی کو بند کرکے عمدہ عمدہ نفیس میوہ جات کہانے دیتے ہین ویسا ہی
ہماری حالت ہے واللہ اعلم یہانسے کب رہا ہو وینگے بظاہر کوئی طریق

خلاصی بھی نظر نہین آتا ہے اور یہ بھی معلوم نہین کہ اب ہماری فوج کہان ہے
اورکس حالت مین ہے تیسرا یہ خیال نازک دل مین سمایا کہ اس عائشہ عدو پرور
دشمن نواز کو خداوند تعالے نے ایک عجیب خوش خلق و دردمند و غمخوار پیدا
کیا ہے اسنے ایک لمحہ کے لیے ہماری خدمت و دلجوئی سے پہلو تہی نہین کی
اور ہر وقت ہماری آسایش کے واسطے گویا اپنی جان قربان کرتی رہی اسکی
جانفشانی و خدمت گذاری کا عوض ہم کیا دے سکین گے آس لعنت سرشت کا
یہ طریق تھا کہ جب تک راجکمار کو ہمہ جہت شفاے کلی حاصل نہین ہوئی تب
ہر روز علی الصباح خواب استراحت سے بیدار ہوکر راجکمار کی خدمت مین موجود
ہوتی اور اپنے ہاتھ سے بلا امداد غیرے تمام خدمات مرہم و پٹی و شست و شوی
جراحات وغیرہ بکشادہ پیشانی بجالاتی اور جب تک راجکمار ہاتھ مونھ دھوکر
بحالت اعتدال نہ آجاتی تب تک اونکے پاس سے نہ جاتی اور اگر بہ تقدیر
کسی ضروری کام کی درپیشی ہو یا حسب طلب اپنی والدہ کے چلی جاتی تو فوراً
اونھین قدمون واپس آجاتی غرض بدل وجان راجکمار کی خدمت مین کمربستہ
و دستبستہ رہتی تھی ظاہر ہے کہ بیمار سے زیادہ بیماردار کو تکلیف و تشویش ہوتی ہے
مگر اس نیکبخت عائشہ نے کبھی کبھی خدمت سے ابرو نہ بل ہونے کی اور کسی عنوان
دل مین عار نہ لائی القصہ جب تک راجکمار کو بخوبی صحت نہوئی تب تک عائشہ
بلاناغہ ہر وقت معمولاً حاضر رہتی اور جیسے جیسے آرام ہونے لگا وہ بھی آنے

جانے مین کوتاہی کرنے لگی تا آنکہ جب راجکمار بہمہ جہت تندرست ہو گئے اوسنے
بھی آنا ترک کر دیا اگر کبھی آتی تھی تو عثمان کے ساتھ آجاتی اور اوسیکے ہمراہ
چلی جاتی تھی راجکمار کو بھی اسباب کا کچھ خیال اور چندان ملال نہ تھا اور اکثر
راجکمار عالم تنہائی مین دل بہلانے کے لیے جالیون سے بازار کو بیٹھے دیکھا کرتے
تھے ایک روز اتفاقیہ مصروف سیر و تماشہ تھے آدمیونکی آمد و رفت اور اونکے
باختیار چلنے پھرنے اور اپنی بے اختیاری پر افسوس کر رہے تھے کہ یکایک
انبوہ کثیر آدمیونکا اونکو نظر پڑا کہ بہت سے آدمی ایک غول باندھے ہوے
کھڑے ہین انکو خیال ہوا کہ شاید کسی بازیگر بھان متی وغیرہ کا تماشہ ہو گا
جب دو چار آدمی وہان سے علیحدہ ہوے اور کسیقدر بھیر ہوئی تب راجکمار کی
نظر ایک آدمی پر پڑی کہ اس گروہ کے وسط مین ایک شخص نہایت دراز قد
سیاہ چہرہ وقیح پیشانی دبہ شکم غریب الوضع عجیب الخلقت جیسے کسی درخت کو
بجلی جھلس دے اور اوسکا صرف ایک ٹونڈ کھڑا رہے کتاب ہاتھ مین لیے کچھ لوگونکو
پڑھکر سنا رہا ہے اور بہت سے آدمی اوسکے گرد و پیش کھڑے ہین ناک اوسکی
اس قدر فربہ و دراز ہے کہ اگر وہ منہ پر نہوتی تو بیشک فیل بینی بریدہ تھا اور
ہنگام گفتگو ہاتھ منہ کو اس انداز سے ہلاتا ہے کہ اون حرکات کو اگر مردہ بھی
دیکھے تو بلا تحاشا دانت نکالدے اور بے اختیار ہنس پڑے راجکمار اوسکو دیکھ
دیکھ ہنس رہی تھی کہ اسی اثنا مین عثمان خان آپہونچا اور سلام کیا راجکمار سے

تعظیم دیکر اوسکو بٹھالیا عثمان نے پوچھا کہ آپ جالی سے کیا تماشا فرما رہے
ہین راجکمار نے کہا کہ ایک جلی ہوئی لمبی لکڑی کو دیکھ رہا ہون آؤ تم بھی دیکھو
عثمان اوسکو دیکھکر کہنے لگا کہ راجکمار کیا آپ نے اسکو پیشتر کبھی نہین دیکھا ہے
راجکمار بولے کہ ہمنے کبھی نہین دیکھا عثمان نے کہا کہ وہ آپ لوگون کا ہمجنس ہے
اسکی باتین نہایت جہالت اور صحرا پن کی ہین اور ہمنے گڈہ سندارن ہین اسکو
اکثر اسی حالت مین دیکھا ہے راجکمار نے یہ سنکر دل مین خیال کیا کہ اگر یہ گڈہ
سندارن ہین تھا تو اس سے شاید اوس گم کردہ نشان آوارہ خانمان سیتے
ملو تما کا کچھ پتہ و نشان ملجاوے یہ سوچکر کہنے لگے کہ اسکا کیا نام ہے عثمان بہت
غور کرکے بولا کہ اسکا نام سیدھا سا نہین ہے کچھ مشکل ہے کہ ایک زبان پر
نہین چڑھتا ہے گن گنپت نہین نہین گپتا نگ جاگ جگ نہین کچھ پتا شاید
جگجیت ہے راجکمار نے کہا کہ اگر خیال کیا جاوے کہ یہ شخص بنگالی نژاد ہے تو جگجیت
اس ملک کا نام نہین اکثر بنگالی براہمنون کے نام جگبٹ آچارج وغیرہ پر
ہوتے ہین پھر عثمان نے کہا کہ اسکی نام کے اوپر ایک طرح خطاب کا بھی لگا ہوا ہے
وہ شاید علم علم کچھ ایسا ہی ہے راجکمار بولے کہ عثمان بنگالی زبان مین یہ لفظ
علم کے معنے مین نہین آتا ہے علم کو بنگالے مین بدیا کہتے ہین تو شاید بدیا بھوکن یا
بدیا باگیش ہوگا عثمان بولا کہ ہان ہان بدیا ایک لفظ مشہور بنگالی زبان مین ہے
مگر ہاتھی کو کیا کہتے ہین سو فرمائیے راجکمار نے کہا کہ ہاتھی کو ہستی کری دنتی بارن

ناگ گجّ بولتے ہین عثمان بولا کہ ہان یاد آگیا اسکا نام گج پتی بدیا دیگج
ہے یہ بدیا دیگج بڑا تعجب کا بھرا ہوا خطاب ہے جیسی صورت ویساہی القاب
ہے راجکمار نے کہا کہ ہمارا دل اس سے بات چیت کرنے کو چاہتا ہے عثمان
نے پیشتر بدیا دیگج کی کچھہ باتین سنی تھین دل مین خیال کیا کہ اس سے گفتگو کرنے
مین کچھہ خطرہ نہین ہے کہنے لگا کہ کیا مضائقہ ہے پھر راجکمار اور عثمان دونون
وہان سے اوٹھکر مکان کے دروازہ پر آئے اور گجپتی کو بلوا بھیجا جب وہ حاضر
ہوا راجکمار نے پوچھا کہ آپ برہمن ہین گجپتی نے ایک عجیب مختصانہ انداز سے
ہاتھہ ہلا کر یہ اشلوک پڑھا **اشلوک** یاوت میر وستہما دیوایا و دگنگا مہی
تلی مہ اساری کہلو سناری سار نگ سمر سندر نگ مہ یہ لایعنی اشلوک سنکر
راجکمار بہت ہنسے اور ہنسکر اوسکو ڈنڈوت پرنام کیا اوسنے آشیر باد
دی کہ خدا آخان بابوجی کو خوش رکھے راجکمار نے کہا کہ ہم مسلمان نہین ہین
بند وہین دیگج نے دل مین خیال کیا کہ یہ شخص مسلمان ہے جسے اپنا حال چھپاتا ہے
اس مین کچھہ اسکا مطلب ہوگا ورنہ ہمکو یہان کیون بلاتا خوف زدہ ہوکر کہنے لگا
کہ خان بابوجی ہم آپ کو پہچانتے ہین آپ کسی دانون سے ہم پہلے ہین ہمکو آپ
کچھہ نہ کہیے ہم آپ کے چرنونکے داس ہین راجکمار نے دل مین کہا کہ یہ آدمی بھی
ایک تماشا ہے اور پھر کہنے لگے کہ آپ برہمن ہین اور ہم چھتری ہین پھر آپ
ہمکو ایسی بات کیون کہتے ہین آپ کا نام گجپتی بدیا دیگج ہے دیگج سوچنے لگا کہ

کہ ہمارا نام اسنے کیونکر جانا ضرور یہ ہمکو کسی آفت میں ڈالیگا ہاتھ جوڑکر بولا کہ
دوہائی شیخ جی کی ہم آپکے پاؤں پڑتے ہیں ہمکو چھوڑ دو راجکمار نے سوچا کہ یہ
شخص خوف زدہ ہو گیا ہے اس سے کوئی مطلب حاصل ہوگا تب وہ بات پھیر کر
کہنے لگی کہ آپکے ہاتھ میں یہ کیا ہے وجی نے کہا خداوند یہ نانک پیر کی کتاب
ہے راجکمار بولے کہ نانک پیر کی کتاب کا براہمن کے ہاتھ میں کیا کام ہے وجی
نے کہا ٹھیک ٹھیک مگر پہلے ہم براہمن تھے اب نہیں ہیں راجکمار نے کہا کہ
یہ کیا بات ہے آپ تو گڈھ مندارن میں رہتے تھے وجی نے خیال کیا کہ یہ اسنے
کسطرح جانا کہ ہم بیریندر سنگہ کے قلعہ میں رہتے تھے ضرور جیسا بیریندر سنگہ کے ساتھ
کیا ویسا ہی ہمارے ساتھ کریگا یہ سوچکر نہایت خوف و ہراس سے
تھر تھر کانپنے لگا اور زار زار رونے لگا راجکمار بولے کہ روتے کیوں ہو وجی دونو
ہاتھ اوٹھا کر پکارا کہ دوہائی خان باوا ہمکو مار مت ہم تمھارے غلام باوا
راجکمار نے کہا کیا تم پاگل ہو گئے ہو وجی بولا نہیں باوا ہم تمھارے غلام
باوا ہم تمھارے ہیں باوا راجکمار نے یہ حالت دیکھکر اوسکے خوف رفع
ہونے اور دل خوش کرنیکے لیے کہا کہ تم کسطرح کا اندیشہ مت کرو نانک پیر
کی کتاب پڑھو ہم سنینگے وجی کتاب کھولکر پڑھی اوسمیں سے دو ایک اشلوک پڑھنے لگا
روتا جاتا تھا اور پڑھتا جاتا تھا تھوڑی دیر کے بعد راجکمار نے پھر پوچھا کہ
آپ براہمن ہوکر نانک پیر کی کتاب کیوں پڑھتے ہیں وجی نے جواب دیا کہ ہم

مسلمان ہوگئے ہین راجکمار نے کہا کس طرح وجگ بولا کہ جب مسلمان لوگ
گڈہ مین آئے تب ہمکو کہا کہ ارے ہمن ادہر آؤ ہم تجکو آج مارینگے یہ بات
کہکے ہمکو پکڑ لیگئے اور مرغی کا پلاؤ پکا کر ہمکو کہلا دیا راجکمار نے پوچھا کہ پلاؤ
کیا ہوتا ہے وجگ نے کہا کہ چانول اور مرغی کا مانس گھی مین پکا کر کہلا دیا
اوسکا نام پلاؤ ہے یہ کہکر وجگ چپ ہو رہا راجکمار نے کہا کہ کہے جاؤ اور
کیا ہوا وجگ بولا کہ پھر ہمکو کلمہ پڑھایا اور کہنے لگے کہ آج سے تو مسلمان ہوگیا چنانچہ
اوسی روز سے ہم مسلمان ہوگئے پھر راجکمار نے پوچھا کہ اور کیا کیا ہوا وجگ نے
کہا کہ اور بہت ہمن بھی اسیطرح مسلمان کر دیے یہ بات سنکر راجکمار نے بنظر سخت
عثمان کی جانب دیکھنے لگے عثمان سمجھ گیا کہ راجکمار اس بات کو سنکر دل مین رنجیدہ
ہوئے ہین اور بولا کہ اس مین گناہ کیا ہے مذہب محمدی راست و حق ہے خوف
دیکر فریب دیکر جبر سے تعدی سے دین اسلام کی بڑہانے مین اہل اسلام کو گناہ
نہین ہے بلکہ عین ثواب ہے راجکمار نے جواب دیا کہ گو مذہب اسلام حق و راست ہے
مگر کوئی بات راستی و صدق کرداری کے مسلمان مین نہین پائی جاتی ہے دیکھو یہ
بات اظہر من الشمس ہے کہ تم سب لوگ بادشاہ ملک اپنے ولی نعمت سے
نمک حرامی کرکے بر ملا پھر گئے ہو سر انحراف بلند کرکے بغاوت پر کمر باندہی
ہے کیا کو نیکی ہی کا نام ایمان ہے اور اس نمک حرامی ہی کو نیکی و ثواب سمجھے
ہین نزدیک کا وقائع ہے کہ شاہ ہمایون والد اکبر بادشاہ سے

شیر خان نامی افغان نے جو معتمد ابیہ اور نمکخوار قدیمی ہمایونشاہ کا تھا کمر اپنی
آمادہ ہو کر راہ بغاوت سر کیا او بجمعیت کثیر افغانان آگرہ کی دریا سے گذر کر
سکندرہ کے مقام پر نیزہ گستاخی نصب کیا آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ شاہ
ہمایون کو اوسپر یورش کرنی پڑی عین یورش کی حالت مین عبد الغفار نام
بخشی فوج شاہی نے داغ نمک حرامی سے اپنا منہ کالا کرکے شیر خان باغی کا ساتھ
اختیار کیا جب بخشی روسیاہ حرامخوری کرکے شامل فرقہ اشقیا ہو گیا اوسکے ساتھ
بہت سی فوج شاہی بھی زمرہ ناحق شناسان مین مل گئی انجام کار پادشاہ
سے مقابلہ و مجادلہ پیش آئی اور اس جم غفیر ناعاقبت اندیشان سے پائی ثبات
پادشاہ کا متزلزل ہو کر سوا سے بھاگنے کے اور کوئی راہ نہ ملی ناچار بادشاہ نے
بحال تباہ بھاگ کر لاہور اور سندہ کے رستہ ایران کی جانب رخ
کیا اور اوسی حالت تباہی مین سندہ کی ریگستان مین یہ بادشاہ اکبر متولد
ہوئے شاہ طہماسپ والی ایران نے رعایت لوازم مہمانداری ہمایون شاہ
جیسی کہ چاہیے ادا کی اور اپنے پاس سے افواج و خزائن دیکر اور بیرم خان نامی
امیر کبیر کو سردار لشکر کرکے بجانب ہند روانہ کیا حتی کہ کلانور کے میدان مین باہم
لشکر سلطانی و افواج نمکحرام کی ایک معرکہ سخت پیش آیا اور لشکر شیر خان نے شکست
فاش کھا کر راہ فرار سر کیا اور قنوج تک اوسکے قدم نہ تھمے عاقبت الامر قلعہ
کالنجر مین محبوس و محصور ہو گیا اور بعد اسکے رستی توپ کے گولہ سے پاس قلعہ کے

بخشی کا نام عبد الغفار ... بیرم خان

بارود خانہ مین آگ لگ گئی اور اوس سے نمک حرام مذکور معہ جمیع اشرار فجار
اپنے کیفر کردار کو پہونچکر خدا جانے کہان اوڑ گیا اور ناحق شناسی ولی نعمت کا
یہ نتیجہ پایا کہ اوسکی نعش تک کا پتہ نہ لگا علی ہذا القیاس اب دیکھو لوکہ حالانکہ
تم سب لوگ مسلمین کہلاتے ہو اپنے آپ کو صاحب ایمان بتلاتے ہو اور
شاہ محمد بھی اہل اسلام سے ہے اور آبا و اجداد سے تم لوگ اوس عشیرہ
خلافت کی نمکخوار رہے علی الخصوص اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم
قرآن مین نازل ہے پھر بھی تم نے اون سب حقوق نعمت شاہی اور حکم الہی کو
نسیاً منسیاً کرکے داغ ناسپاسی و ناحق اندیشی کا اپنی پیشانی حال پر لگایا کون
صاحب تمیز ہے جو نمک حرام آدمی کو ایماندار و درست مذہب قرار دیگا
ہمارے نزدیک جہان تک ممکن ہو اہل سلطنت کو لازم ہے کہ اس فرقہ حق
فراموش کو کبھی منصب خانی و نوابی کا ندین ورنہ انجام کار انکی فتنہ انگیزی
و شور و شر سے بچنا محال ہوگا یہ گفتگو راجکمار کی سنکر عثمان دم بخود اور
خاموش ہو رہا کچھہ جواب ندیا پھر راجکمار بدیا دیگر سے مخاطب ہوکر بولی کہ
مہاراج تمکو آج سے ہم شیخ دیگ کہا کرینگے بھلا شیخ دیگ جی قلعہ کی اور
اور خبرین بھی کچھہ جانتی ہو دیگ نے جواب دیا کہ ابھی رام سوامی بھاگ گئے راجکمار
نے دل مین سوچا کہ اس بیوقوف سے بدون صاف صاف دریافت کئے
مطلب حاصل ہوگا یہ خیال کرکے پوچھا کہ ہرینہ سنگھ کا کیا حال ہوا دیگ نے کہا

کہ نواب نے اونکو قتل کرادیا یہ بات سنتے ہی راجکمار کا چہرہ شدت طیش و
غضب سے سرخ ہو گیا اور عثمان سے پوچھنے لگے کہ کیا یہ بات درست ہے عثمان نے
آہستگی سے جواب دیا کہ نواب قتلو خان نے بتجویز خود اوسکے قصاص کا حکم دیا
ہماری راے مطلق ہمین نہین ہوئی بلکہ محض اسکے برخلاف تھی راجکمار یہ سنکر
کچھہ سوچنے لگے عثمان نے وقت پاکر دیگ سے کہا کہ اب تم یہان سے چلے جاؤ راجکمار
نے اوسکا ہاتھہ پکڑ لیا اور پھر پوچھا کہ بملا کہان ہے دیگ آہ سرد بھر کر کہنے لگا
کہ بملا اب نواب کی بیگم ہوگئی راجکمار نے عثمان سے پوچھا کہ کیا یہ بھی سچ
ہے عثمان نے کچھہ جواب نہ دیا اور دیگ سے کہنے لگا کہ تم کیا بکتے ہو یہان سے
چلے جاؤ راجکمار نے دیگ کا ہاتھہ ایسا مضبوط پکڑ رکھا تھا کہ وہ چھوٹا کر نہین
جاسکتا تھا راجکمار نے عثمان کی بات کا کچھہ خیال نہین کیا اور پھر دیگ
سے پوچھا کہ بتلاؤ تلوتما کا کیا حال ہے دیگ نے کہا کہ ہم کچھہ نہین کہ سکتے
کہ تلوتما کہان ہے مگر ایسا سنتے ہین کہ اوسکو نواب نے قید کر رکھا ہے
یہ دریافت کرکے راجکمار دیگ کا ہاتھہ چھوڑ الگ ہوگئے عثمان کہنے لگا
کہ ہم صرف افسر فوج ہین ایسے معاملات مین ہمکو کچھہ دخل نہین
راجکمار نے کچھہ جواب ندیا بعد اوسکے دیگ وہان سے روانہ ہوا اور
راجکمار رنج و حسرت مین بھرے ہوے بادل دردمند اپنے بستر پر آلیٹے اور
عثمان اپنے ڈیرہ پر چلا گیا +

بیقراری راجکمار کی تلوتما کی یاد مین اور گفتگو کرنا عثمان کا معاملۂ صلح و شدادیین

جبکہ یہ حال پر اختلال درد خیز ملال انگیز راجکمار نے وچ کی زبانی سنا دل اونکا نہایت اضطراب و اضطرار سے سیماب وار بیقرار ہوگیا دن جون تون کرکے بہزار خرابی و پریشانی بسر کیا رات بھر بستر بیتابی پر مرغ نیم بسمل کی طرح تڑپا کئے خواب خیال ہوگیا جینا محال ہوگیا جس شخص کے دیکھے بغیر تمام عالم آنکھون مین سیاہ نظر آتا تھا اوسی سے جہان خالی ہو جانے کی خواہش کرکے خیال کرتے ہین کہ افسوس تلوتما ابتک کیون زندہ رہی مر کیون نہ گئی جو نازنین مہ لقا بہزار حسن و ادا میری منزل دل مین جلوہ افروز تھی کیا اب وہ پٹھانون کے مکان ظلمت نشان مین بصد سوز جگر اوقات بسر کرتی ہے وہ گلبدن نازک اندام کہ جسکے لب نازک پر خیال بوسہ سے تبخالہ پڑ جاتا ہو اوسکو بار نگاہ کس طرح اوٹھاتی ہوگی مصیبت زندان و ہجوم غموم و تواتر رنج و محن کی کیونکر برداشت کرتی ہوگی اچھا ہو اگر مر جاوے بھلا اس عذاب سے تو رہائی پاوے آہ کیا وہ پھول سا بدن جل بھن کر خاکستر ہو جاوے گا تماک کا تو وہ بچا رہے گا اس فراخ میدان جہان مین تو اوسکا نام کو بھی اک ذرہ نہ ملے گا خدا جانے مرمر جو اوسکا دھوان اور ڈالیجاوے گی مگر وہ صورت

دلنشین میرے لوح دلپر نقش کالحجر ہو رہی ہے وہ کیونکر مٹے گی کسطرحسے بھولائی جاے گی نہین جی وہ توجان کے ساتھ جاے گی الغرض یہ خیال آتے ہی راجکمار کی آنکھون سے ترتراکر پانی جاری ہوا بیخودی کا عالم طاری ہوا تاب و توانائی نے صاف جواب دیا ہوش وحواس نے اپنا اپنا رستہ لیا صبر وشکیب کافور ہوے عقل وخرد کے جھگڑے دور ہوے جون جون رات گھٹتی گئی بیقراری بڑھتی گئی آخر شب دونون ہاتھہ سے سر پکڑکر بیٹھہ گئی دماغ پریشان ہوا شدت اضطراب سے کوئی دم مین دم نکلجانے کا گمان ہوا دل مین کسی بات کا ثبات وقیام نرہا سنبھل جانے کا کچھہ بھی مقام نرہا کوفت غم سے دل مین ایک درد ہوا رنگ فق پڑگیا چہرہ زرد ہوا آتش رنج وقلق نے حرارت دکھلائی بخار نمودار ہوا جاں پر آفت آئی آخر بیٹھے بیٹھے اوکتا کر مکان سے باہر آکر ایک کنگرہ کی زہ پکڑکر کھڑی ہوگئی اوسوقت سرد سرد ہوا چل رہی تھی فلک پہ ابر چھایا ہوا تھا کہین کہین بادلونکے اوڑنے سے ایک دو ستارہ چمک جاتا تھا دور دور درختونکا سایہ اندہیری مین فصیل قلعہ کی مثال نظر آتا تھا جابجا درختون مین جگنونکی چمک سے زمین پر ستارونکی جھمک معلوم ہوتے تھے تالاب مین بادلونکا عکس درختونکا سایہ کیفیت تازہ دکھاتا تھا راجکماری دیوار کے سہارے کھڑے ہوے دیکھہ رہی تھی ہوا سے سرد سے لگنے سے حرارت نے کچھہ افاقت دی دلکی طپش کم ہوئی طرح طرح کے خیالات

کرتے کرتے آنکھ لگ گئی اور آنکھ لگتے ہی حالت خواب مین ہاتھونکی مٹھی
بند ہوگئی دل دھڑکنے لگا پیشانی پر پسینہ آگیا بدن کانپنے لگا اوسیوقت
پھر نیند اوچٹ گئی راجکمار رزہ کو چھوڑکر ادھر اودھر ٹہلنے لگے اوسوقت
کی حالت بیقراری و مایوسی و جگرسوزی کو اونکا ہی دل جانتا ہوگا کہ کیا
گذرتی ہوگی تاب تحریر سے افزون ہے القصہ اسیطرح ٹہلتے ٹہلتے سپیدہ صبح
نمودار ہوا راجکمار فرش نشین پر ہی لیٹ گئے اور نیند آگئی کچھ دن چڑھے
عثمان خان وہان آیا اور راجکمار کو بیدار کرکے بعد ادائے تسلیم بجا لاکے چٹھی
حوالکی راجکمار چٹھی لیکر چپ چاپ عثمان کی جانب دیکھتے رہے عثمان نے
دل مین خیال کیا کہ اسوقت راجکمار کی طبیعت کو قرار نہین معلوم ہوتا دل
منتشر و غمگین نظر آتا ہے کچھ گفتگو کرنا مناسب نہین مگر پھر کچھ سوچکر بولا کہ کئی
دن ہوے یہ چٹھی ہمکو ایک شخص نے دی تھی اور ہمنے وعدہ اسکے پہونچا دینے کا
کرلیا تھا مگر آپ کی تکلیف بیماری کی وجہ سے اب تک ہم نہین لاسکے
اب کہ وہ سبب رفع ہوا اور آپ کو بفضل خدا صحت و شفا حاصل ہوگئی اسواسطے
یہ چٹھی آپکے پاس چھوڑے جاتے ہین بوقت فرصت آپ اسکو ملاحظہ فرمالیجیے
اور شام کے وقت ہم پھر حاضر ہونگے آپ جواب لکھہ رکھین ہم کاتب کے
پاس پہونچا دینگے یہ کہکر عثمان وہان سے چلا گیا اور راجکمار نے دل کو
جمع کرکے اول سے آخر تک اوس چٹھی کو پڑھا اور بعد ازان آگ روشن کرکے

اوسمین ڈال دیا جب تک وہ جل کر خاک نہو گئی اوسکو بہ نگاہ حسرت دیکھتے
رہے جب وہ بالکل جل گئی تب ایک نعرہ آہ بھر کر کہنے لگے کہ جس شے کے
دیکھنے سے کسی کی یاد آتی وہ تو جلکر خاک ہو گئی مگر یہ کافر دل ہمارا ایسا سخت
پتھر ہے کہ اسکو ذرا بھی آنچ نہین لگتی پھر اوسی حالت مین اوٹھکر حوائج ضروری
سے فراغت پاکر بارگاہ ایزدی مین سجدہ ادا کیا اور آسمان کی جانب دیکھکر
کہنے لگے کہ یا غفور الرحیم تیرے فضل و کرم کی امداد سے ہم اپنا دھرم نباہینگے
جو راجپوتونکا کام ہے اوسکو انجام پر پہنچائینگے صرف تیری نظر لطف و
رحم درکار ہے بے ایمان قاتلونکا اپنے جیتے جی لوح ہستی سے نام مٹائینگے
اس معاملہ مین گو ہماری جان بھی جاتی رہے بدن کا بھی نقصان ہو جاوے
اسکا کچھ خوف و اندیشہ نہین جہان تک انکی طاقت ہے وہان تک ہم
کبھی دریغ نہین کرینگے اور جو ہمارے حیطۂ اختیار و اقتدار سے باہر ہے
اوسمین تیری امداد و معاونت چاہیے اے عالم القلوب ماہر الغیوب سب
امور تجھ پر ظاہر و باہر ہین اب ہم تاو تمکو مطلق نہین چاہتے اوسکا دیکھنا
ہمکو ناگوار ہے اول ہی جو اوسکی صورت دیکھی تھی وہ دلکو تکلیف دیتی ہے البتہ
جب تک ہم نہ مرینگے یہ تکلیف دل سے دور نہو گی یہ رنج اب جیتے نہین جاتا
صرف تیری مہر و مناسبت کی دوا مطلوب ہے آیندہ شعر سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را پھر راجکمار اپنے بستر پہ آلیٹے اور اسیطرح تخیلات

حسرت آمیز کرتے رہے سہ پہر کے بعد عثمان اپنے اقرار کے بموجب راجکمار
کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ راجکمار چٹھی کا جواب طیار ہے یا نہین
راجکمار نے جواب لکھ رکھا تھا وہ چٹھی عثمان کے حوالہ کر دی عثمان کہنے لگا
کہ راجکمار قصور معاف ہو اس قلعہ مین ہم لوگون کا ایسا دستور ہے کہ جو کوئی شخص
کسیکو چٹھی لکھی اوسکو ہم بعد ملاحظہ کے بھیجتے ہین راجکمار کچھ ناراض ہوکر بولے
کہ یہ بات زیبا نہین لانا فضول ہے چٹھی کھولکر پڑھ لو اگر دل چاہے بھیجدینا ورنہ
خیر عثمان نے چٹھی کھولکر پڑھی اوسمین صرف اسقدر درج تھا مضمون اسکے
بدبخت بدنصیب ہم تیرا کہنا ہرگز نہین بھولینگے مگر جو تو بیت برتا یعنی خادم
شوہر ہے تو جلد جس راہ تیرا شوہر گیا ہے تو بھی اوسی راہ روانہ ہو تب تیری
بدنامی و رسوائی خود بخود رفع ہو جاوے گی فقط۔

عثمان اس مضمون مختصر با معنی کو پڑھکر کہنے لگا کہ مہاراجکنوار آپ کا دل بھی بڑا
ہی سخت ہے راجکمار ہنسکر بولے کہ پٹھانون کے دل سے سخت نہین عثمان نے ذرا
رنجیدہ ہوکر کہا کہ پٹھانون نے آپکے ساتھ کچھ برا نہین کیا راجکمار بولے کہ
نہین جی ہم اپنے واسطے نہین کہتے ہین تم لوگون نے ہماری تواضع و خاطر داری
مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہے باوجود مخالفت و دشمنی کے بحالت
قابو و قدرت جان بخشی فرمائی ہے علاج و معالجہ سے زندگی دوبارہ عطا کی ہے
مکان نفیس و عالیشان بستر و بالش نرم و گداز غذاے لطیف و نظیف کنیز و غلام

خدمت گذار غرض سب سامان آسایش و آرام کے موجود و مہیا ہین اس رعایت
و شرافت کو جو آپ کی جانب سے ہمارے حق مین ظاہر ہوئی ہم کبھی نہین بھولینگے
مگر عثمان اس آرام و آسایش کو ہم کچھہ مفید مطلب نہین سمجھتے ہین اگر ہم قیدی
ہین تو قیدخانہ مین رکھو یہ تمھاری رعایت و عنایات ہمکو کچھہ منفعت نہین بخشتی
اگر ہم قیدی نہین ہین تو اس سونے کے پنجرہ مین رکھنے سے ہمکو کیا مطلب ہے
عثمان نے سوچکر جواب دیا کہ راجکمار آپ ایسی فال بد کس لئے منہ سے
نکالتے ہین برے وقت کو ازخود کیون بلاتے ہین جو امر کہ انسان کو پیش آنا ہے
وہ بارادۂ تقدیر خود بخود پیش آجاتا ہے راجکمار بولے کہ تمھارے ان ملایم
بسترون اور پھولونکی سیج سے ہمکو وہ قیدخانہ کے پتھر ہزار اطلس دیبا
سے بہتر و بیہتر ہین اور اونہین کو تکیہ سنجاب و بالش قاقم سمجھنا اچھوتونکا
عین دھرم اور خاص کام ہے ہم اسکو فال بد نہین سمجھتے ہین عثمان یہ سنکر
کہنے لگا کہ آپ کی اگر ایسی ہی مرضی ہے اور قیدخانہ کے پتھرون ہی پر آرام
فرمانا منظور ہے تو ایسا ہی ہوجاوے گا راجکمار نے عثمان کی جانب بنظر سخت دیکھکر
کہا کہ عثمان بیشک اگر قتلو خان کو اوسکے اعمال کی سزا ہم نہ دے سکے تو جلاد کے
ہاتھہ سے ہمکو جان دینا عین ثواب ہے عثمان کہنے لگا کہ راجکمار ذرا ہوش
کرو پٹھانونکا قول بیجا نہین ہے جو کہینگے سو ہی کر دکھائینگے راجکمار
کہنے لگے کہ عثمان تم ہمکو ڈر دکھلاتے ہو راجپوت مرنے سے کبھی نہین ڈرتے ہین

اور موت کو کچھہ خیال مین نہین لاتے عثمان بولا کہ نہین راجکمار ہم دونون
جانب کے حال سے اچھی طرح واقف ہین ہم کچھہ تخویف نہین دیتے ہین بلکہ اسوقت
ایک خاص مطلب کے لیے آپکے پاس آئے ہین راجکمار متامل ہوکر کہنے لگے کہ کہو
عثمان بولا کہ اب جو کچھہ ہم آپسے کہین گے وہ بحکم قتلوخان ہے ذرا غور سے
استماع فرماوین آپ جانتے ہین کہ اس جنگ ناواجب مین طرفین کی فوج
ولشکر کا زیان ہوتا چلا جاتا ہے صرف افغانونکی ہی آدمیونکا کچھہ نقصان نہین ہے
بادشاہی فوج بھی برابر ضایع ہوتی جاتی ہے فرض کیا کہ لشکر سلطانی بہت
صاحب طاقت ہے مگر افغان لوگ بھی اوس سے کچھہ کم نہین ہین آپ کو
اس گڈہ مندارن ہی کی فتح کرنے مین پٹھانونکی طاقت معلوم ہوگئی ہوگی
راجکمار ہنسکر کہنے لگے کہ ہان پٹھان بھی کچھہ چیز ہین عثمان بولا کہ خیر کچھہ ہون
یا نہون ہم اپنی تعلی سے نہین کہتے ہین کچھہ فخر جتلانے کی خواہش نہین مگر
ظاہر ہے کہ شاہ دہلی کے ساتھہ پٹھانونکا ایکمدت مدید سے خرخشہ وتنازع چلا
آتا ہے بلکہ بادشاہ نے دوچار مرتبہ ملک اوڑیسہ پٹھانون سے چھین
بھی لیا لیکن پٹھانون نے پھر اوسکو قبضہ شاہی سے نکال لیا یہ ضرور ہے
کہ ہر وقت فوج شاہی کے ساتھہ جنگ وجدل کرنے مین پٹھان آرام وآسایش
سے نرہ سکین گے مگر بادشاہ بھی پٹھانون سے مخالفت ومنازعت کرکے
ملک اوڑیسہ اپنے دخل مین نہین رکھہ سکتے راجکمار آپ یہ خیال نفرماوین

کہ ہم یہ بات اپنے اظہار عظمت وطاقت کے لیے کہتے ہین فضل آلہی سے آپ بھی
دانا وہمہ دان وآئین سلطنت وحکومت رانی سے بخوبی ماہر وآگاہ ہین بھلا
غور تو کیجیے کہ دہلی سے اوڑیسہ کس قدر فاصلہ دور و دراز پر ہے اگر اب
شاہ دہلی نے بامداد و کمک مہاراجہ مانسنگہ پٹھانون کو مغلوب کرکے
اوڑیسہ لے لیا تو کیا ہے چند عرصہ بعد پٹھان پھر چھین لینگے اسیطرح پیشتر بھی بادشاہ
نے اوتکل اوڑیا لے لیا تھا لیکن کتنے دن تک وہ اوسکے قبضہ مین
رہا ویسے ہی اب بھی ہوگا آپ خوب خیال فرمالین اودھر مہاراجہ مانسنگہ
نے دلی کی جانب رخ کیا اور ادھر اوڑیسہ بادشاہ کے ہاتھ سے گیا پٹھان
کچھ بنگالی نہین ہین اپنا دخل اس ملک سے کبھی نہ چھوڑینگے اگر ایک
پٹھان بھی زندہ رہا تو اپنی حیات تک بادشاہ کا کبھی دخل نہونے دیگا
پس اس صورت مین راجپوتون اور افغانون کے خون سے ناحق و ناروا
زمین سرخ کرنے سے کیا حاصل وفائدہ ہے یہ سب باتین سنکر راجکمار نے
کہا کہ تمھارا کیا منشا ہے تم کیا کرنا چاہتے ہو عثمان بولا کہ ہم اور کچھ نہین
چاہتے ہمارے آقا صرف صلح کرنا چاہتے ہین راجکمار نے کہا کہ کن شرائط پہ
صلح کرنا چاہتے ہین عثمان نے کہا کہ دونون طرف کے پلہ جھکلین تب صلح
ہووے نواب قتلو خان ملک بنگالہ کو کہ جسکو اوسنے بہزار دقت وقتا فوقتا
اپنے قبضہ مین کیا ہے چھوڑ دینے پر مستعد ہے اگر اکبر بادشاہ اوڑیسہ

دست بردار ہوون اور اپنی فوج دہلی کو لوٹا لین اور پھر مزاحم یورش نکرین
اس مین کچھ بادشاہ کا نقصان و ہرج نہین ہے بلکہ یہ کہ گویا پٹھانونکا
ہی نقصان ہے کہ جو ملک اونھون نے بصد مشقت حاصل کیا تھا وہ
چھوڑے دیتے ہین راجکمار یہ تمام باتین سنکر کہنے لگے کہ یہ امر بہت
مناسب ہے لیکن مجھے اس معاملہ مین گفتگو کرنے سے کوئی فائدہ مترتب
نہین ہوسکتا صلح کرنے یا نہ کرنے کے مالک مہاراجہ مانسنگہ ہین اونکی
خدمت مین سفیر کیون نہین بھیجتے ہو عثمان نے کہا کہ اون کے پاس پہلے
ایلچی بھیجا تھا مگر اون سے کسی شخص نے خلاف واقعہ ایسا کہدیا ہے کہ
پٹھانون نے راجکمار کو قتل کر ڈالا اس رنج سے مہاراجہ صاحب
پٹھانونکا نام تک بھی نہین سنتے ہین اگر آپ بذات خود تشریف لیجا کر
صلح کے باب مین اون سے تحریک فرماوینگے تو یقین کامل ہے کہ وہ
رضامند ہوجاوینگے یہ سنکر راجکمار بولے کہ اس بات کو صاف صاف
کہو اگر ہم یہان سے اپنی تحریر بھیجدین تو کیا مہاراجہ صاحب کو یقین آویگا
پھر ہمارے بذات خود جانے کے لیے کیون کہتے ہو عثمان بولا کہ سبب
یہ ہے کہ مہاراجہ مانسنگہ ہمارے حال سے واقف نہین ہین آپکے
تشریف لیجانے سے ہمارا سب حال اونپر منکشف ہوجائیگا اور جب دربار
صلح آپ اونکو کچھ کہینگے تو البتہ وہ رد نکرینگے یہ مطلب تحریر و کتابت

اچھی طرح حاصل نہیں ہوسکتا ہے اس غرض سے نواب قتلو خان نے
آپ کی معرفت صلح کا ہونا تجویز کیا ہے راجکمار نے کہا کہ بہت اچھا ہم اپنے
والد کے پاس جانے سے کچھ ناراض نہیں ہیں عثمان نے کہا کہ ایک
شرط اور ہے اگر مہاراجہ مانسنگھ صلح قبول نفرماوین اور آپ سے یہ کام
انجام کو نہ پہونچے تو آپ پھر ہمارے پاس واپس آجاوین راجکمار ہنسکر
کہنے لگے کہ اچھا اگر ہم اقرار کرجاوین اور پھر نہ آوین تو تم ہمارا کیا کروگے
عثمان مسکرا کر بولا کہ سچ ہے مگر راجپوتونکا قول کبھی خلاف نہیں ہوتا
راجکمار بولے کہ ہم اقرار واثق کرتے ہین کہ اپنے والد سے ملکر پھر لوٹ
آوینگے عثمان نے کہا کہ ایک بات کا اور بھی اقرار کیجیے گا یعنی مہاراجہ
مانسنگھ کے روبرو ہم لوگونکے مقصد مطلب صلح کے باب مین آپ گفتگو کرین
راجکمار بولے کہ عثمان یہ اقرار ہم نہیں کرسکتے ہین شاہ دہلی نے ہم
لوگونکو اس ملک کی تسخیر کے لیے بھیجا ہے کچھ صلح و مصالحت کے واسطے
نہیں بھیجا اس امر کا اختیار خود مہاراجہ صاحب کو بھی نہیں ہے عثمان
رنجیدہ ہوکر کہنے لگا کہ راجکمار آپ تو راجپوتونکی طرح جواب دیتے ہین
خوب سوچ لیجیے گا کہ آپ کی رہائی کا یہان سے اور کوئی طریق نہیں ہے
راجکمار نے کہا کہ ہماری رہائی سے شاہ دہلی یا راجپوتونکا کیا فائدہ ہے
بادشاہ کے لشکر مین سپاہی و افسر بہت ہین اور راجپوتون کے خاندانکو

لڑکی بہت ہین عثمان بلجاجت والحاح کہنے لگا کہ راجکمار آپ ہماری صلاح
قبول کرین اس اصرار و عقیدہ کو چھوڑ دین ہم صاف صاف کہتے ہین کہ
آپ کسی ہی وسیلہ سے ہمارا مطلب حاصل ہوگا نواب صاحب نے آپ کو
اب تک صرف اسی غرض سے نظر بند رکھا تھا اگر آپ یہ بات منظور نکرینگے
تو نواب صاحب کو نہایت تکلیف کرنی پڑے گی راجکمار کبیدہ خاطر ہوکر
بولے کہ عثمان تم ہمکو بیہودہ دکھلاتے ہو ابھی ہم قیدخانہ مین جانے کو
راضی ہین عثمان بولا کہ راجکمار صرف قیدخانہ ہی مین بھیجکر قتلو خان راضی
وخاموش نرہیگا بلکہ کچھ اور بھی کریگا راجکمار تیوری چڑھا کر بولے
کہ بہت کریگا قتل کرا ڈالیگا اور ہمارا کیا کرسکتا ہے یہ بات کہتے کہتے
راجکمار کی فرط غضب سے آنکھیں سرخ ہوگئین عثمان یہ حال دیکھکر
کہنے لگا کہ راجکمار اب ہم رخصت ہوتے ہین جو ہمارے کرنے کا
کام تھا وہ ہم کرچکے اب قتلو خان کے حکم سے اور آدمی آکر جو کچھ کہے
وہ سن لینا یہ بات کہکر عثمان وہان سے چلا گیا تھوڑی دیر بعد ایک
اور شخص وہان آیا چار سپاہی شمشیر برہنہ لئے ہوے اوسکے ہمراہ تھے
راجکمار پوچھنے لگے کہ تم کیون آئے افسر نے جواب دیا کہ آپکو یہان سے
دوسرے مکان مین چلنا پڑیگا راجکمار نے کہا بہت بہتر چلو یہ کہکر اونکے ساتھ
دوسرے مکان مین تشریف لیگئے ٭

ملاقات ہونا بملا کا تلوتما سے

دن گذرتے کچھ عرصہ نہین لگتا ہے آخر رفتہ رفتہ قتلو خان کی سالگرہ کا
دن بھی آپہونچا تمام قلعہ مین عیش و عشرت سور و سرور کی ایک دھوم مچ
گئی دیوان عام مین صبح سے شام تک برابر ناچ رنگ کا جلسہ ہوتا رہا فقرا
اور گدا گرون کو نقد و جنس زر و گوہر کی خیرات ہوتی رہی دعوت کے لیے
انواع انواع اقسام کے اطعمہ لذیذ و نفیس پکتے رہے اسیطرح وہ تمام دن
عیش و نشاط فرح و انبساط مین گذر گیا شام ہوتے ہی جابجا روشنی کے ٹھاٹھ
باندھے گئے مردم فوج نوکر چاکر کنیز و غلام سب اپنے اپنے کام متعلقہ مین
مصروف ہوئے محلسرائے زنانہ مین ہر جگہ رقص و سرود شروع ہوا قتلو خان
کی شب خوابی کی جگہ طرح طرح کے جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے
سجائے گئے شمعدانون کی نوری روشن ہوئین بخورات عود و صندل
و عطریات وغیرہ سے تمام مکان بسایا گیا غلام و کنیزک اقسام اقسام
کے لباس ہائے خوشرنگ پہنے ہوئے اپنے اپنے رکاب و خدمت پر حاضر
و موجود ہوئے محفل کی ترتیب کا حکم ہوا تمام سامان آرایش کا اپنے اپنے
موقع بہ موقع مرغوب و اندازہ خوش اسلوب چنا گیا بیگمات حرم خاص
آرایش بدن پیراستن مصروف ہوئین زرق برق کی پوشاکین زیب تن کین

زیورات وجواہرات سے عضو عضو کو ازسرتاپا آراستہ و پیراستہ کیا قصہ کوتاہ
قلعہ مین کوئی ایسا متنفس نہ تھا جو اوسوقت مصروف کار یا مشغول تماشا نہو
کوئی گاتا تھا کوئی بجاتا تھا کہین تماشائیون نے چوچک کر رکھی تھی کہین
میخوارون نے ہوحق کر رکھی تھی کہین دور ساغر چل رہا تھا کہین کوئی مدہوش
و بیخبر پڑا تھا غرض کہ سب غافل از کار خانہ تقدیر اسیطرح مخمور و مدہوش اپنے
اپنے کاروبار و عیش و نشاط مین بیخبر ہو رہے تھے از انجملہ وہ افسردہ دل قالو بجو
یعنی بملا ایک خوزیور و لباس سے آراستہ و پیراستہ ظاہر مین نشاء حسن و
جمال سے مخمور و مسرور رشیشہ باطن درد و کلفت و رنج سے لبریز و معمور اندیشہ
و زیبایش مخالفت سے بظاہر خورم و بشاش مگر جی اوداس سینہ و دل
حسرت و یاس سے پاش پاش چہرہ پر شگفتگی دل مین غم جانگزا لب اس
کلام سے آشنا فرو بظاہرم منگر کہ چہ سرسبز م + کہ ہمچو رنگ حنا
باطنم پرازخون است+ بے روک ٹوک ہر ایک مکان کو دیکھتی بھالتی
پھرتی تھی اسی طرح پھرتے پھرتے موقع وقت پاکر ایک مکان کے اندر
پہونچی اور دروازہ اوس مکان کا بند کرلیا مکان کے اندر ایک کمرہ تھا
اوسمین صرف ایک چراغ روشن تھا اور ایک طرف گوشہ مین پلنگ پڑا
ہوا تھا اور اوسپر چادر سے منہ سر لپیٹے ہوے تلوتما پڑی تھی بملا اوس
پلنگ کے برابر جاکر کھڑی ہوئی اور آہستہ سے کہنے لگی کہ مین آئی ہون تلوتما

یہ آواز سُن چونک کر دوپٹہ منہ سے اوتار بملا کو پہچانکر اوٹھہ بیٹھی مگر کچھہ
جواب نہین دیا بملا نے پھر کہا کہ تلوتما مین آئی ہون تلوتما نے پھر بھی کچھہ جواب
نہین دیا اور ایک ٹک نظر باندھے ہوے بملا کے منہ کو تکتی رہی تلوتما کا وہ
چہرہ ہی نہین سا وہ نوخیز حسن ہی اوڑ گیا بدنیز شدت غم و الم سے تمام کچھہ پلٹ
پڑ گئین جسم خشک و لاغر ہوگیا وجود پہ صرف ایک ہی کپڑا سو بھی میلا کچیلا
بال سر کے کھلے ہوے گرد و غبار سے بھرے ہوے زیور کے عوض صرف
جن جگہ زیور پہنے ہوے تھی اوسکے نشان بصورت زیور نمایان تھے بملا
پھر کہنے لگی کہ مین اپنے آنے کے لیے کہ گئی تھی سو حاضر ہون تو بولتی کیون
نہین تلوتما نے آہ سرد بھر کر کہا کہ جو کچھہ کہنا سننا تھا وہ کہہ چکی اب کیا
کہین گے بملا نے اوسکی آواز سنکر پہچانا کہ تلوتما روتی ہے تب اوسکا منہ
اوپر کو اوٹھا کر دیکھا کہ آنکھین پانی مین ڈبڈبا رہی ہین اور دوپٹہ کا پلہ
تمام بھیگا ہوا ہے اور بالین سر بھی آنسوون سے تر ہو رہا ہے بملا یہ حال
دیکھکر کہنے لگی کہ اسطرح شب و روز رونے اور آنسو بہانے سے بدن اور بھی
لاغر ہو جاوے گا سر گھومنے لگے گا آنکھونکی روشنی جاتی رہے گی عنان
صبر و شکیب ہاتھہ سے نہ دو صبر رکھو پروردگار کچھہ اچھی ہی کرے گا تلوتما رو کر
بولی کہ اس بدن بیت الحزن کی حفاظت و قیام سے ہمین کچھہ مطلب نہین ہا
بلکہ یہی تعجب و افسوس ہے کہ ابتک یہ کیون بنا رہا بملا یہ کلام درد انگیز

شکیب رہا سنکر رونے لگی اور تھوڑی دیر بعد دم سرد بھر کر کہنے لگی کہ آج
کیا تجویز کر دگی تلوتما بلا کی آرائش و پوشاک وغیرہ کو دیکھ کر رنجیدہ ہو کر
بولی کہ ہم کیا تجویز کرین اور کیسی تجویز سے ہمکو کیا کام ہے بلا نے کہا کہ
تلوتما تم ہماری بات ہنسی اور دلگی سے نہ سمجھنا تمنے ابتک بھی قتلو خان کو نہین
جانا وہ اکثر کامون مین مصروف تھا اسلیے اوس شیطان نابکار نے ابتک
ہمسے اغماض و چشم پوشی کی آج اوسکی سالگرہ ہے ہم لوگون کو ضرور آج
گھر مین بلا دے گا و اللہ اعلم کسطرح پیش آویگا تلوتما بولی اس سے زیادہ
اور کیا پیش آویگا بلا متامل ہو کر کہنے لگی کہ دفعتًا اوس ستار و غفار کے
فضل و کرم سے نا امید و مایوس ہونا دلیل ضعف عقل ہے ابتک اوسکی
عنایت و لطف سے ہم لوگونکی جان اور ایمان بنا ہوا ہے جب تک بدن مین
جان رہے گی ایمان کو بھی رکھین گے تلوتما نے کہا کہ بلا یہ جو تم زیور پہنے ہو
سب اوتار ڈالو یہ لباس تمھین پہنے ہوے دیکھکر ہمارے بدن مین کانٹے
سے لگتے ہین بلا نے ہنسکر کہا کہ اے دختر عزیزہ ہمکو زیور و لباس پہنے ہوے
دیکھکر کچھ اعتراض مت کرو ہمکو بے ایمان نہ جانو یہ کہکر بلا نے ایک نہایت
تیز و شفاف چھری اپنے دامن مین سے نکالکر دکھلائی چراغ کی روشنی
مین وہ چھری جھلملاہٹ کرنے لگی تلوتما متعجب ہو کر پوچھنے لگی کہ یہ تمنے کہان سے
پائی بلا نے کہا کہ کل اتفاقیہ یہان آسمانی آئی تھی اوسکی معرفت بھیجی ام ا[illegible]

کے پاس سے منگائی تھی تلوتما سنکر خاموش ہو رہی اور خوف سے اوسکا بدن کانپنے
لگا پھر بملا نے تلوتما سے پوچھا کہ کیا تم پوشاک نہین بدلو گی اور ناچ گھر مین نہین
جاؤ گی تلوتما نے غمگین ہو کر جواب دیا کہ ہم کہین نہین جاوینگے بملا نے کہا
کہ اسمین بھی تمھارا کچھ بچاو نہین ہے اوس ظالم کے پنجہ سے بچا رہنا امر محال
نظر آتا ہے یہ سنکر تلوتما زار زار رونے لگی بملا نے اوسکو تشفی و دلاسا دیکر
کہا کہ گھبراؤ مت دلکو مضبوط و مستحکم رکھو ہم اس پنجۂ بلا سے تمکو چھوڑانے
کے لیے ایک تجویز معقول کر لائے ہین تلوتما یہ سنکر متعجبانہ بملا کی منہ کو دیکھنے لگی
بملا نے عثمان خان کی انگشتری تلوتما کے حوالہ کی اور کہا کہ یہ انگوٹھی تم
باحتیاط اپنے پاس رکھو آدھی رات تک جشن سالگرہ کی دھوم دھام رہیگی
تب تک ہم قتلو خان کو ناچ تماشے مین لگائے رکھینگے تمھارے جانب
اوسکا خیال نہ آنے دینگے علاوہ ازین وہ یہ بات جان گیا ہے کہ ہم تمھاری
والدہ ہین بحالت موجودگی ہمارے وہ تمکو ہرگز نہ بلاوے گا تم ناچ گھر کی
طرف تو جانا نہین آدھی رات کے وقت قلعہ کے زنانہ دروازہ پر چلی جانا
وہان ایک آدمی تمکو اسی وضع کی دوسری انگوٹھی دکھلا دیگا تم دونون
انگوٹھیونکو باہم مطابق کر کے اوس آدمی کے ساتھ بیشک چلی جانا جہان تم
جانا چاہو گی وہ بحفاظت و خیریت تمام تمکو وہان پہونچا دیگا مگر میری آنے
[illegible] آدمی کے ساتھ بیشک چلی جانا تلوتما اس امر عجیب و دور از خیال کو سنکر

بملا سے پوچھنے لگی کہ یہ کیا بات ہے اور یہ انگشتری تمکو کسنے دی ہے بملا نے
کہا کہ یہ ماجرا بہت طول وطویل ہے فرصت مین بیان کرینگے قابل ہے جس وقت
جامع المتفرقین ہمین تمھین پھر ملا دے گا تمام سرگذشت سنا دینگے اب تم
بلا وسوسہ واندیشہ جسطور سے ہمنے کہا ہے اوسیطرح عمل مین لانا تلوتما نے پھر
پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہوگا تم کسطرح یہان سے نکلو گی بملا نے کہا کہ تم ہمارا
فکر کچھہ مت کرو تم بھی جلدی ہی کوئی تجویز اپنی رہائی کی کرکے تمھارے پاس
آجاوینگے یہ بات سنکر تلوتما کے دل کو گونہ تسکین وسرور حاصل ہوا اور
غنچۂ منقبض دہان کو خندہ سے آشنا کیا لیکن بملا نے جو اپنا جانا ملتوی رکھکر
تلوتما کو آمادہ سفر کیا اسکا احوال اوسپر کچھہ ظاہر نہوا بملا تلوتما کو بھیجتے
ہوے دیکھکر بہت خوش ہوئی اور بجوش محبت سے آنکھون مین آنسو آگئے
پھر کہنے لگی کہ لو خدا حافظ اب ہم جاتے ہین تلوتما بحالت دل شکنی آہستہ
آہستہ کہنے لگی کہ شاید تمکو قلعہ کے اور لوگونکا بھی کچھہ حال معلوم ہوگا ہمارے
دوست تمھارے عزیز واقارب سب اچھی طرح ہین ذرا اسکا حال تو بتاتی جاؤ
بملا نے خیال کیا کہ دیکھو اسوقت آفت زا مین بھی تلوتما کے دل سے
لطف محبت نہین بھولے اور یہ استفسار کنایہ واشارہ مین صرف
نظر انکشاف حال راجکمار کے ہے اور بملا کے پاس جو راجکمار کی چٹھی آئی تھی
اوسکا تذکرہ بھی اوسنے کچھہ نہین کیا تھا بدین خیال کہ مبادا اوسکے ذکر سے

تلوتما کی طبیعت کو صدمہ پہونچے مگر اوسوقت تلوتما کے سوال کا صرف اسقدر جواب دیا کہ راجکمار قلعہ کے اندر بہمہ جہت تندرست و راضی و خوش ہین تلوتما پہ سنکر چپ ہو رہی اور بملا اوسکی پیشانی پر بوسہ دے خیرباد کہکر بادل پر درد وخاطر پژمردہ وہان سے رخصت ہوئی —

تلوتما کا راجکمار کے پاس جانا اور پھر ابھی رام سوامی کے مکان پر آنا

بملا جب وہان سے روانہ ہوئی تلوتما عالم تنہائی مین طرح طرح کے اندیشہ و خیالات کرنے لگی کبھی عالم سرور و نشاط انکھو نمین سما جاتا تھا کبھی غبار غم واندوہ دل پر چھا جاتا تھا جب یہ خیال آجاتا کہ اس بلائے بے آفت سے طریقہ رہائی کا ملا اور بملا کی ہمدردی و دلسوزی سے یہ نعمت غیر مترقبہ حاصل ہوئی تب دلکو فرحت و کشادگی حاصل ہوتی تھی اور جب یہ فکر ہوتا کہ اب یہان سے نکل کر کس جگہہ جائیے کسکے پاس رہیے نہ کوئی یگانہ ہے نہ آشنا ہے باپ ہے نہ ماہے کون سر پر ہاتھہ دھریگا کون تسکین دیگا تب غمگین ہوکر رونے لگتی یہ افکار دل سے فرو ہونے پاتے تھے کہ ایک نیا فکر خاطر سوز یہ پیدا ہوا کہ راجکمار گو صحیح و تندرست ہین مگر کہان ہین کسطرح ہین کس حالت مین گذر انتے ہین شاید وہ بھی مقید ہی ہون یہ سوچ کرتے کرتے تلوتما رونے لگی اور دل مین کہنے لگی کہ افسوس راجکمار کو بھی ہمارے بخت سیاہ

کی گرفتگی نے اثر کیا ہمارے ہی باعث سے اونھون نے انواع تکالیف جراحات
اور زخمونکی اوٹھائین ہمارے ہی واسطہ شداید و سختی قید کی اپنے اوپر گوارا
کی اگر اونکے واسطے ہم اپنی جان بھی نثار کر دین تو بھی اونکے احسان و مروت کا
عوض ایک ذرہ بھی ادا نہین ہوسکتا ہے جس قید خانہ کو راجکمار اپنے چہرہ
رخشان سے غیرت انوار مشرق و رشک خانہ خورشید کر رہے ہین وہ کیسی جگہ
ہوگی کوئی اونکے پاس جا سکتا ہے یا نہین وہ اپنے دل مین کیا کیا فکر و اندیشہ
کرتے ہونگے اے دل کبھی وہ ہمکو بھی یاد کرتے ہین یا نہین شاید کرتے ہونگے
ہم جو اونکے قید ہونے کا باعث ہوے ہین اپنے دل مین ضرور ہمکو برائی سے
یاد کرتے ہونگے نہین دل یہ خیال تیرا بیجا ہے راجکمار ہر دل عزیز راست اندیش
نیک نیت ہین وہ کبھی کسیکا برا نہین چاہتے خیال مین بھی کسیکی بدی نہین
لاتے مگر یہ کمال افسوس ہے کہ ہمکو وہ بھول ضرور گئے ہونگے ہم جو بیٹھا نونکی
قید مین ہین اسبات کو خیال کرکے شاید کچھہ دل مین کسیطرحکا شک و شبہہ پیدا
کرتے ہون مگر نہین وہ ایسا خیال ہرگز نہین کرینگے جیسے وہ قلعہ مین قید ہین
ویسے ہی ہم بھی قید ہین پھر کیونکر ہمارے اوپر بدگمانی لا سکتے ہین اور اگر کچھہ
گمان بد اونکے دل مین آیا بھی تو ہم اونکے قدم پکڑکر سمجھا لینگے اگر نہین سمجھینگے
تو اونکے قدمون ہی مین اپنی جان نثار کر دینگی زمان سابق مین اگر عورتون پر
کسیطرحکا شبہہ ناشی ہوتا تھا تو واسطہ ثبوت عفت و صفائی جرم کے ہاتھون پر

آگ رکھکر امتحان کرتے تھے اب وہ تصدیق و آزمایش متروک ہے مگر ہم اپنی
راستی و بیگناہی کے ثبوت پر اونکے روبرو آتش سوزان مین اپنے تن بدن کو
جلاکر خاک کر دینگے پھر خیال آیا کہ راجکمار سے کب اور کسطرح ملاقات ہوگی وہ
کیونکر یہان سے رہائی پا دینگے اور جو اون سے ہماری ملاقات نہوئی تو
یہان سے چھوٹنے کا فائدہ ہی کیا ہوا اگر اس انگشتری کے ذریعہ سے اونکی
خلاصی ممکن ہو تو ہم اونکے پاس بھیجدین مگر کسکے ہاتھہ بھیجین کون لیجاوے
اگر ہمارے اور راجکمار کے ملاقات ہوئی تو ہم اون سے کیا کہین گے کسطرح
شوق باطنی جتائین گے الغرض تلوتما ایسے ایسے افکار و خیالات مین مستغرق
تھی کہ اسی اثنا مین ایک کنیزک اوس مکان مین آئی تلوتما نے اوس سے
دریافت کیا کہ کسقدر رات گذری ہے اوسنے جواب دیا کہ نصف شب گذر گئی ہے
تلوتما اوس کنیزک کے چلے جانے کا انتظار دیکھتی رہی جب وہان سے وہ اپنا
کام کر کے چلی گئی تب تلوتما انگوٹھی ہاتھہ مین لیکر اوس مکان سے نکل روانہ ہوئی
اس مکان کے محافظ خواجہ سرا وغیرہ جسقدر جا بجا تعینات تھے سب لگن
کی خوشی مین مشغول اور نشۂ شراب مین بدمست و مجہول ہو رہے تھے کسی نے
اسکو ندیکھا اور جو کسی نے دیکھا بھی تو کچھہ نہ پوچھا کہ کون ہے مگر تلوتما کے دلپر
دہشت چھا گئی چلتے چلتے پیر کانپنے لگے پھر بھی دلکو قوی کرکے قلعہ کے زنانہ
دروازہ کی طرف روانہ ہوئی جب دروازہ پر پہنچی تو وہان بھی پہرہ والے

دمحافظ سب نشۂ شراب مین بیخود و مست پڑے تھے کسی نے تلوتما کو نہ دیکھا ایک
سپاہی اوس دروازہ مین کھڑا تھا اوسنے تلوتما کو ٹوک کر کہا کہ آپکے ہاتھہ
مین انگوٹھی ہے تلوتما نے اوسکو انگوٹھی دکھلائی سپاہی نے تلوتما سے انگوٹھی
لیکر اور دوسری انگشتری سے مطابق کرکے کہا کہ آپ جہان جانا چاہین ہمارے
ساتھہ بلا خوف و خطر چلی آئیے ہم بخیر و عافیت تمکو وہان پہونچا دینگے تلوتما
چپکے چپکے اوسکے ہمراہ روانہ ہوئی جیسے اس دروازہ مین محافظ وغیرہ مست و
مدہوش ہو رہے تھے ویسا ہی سب دروازونکا حال تھا کسی نے تلوتما کو روک ٹوک نہین
کی جب سب ڈیوڑھیونکو طے کرکے قلعہ کے دروازہ بیرونی پر پہونچی وہان
سپاہی کہنے لگا کہ اب جہان آپ فرمائین وہان پہونچا دین تلوتما کو اگرچہ
بملا نے کہدیا تھا کہ ابھی رام سوامی کے پاس چلی جانا مگر وہ خیال مطلق نہ تھا
سب اسے راجکمار کے اوسوقت کوئی یاد نہ آیا اور بحالت جذبۂ شوق و بیقراری
دل بھی لفظ تلوتما کی زبان سے نکلا کہ جگت سنگھ سپاہی کہنے لگا کہ جگت سنگھ
قید خانہ میں ہین وہان کوئی نہین جاسکتا ہے لیکن ہمکو ایسا حکم ہے کہ جہان تم
جانا چاہوگی وہان تمکو پہونچا دینگے یہ کہکر سپاہی پھر قلعہ کے اندر لوٹا تلوتما کو
شکایہ اکہ اب پھر قلعہ مین کسواسطے لیے جاتا ہے مگر مردہ بدست زندہ ناچار اوسکے
ساتھہ چپ چاپ روانہ ہوئی جس مکان مین راجکمار رہتے وہان پہونچکر سب
پہرہ والونکو مستعد و ہوشیار پایا ایک سپاہی سے دریافت کیا کہ راجکمار

کہان ہین اوسنے باشارہ انگشت نشان دیاکہ اس مکان مین ہین پھر سپاہی نے
پوچھا کہ جاگتے ہین یا سوتے ہین پہرہ والے نے جواب دیا کہ ابھی اونکی آواز
ہمنے سنی تھی معلوم ہوتا ہے کہ جاگتے ہین سپاہی نے کہا کہ دروازہ کھول دو
اس عورت کو لیکر ہم اونکے پاس جاوینگے پہرہ والے نے کہا کہ ہمکو ایسا حکم نہین ہے
اسوقت ہم کسیکو اندر نہین جانے دینگے سپاہی نے عثمان خان کی انگوٹھی دکھلا کر
کہا کہ اس نشانی کے ذریعہ سے ہم یہان آئے ہین پہرہ والے نے خاموش ہوکر
دروازہ کھولدیا دروازہ کھلنے کی آواز سنکر رابجکمار خواب سے چونک پڑی اور
پلنگ پر اوٹھ بیٹھے تلوتما سپاہی کے پیچھے پیچھے اوس مکان کے نزدیک
پہونچی مگر غایت اضطراب و شدت شوق سے اوسکے پانون کانپنے لگے چل
نسکی مکان کا دروازہ پکڑ کر وہین کھڑی ہوگئی سپاہی نے کہا کہ کھڑی کیون
ہو اندر جاؤ تلوتما نے کچھ جواب ندیا سپاہی نے دل مین خیال کیا کہ شاید یہان
جانے سے ناراض ہے تب کہنے لگا کہ اگر یہان جانا منظور نہین تو خیر لوٹ چلو
اس جگہہ کھڑی رہنے کا کام نہین ہے مگر تلوتما کا قدم پیچھے کو بھی نہین ہٹتا تھا
نقش دیوار کی مثال دروازہ کی چوکھٹ پکڑی ہوئی بیحس و حرکت کھڑی
تھی جب سپاہی نے باربار تقاضا کیا کہ ادھر آؤ یا ادھر جاؤ یہان مت کھڑی
رہو تب تلوتما بمشکل تمام دل کو تھامنے پانون اوٹھا کر مکان کے اندر چلی گئی
اور وہان جاکر رابجکمار کے چہرہ ہوش ربا حور فریب کو دیکھکر مطلق ایک قدم

اوٹھانے کی بھی طاقت نہی دیوار کو پکڑ نیچے منہ کر کھڑی ہو رہی اور راجکمار بھی
اوسوقت تلوتما کو نہ پہچان سکی دل مین غور کیا کہ اسوقت عورت کے آنے کا
یہان کیا کام ہے اور اگر آئی بھی ہے تو دیوار پکڑے نیچے منہ کیئے کیون کھڑی ہے
آگے کیون نہین آتی یہ سوچکر راجکمار نے بذات خود دروازہ کے قریب آکر تلوتما کو
دیکھکر پہچان لیا کچھہ عرصہ تک دونوکی چار چشمی رہی پھر تلوتما نہایت بیتاب
و بیقرار ہو کر راجکمار کے پانو پر گر گئی راجکمار اوس سے ذرا علیحدہ ہو کر کھڑے
ہو گئے اوسوقت تلوتما شاخ خزان زدہ کے مانند پژمردہ ہو کر مرجھا گئی منہ خشک
ہو گیا زبان بند ہو گئی راجکمار اوس سے بات کرنے کو بولے کہ اے بیرندر سنگھ
کی لڑکی یہ کلام سنتے ہی تلوتما کے دل مین ہیرا پار ہو گیا کہ آیا اس موقع
کی یہی گفتگو تھی اسوقت اسی نام سے پکارنا چاہیے تھا کیا جگت سنگھ تلوتما
نام بھول گئے ہین تلوتما اس دردِ دلی اور حسرت سے صم و بکم ہو گئی پھر راجکمار
کہنے لگے کہ یہان کیون آئی ہو تلوتما کا اوسوقت تمام سر گھومتا تھا آنکھون مین
اندھیرا چھا گیا تھا تمام مکان چکر کی طرح چرخ کھاتے نظر آتی تھی نہایت بیتابی
و رنج دِرونی سے بیقرار ہو کر ایک دیوار پر سر رکھکر کھڑی ہو گئی اور کچھہ جواب
اوسکے منہ سے نہ نکلا راجکمار دیر تک منتظر جواب رہے مگر وہان کلام کرنے کا
کسکو ہوش تھا دلکا کچھہ ٹھکانا نہ ملے تو بات کرنے کا یہا نا ملے جب کچھہ جواب
نہ پایا تب پھر راجکمار بولے کہ تم خواہ مخواہ کیون تکلیف اوٹھاتی ہو جاؤ اون

پہلی باتوں کو دل سے بھلا دو وہ بھی ایک عالم تھا کہ آنکھوں میں سے گذر گیا
تلوتما اگرچہ اول ہی سکتہ کیسی حالت میں بیخود ہو رہی تھی مگر اس کلام خلاف
امید کو سنکر ایسی بیتاب ہو کر زمین پر گری کہ جیسے برگ خزان رسیدہ خشک ہو کر
شاخ سے جھڑ پڑتا ہے راجکمار نے نزدیک جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ تلوتما کا
سانس بند ہے دم نہیں چلتا آنکھیں پتھرا رہی ہیں کلیجہ چھاتی میں تڑپ رہا ہے
پسینہ پر پسینہ آتا ہے موت کے آثار پیدا ہوتے جاتے ہیں یہ حالت دیکھکر
راجکمار اپنے دوپٹہ سے تلوتما کو ہوا کرنے لگے مگر پھر بھی اوسکو کچھ افاقہ نہوا
تب راجکمار نے سپاہی ہمراہی تلوتما کو آواز دیکر کہا کہ اسکو یکایک غش آگیا ہے
تم زنانہ محل سے کسی کنیزک کو بلا لاؤ جب سپاہی جانے لگا تب راجکمار پھر کہنے لگے
کہ سنو زنانہ محل میں خبر کرنے سے سب بات کا شور وغل ہو جاوے گا قطع نظر اسکے
آج عیش ونشاط کے جلسے چھوڑ کر یہاں کون آوے گا سپاہی بولا کہ سچ ہے
اور پہرہ والے بھی یہاں کسیکو نہیں آنے دینگے اور ہماری اسقدر جرأت ہے
کہ کسیکو بحکم لیکر آویں راجکمار نے بعد غور جواب دیا کہ اسکی ایک تدبیر ہے تم
جلد جاکر عائشہ نواب صاحب کی صاحبزادی کو ہماری طرف سے سب بات کی
خبر دو سپاہی بموجب حکم راجکمار اوس طرف روانہ ہوا اور راجکمار تلوتما کو بدستور
ہوا کرتے رہے اور عالم تنہائی میں اوسکے سرھانے بیٹھے ہوئے با دل بیقرار
سوچتے رہے کہ اگر عائشہ کو اسوقت خبر نہ پہنچی یا اوس سے کوئی تدبیر نہ بن آئی

تو کیا ہوگا اسوقت تلوتما اپنی جانپر کھیل رہی ہے اسکو کسطرح ہوش مین لاوینگے
اسی سوچ مین تھے کہ تلوتما کو کچھ کچھ ہوش آنے لگا اور دروازہ کے سامنے ایک
سپاہی اور دو عورت آتے ہوے نظر پڑے اون مین سے ایک عورت برقعہ منہ پر
ڈالے ہوے بکمال خرام ناز چلی آتی تھی اوسکے رفتار و انداز و وضع سے راجکمار
نے جانا کہ عائشہ ہے اور اوسکے ہمراہ دوسری عورت کنیزک ہے جب وہ مکان
کے اندر آنے لگین پہرہ والے نے سپاہی ہمراہی سے پوچھا کہ آیا انکو بھی
اندر جانے دین سپاہی نے جواب دیا کہ ہم کچھ نہین جانتے تمکو اختیار ہے
پہرہ والے نے ان دونونکو اندر جانے سے منع کیا تب عائشہ نے منہ سے برقع
اوٹھا کر پہرہ والے سے کہا کہ تم ہمکو کس لیے روکتے ہو اس باب مین تمکو کسیطرح
خوف و اندیشہ نہین ہے پہرہ والے نے عائشہ کو دیکھتے ہی جھک کر سلام
کیا اور دست بستہ ہوکر بولا کہ اس غلام کی تقصیر معاف ہووے بوجہ نادانستگی
یہ لغزش واقع ہوئی آپ کو کہین جانے کی ممانعت نہین ہے القصہ عائشہ مکان
کے اندر داخل ہوئی اور بعد ادائے سلام راجکمار سے کہنے لگی کہ کیا حکم ہے راجکمار
نے زبان سے کچھ جواب نہین دیا مگر باشارۂ انگشت تلوتما کو دکھایا عائشہ نے
راجکمار سے پوچھا کہ یہ کون ہے راجکمار کچھ شرمگین ہوکر بولے کہ بیرندر سنگھ کی
لڑکی ہے عائشہ نے فوراً اس بات کے سنتے ہی تلوتما کو اوٹھا کر اپنی گود مین
بٹھا لیا اور کنیزک کے ہاتھ جو شیشہ گلاب اور پیالہ شربت لوا کر لائی تھی

تلوتما کو شربت پلا کر چہرہ پر گلاب چھڑکنے لگی اور کنیزک پنکھا کرتی رہی تھوڑی
دیر مین اس تدبیر و تیر بیر سے تلوتما کی بیہوشی جاتی رہی اور اوٹھکر چار و نطرف
نظر کرنے لگی اوسوقت اوسکو جو بملانے ابھی رام سوامی کے پاس جانے کی
ہدایت کی تھی وہ بات یاد آئی اور وہان سے جانے کا ارادہ کیا مگر اسقدر طاقت
و توانائی نتھی کہ ایک قدم بھی اوٹھا سکے پیرون سے طاقت رفتار کافور
منزل مقصود صد فرسنگ دور دل مین راجکمار کے جدائی کا درد وجود
سراپا غم پرور و بیتاب ہوکر بیخودی کے عالم مین پھر بیٹھ گئی عائشہ نے تلوتما کا
ہاتھ پکڑ کے کہا کہ بہن تو اتنی جلدی کیون کرتی ہے ابھی تجھہ مین طاقت
چلنے کی اچھی طرح نہین آئی بالفعل ہمارے مکان پر چلکر کوئی دم آرام لے جب
طبیعت کو افاقت ہووے تب جہان تمھارے جانے کا ارادہ ہوگا وہان
پہونچا دینگے تلوتما نے کچھہ جواب نہین دیا مگر عائشہ نے سپاہی کی زبانی
سب حال سن لیا تھا اسلیے تلوتما سے پھر کہنے لگی کہ تم ہماری بات کو غنیمت
سمجھو کسی نوع کا وسوسہ خاطر مین نہ لاؤ گو ہم تمھارے دشمن کی لڑکی ہین مگر کسی
امر بیجا کو بھول کر بھی خیال مین نہ لانا ہم کسی سے تمھارا راز فشا نہین کرینگے
رات باقی رہتے رہتے کنیزک کے ساتھہ جہان جانا چاہو گی وہان تمکو بحفاظت
و خیریت تمام پہونچا دینگی عائشہ کی ایسی میٹھی میٹھی باتین دلسوزی کی سنکر تلوتما کے
دل مین اعتبار پیدا ہو گیا مگر اوسوقت نہ وہ وہان ٹھہر سکتی تھی نہ تاب

چلنے کی رکھتی تھی عائشہ نے کہا کہ بہن تم اپنی طاقت سے نہین چل سکتی ہو
اس کنیزک کا ہاتھہ پکڑ کے چلو تلوتما کنیزک کا ہاتھہ پکڑ آہستہ آہستہ وہان سے
چلنے لگی اور عائشہ نے بھی راجکمار سے رخصت چاہی مگر راجکمار خاموش ہوکر
عائشہ کی جانب دیکھتے رہے عائشہ نے سمجھا کہ راجکمار کچھہ کہا چاہتے ہین
یہ خیال کرکے کنیزک کو کہا کہ تم تلوتما کو لیجا کر ہماری خوابگاہ مین پہونچا
آؤ اور پھر واپس آکر ہمکو لیجانا کنیزک یہ سنکر تلوتما کے ساتھہ روانہ ہوئی
اور راجکمار دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ ہماری اور تلوتما کی ملاقات آخری
تھی دم سرد بھر کر تلوتما کو جاتے ہوے دروازہ کی جانب دیکھتے رہے اور
تلوتما بھی پیچھا پھیر پھیر راجکمار کو بہ نگاہ حسرت دیکھتی جاتی تھی اور سوچتی جاتی
تھی کہ بس ہماری اور راجکمار کی ملاقات اخیر ہو چکی اوسوقت سپاہی
ہمراہی نے کہا کہ ہمکو رخصت ہو تلوتما کچھہ نہ بولی کنیزک نے کہا کہ اچھا جاؤ
سپاہی بولا کہ عثمانخان کی انگشتری ہمکو واپس دیدو تلوتما نے انگوٹھی سپاہی
کے حوالہ کی اور عائشہ کی خوابگاہ مین پہونچکر کچھہ دیر دم لیکر آسمانی کے ساتھہ
ابھی رام سوامی کے پاس روانہ ہوئی +

عثمانخانکا قیدخانہ مین آنا اور عائشہ سے جواب سخت پانا

بعد روانگی تلوتما کے عائشہ مکان کے اندر آکر پلنگ پر بیٹھہ گئی اور راجکمار اوسکے

پاس ایک ستون سے کمر لگا کر کھڑے ہو گئے عائشہ نے راجکمار سے پوچھا کہ
اسوقت آپ کے انداز سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ آپ کچھہ کہا چاہتے ہین جو
کام آپ کا ہمارے متعلق ہو اوسکو بے تکلف فرمائیے اوسکے انجام دہی مین ہم
اپنی سعادت سمجھتے ہین حتی الوسع بخوبترین وجہ اوسکا انصرام ہو جائیگا راجکمار
کہنے لگے کہ عائشہ اسوقت ہمارا کچھہ کام نہین ہے اور نہ کسی کام کے واسطے ہم تمکو
تکلیف دے سکتے ہین صرف ہمکو یہ خیال ہے کہ جس حالت مین ہم مبتلا ہین اوس سے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پھر ہمارے تمھارے ملاقات نہین ہو گی یہ آجکی ملاقات
اخیر متصور ہے جو جو الطاف وعنایات تمنے ہمارے حال پر ظاہر کئے ہین اور
ہر ایک امر مین امداد جو پہنچائی ہے اوسکے دام احسان مین ہم ایسے بند ہے ہین
کہ مدت العمر نہین چھوٹ سکتے اور خوب جانتے ہین کہ اسکا عوض ہمسے کبھی ادا
نہین ہو سکیگا لیکن اگر کبھی اتفاقات زمانہ سے ہمکو ایسا دن نصیب ہو وے
کہ ہم کسی قابل ہون تو تم بلا تکلف فرمائش کرنا ہم بسر وچشم اوسکو بجا لاوینگے
راجکمار کے اس کلام عاجزانہ سے جو کمال مایوسی سے بھرا ہوا تھا عائشہ کے
دل مین ایک درد پیدا ہوا اور کہنے لگی کہ راجکمار آپ ایسی بیقراری و بیصبری
کی بات کسواسطے زبان پر لاتے ہین اگر آج دن برگشتہ ہے تو کل ایسا نہین رہیگا
آج تکلیف و رنج ہے تو کل عیش و راحت کا گنج ہے ہمت استوار بایہ بود ہے
صبر و شکیب مین ہمیشہ سود ہے راجکمار بولے کہ ہم کچھ [illegible] پاس

نہین کہتے بلکہ اب ہمکو زندگی کی خواہش نہین رہی جینے سے جی بھر گیا ہے اراد
صادق سے ہم اپنی جان نہین چھوڑا چاہتے ہین اور یہی غرض ہے کہ ہم اپنا
قیدخانہ سے رہا ہونا نہین چاہتے عائشہ کا اس سوز و گداز کی گفتگو سے دل
بھر آیا آنکھین ڈبڈبا آئین بالفت تمام اپنے دست نازک مین راجکمار کا ہاتھ
پکڑ کر اوسکے منہ کی جانب دیکھنے لگی اور کچھ زبان سے کہنی لگی مگر صرف آدھا
نام راجکمار کا زبان سے نکلا کہ جگت پھر دل بھر آیا اور بولا نگیا تھوڑی
دیر خاموش رہی اور پھر دل پریشان کو جمع کر کے کہنی لگی کہ جگت سنگھ تمھارے
دل مین اس شدت سے غم و رنج کیون پیدا ہوا تم ہمکو بیگانہ مت سمجھو اگر تم
ہمارے قول کو باور کرو تو ہم کہین کہ بیرندر سنگھ کی دختر نیک اختر کیا ہے اتنے
ہی الفاظ عائشہ کی زبان سے نکلے تھے کہ راجکمار بول اوٹھے کہ اسبات کو کھولکر
کہنے سے کچھ حاصل نہین وہ بھی ایک خواب تھا کہ گذر گیا عائشہ پھر چپ
ہو گئی اور راجکمار بھی خاموش ہو رہے عائشہ راجکمار کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین
لیے ہوے اور اوسکے ہاتھ پر اپنی ٹھوڑی دہرے ہوے متفکرانہ بیٹھی رہی اسی
اثنا مین راجکمار کے ہاتھ پر عائشہ کے آنسو کا قطرہ پڑا راجکمار اوسکے طرف
دیکھنے لگی معلوم ہوا کہ عائشہ روتی ہے اور اوسکے رخسارو پر برابر آنسو بھی چلے
جاتے ہین راجکمار متعجب ہو کر بولے کہ عائشہ تم روتی ہو عائشہ نے کچھ جواب
نہین دیا راجکمار کا ہاتھ پکڑ کر اپنے داہنے طرف پلنگ پے بٹھا لیا اور کہنے لگی

کہ جگت سنگھ یہ بات ہمارے خواب وخیال مین بھی نہ تھی کہ ہم اسحالت مین تمکو تنہا چھوڑکر یہانسے رخصت ہوکر چلے جاوین گے ہم اپنے اوپر ہزار طرح کی رنج وتکلیف گوارا کرسکتے ہین لیکن اس امر کی ہمسے برداشت نہین ہوسکتی کہ تمکو قیدخانہ مین اسحالت تنہائی چھوڑکر چلے جاوین جگت سنگھ تم ہمارے ساتھہ چلو اور اصطبل مین جو اچھے سا اچھا گھوڑا آپکو پسند آوے اوسپر سوار ہوکر روانہ ہو اوسوقت یہ کلام محبت آمیز عائشہ کا سنکر راجکمار کے دل مین اسقدر ثبات وقرار پیدا ہوا کہ جیسے بارگاہ مجیب الدعوات سے بروقت قبول دعا ووصول مراد دل قوی ومسرور ہوجاتا ہے راجکمار نے اسبات کا کچھہ جواب نہین دیا عائشہ پھر کہنے لگی کہ جگت سنگھ آؤ اوٹھو چلو راجکمار متامل ہوکر پوچھنے لگے کہ عائشہ کیا تم ہمکو قیدخانہ سے چھوڑا دوگی۔

عائشہ۔ اسی وقت۔

راجکمار۔ آیا اپنے والد کے حکم سے۔

عائشہ۔ نہین اسبات کا تم کچھہ فکر واندیشہ مت کرو جب تم چلے جاوگے ہم پیچھے اپنے باپ سے کہدینگے۔

راجکمار۔ مگر پہرے والے کسطرح جانے دینگے۔

عائشہ نے اوسوقت اپنے گلے سے موتیونکا ہار توڑکر راجکمار کو دکھلایا اور کہا کہ پہرہ والے کے مارنے کو یہ کافی ہے ع زر بسر فولاد نہی نرم شود۔

راجکمار۔ تمھارا باپ تمکو تکلیف پہونچاویگا ٭

عائشہ۔ کچھ مضایقہ نہین وہ رنج و تکلیف ہم سب گوارا کر لینگے ٭

راجکمار۔ عائشہ ہم نہین جائینگے ٭

عائشہ کا چہرہ یہ سنکر شگفتہ ہو گیا اور آب دیدہ ہو کر پوچھنے لگی کہ راجکمار کیون نہین جاؤگے ٭

راجکمار۔ عائشہ ذرا خیال تو کرو کہ تمھارے باعث سے ہماری جان بخشی ہوئی شدائد و آلام ہماری سے آرام پایا اگر ہمارے باعث سے تمکو کسیطرح کی تکلیف پہونچے تو یہ امر کسقدر نامناسب ہے ٭

عائشہ۔ کیا راجکمار تم حقیقت مین نہین جاؤگے ٭

راجکمار۔ نہین ہرگز نہین جائینگے ٭

عائشہ یہ سنکر چپ ہو رہی اور اوسکے آنکھون سے آنسو جاری ہونے لگے راجکمار عائشہ کو روتا دیکھ نہایت بیقرار ہو کر کہنے لگے کہ عائشہ تم کیون روتی ہو اگر کوئی امر مانع نہو تو اسکا سبب ہمسے بیان کرو اگر کوئی بات ہمارے قابل ہوگی تو اوسکی تعمیل ہم بسر و چشم کرینگے اور تمھارے باپ کے زندان مین ہمارے موافق بہت سے قیدی ہین ہمارے لیے تم کیون مکدر و ملول ہوتی ہو عائشہ نے راجکمار کی بات کا کچھ جواب نہ دیا اور اپنے دوپٹہ کے پلے سے آنسو پوچھنے لگی پھر تھوڑی دیر بعد کہنے لگی کہ راجکمار ہم پھر تمھارے پاس نہین آوینگے یہ کہکر پھر چپ ہو رہی

اوسوقت یہ دونون ابھی گردن کیے خاموش بیٹھے تھے کہ اتنے ہی مین وہان
عثمانخان پھونچا مگران دونون نے کہ سرنگیہ بیان کیے ہوے بیٹھے تھے اوسکو نہین
دیکھا ایک ساعت تو وہ چپکا کھڑا رہا پھر خفا ہوکر بولا کہ اے نواب زادی
یہ کچھہ اچھی بات ہے یہ آواز سنکر دونون نے اوپر کو سراوٹھایا اور دیکھا کہ
عثمانخان کھڑا ہے عثمان سب حال عائشہ کے آنے اور تلوتما کے پھونچانے کا
سپاہی نگہبان وارسے سنکر عائشہ کے سراغ مین آیا تھا راجکمار نے عثمان کو دیکھکر
دل مین اندیشہ کیا کہ مبادا عائشہ کو اسکے ہاتھہ سے کچھہ گزند پھونچے اور اس
حال کی اطلاع قتلوخان تک پھونچا کہ عائشہ کے اوپر کوئی آفت لاوے بلکہ
اوسکے کلام سے ایسا ہی مترشح تھا مگر عائشہ نہایت قوی دل اور بےباک
اور زودفہم تھی اوسنے عثمان کا مطلب سمجھکر افروختہ ہوکر آہستہ سے جواب دیا کہ ہان
عثمان دیکھہ کیا اچھی بات ہے عثمان زیادہ تر برافروختہ ہوکر بولا کہ آیا رات کے
وقت تنہا ایک قیدی کے پاس نواب زادی کا آنا اور رہنا یہ اچھی بات ہے
عائشہ کو یہ بات نہایت کرخت معلوم ہوئی عثمان کی طرف غضبانہ نگاہ سے دیکھکر بولے
کہ رات کے وقت تنہا قیدخانہ مین قیدی کے ساتھہ رہنا اور بات چیت کرنا ہمارے
مرضی ہے ہماری خوشی ہے اپنے کام کا ہمکو اختیار ہے نیک ہے یا بد ہے تمکو ہمارے
کاموں سے کیا مطلب اور واسطہ ہے عثمان یہ بیباکانہ کلام سنکر متعجب اور خفا
ہوکر بولا کہ خیر اس بات مین ہمارا کچھہ واسطہ ہے یا نہین مگر اسکا نتیجہ کل صبح ہم تمکو

نواب صاحب کے روپیہ وہ دکھا دینگے عائشہ نے کہا کہ جب نواب صاحب
ہمسے پوچھینگے ہم خود جواب دے لینگے تمکو ہمکا کیا فکر و اندیشہ ہے عثمان
غصہ آلود ہوکر بولا کہ نواب صاحب کا پوچھنا تو علیحدہ رہا ہم ہی تم سے پوچھتے ہین
کیا جواب دیتی ہو عائشہ یہ سنکر کمال طیش و غضب سے کھڑی ہوگئی ہونٹھ ہلنے لگے
بدن فرط غصہ سے تھر تھر کانپنے لگا اور عثمان کی جانب دیکھکر آہستہ سے بولی کہ
عثمان اگر تو ہمسے پوچھتا ہے تو ہمکا یہ جواب ہے کہ یہ قیدی ہمارا خداوند ہے شوہر
ہے مالک ہے دل ہے جان ہے جگر ہے الغرض جو کچھ کہو سو یہی ہے یہ کلام محبت خیز
تعجب انگیز سنکر جیسے بجلی پڑتے سے آدمی چونک سہم جاتا ہے راجکمار اور عثمان دونون
ششدر اور حیران رہگئے اور راجکمار کا دل جو غنچہ سان منقبض ہو رہا تھا گل کیطرح
شگفتہ و خندان ہوگیا اور عائشہ جو دیر سے چپ چاپ رو رہی تھی اوسکا نتیجہ
اور اثر اس کلام سے مفہوم ہوگیا ہر چند عثمان بھی کچھ کچھ اشارون کنایون سے
جان گیا تھا کہ راجکمار او عائشہ کی باہم محبت ہے اور عائشہ کی طبیعت راجکمار
پر زیادہ راغب ہے بلکہ وہ کبھی کبھی باتون ہی باتون مین عائشہ کو کنایتاً طعن بھی
کرتا رہتا تھا مگر عائشہ سے ایسے سخت و بیملا جواب پانے کا اوسکو خواب مین
بھی خیال نہ تھا یہ جواب سنکر عثمان لاجواب ہوکر خاموش ہو رہا عائشہ پھر
کہنے لگی کہ سنو عثمان اب پھر کہتی ہون کہ یہ قیدی ہمارا خداوند ہے جب تک
ہماری زندگی ہے کوئی دوسرا آدمی ہمارے دل مین جگہ نہین پاسکتا اگرچہ آجتک

اسکے خون سے مقتل رنگین کیا جاوے یا یہ رہا ہو کر ہزار خیل پری پیکر سے شادی کر کے داد عیش و نشاط دیوے اور عائشہ کا نام تک بھی نہ لیوے یا بعد ازین ہمکو عمر بھر اسکی نسبت ملاقات میسر نہ ہووے تب بھی تم دیکھ لینا کہ جب تک ہم زندہ رہینگے اسی کے جمال دلفریب کے تصور مین اپنی زندگی بسر کرینگے اب بھی غیر کا خیال نہ آوے گا اور عثمان شاید تمکو یہ خیال ہوگا کہ خدا جانے کیا بات چیت کرتے تھے سو سنو وہ بھی ہم تم سے کہتے ہین ہم ان سے یہ کہتے تھے کہ پہرہ والے کو طمع دیکر یہان سے تمکو نکال لے چلین اور اصطبل خاص سے گھوڑا تمھاری سواری کے لیے منتخب کر کے مہاراجہ مانسنگہ کے پاس تمکو پہونچا دین مگر راجکمار نے اس طرح جانا منظور نکیا ورنہ اب تک تو انکا سایہ بھی تمھاری نظر نہ آتا یہ بات کہکر عائشہ آنکھون سے آنسو پونچھنے لگی اور تھوڑی دیر کے بعد پھر بملامت و آہستگی کہنے لگی کہ عثمان یہ باتین کہکر ہمنے تمھارے دل کو رنج و کلفت پہونچائی ہے ہمارا قصور معاف کرنا جیسے تم ہم پر مہربانی کرتے ہو ویسی ہی ہم تمسے انس رکھتے ہین اگرچہ ہمکو تم سے ایسی بات کہنی نا واجب تھی مگر تم نے آج خواہ مخواہ ہماری نسبت دل مین شک پیدا کیا عائشہ بندی خواہ کوئی کام کرے مگر شک لانے کے قابل نہین ہے وہ جو کچھ کام کرتی ہے راست راست اور صاف کہہ سکتی ہے پر وہ رکھکر وہ کرے کہ جسکے دل مین کچھ خلاف ہووے ہمنے اب صاف صاف کھول کر تمھارے

سامنے کہدیا تم خواہ ابھی جاکر ہمارے باپ سے کہدو پھر عائشہ راجکمار
سے مخاطب ہوکر کہنے لگی کہ راجکمار آپ بھی ہمارا گناہ معاف فرمادین
اگر آج عثمان ایسی بات منہ سے نکلتا تو ہمارے دل مین جو راز جان کی طرح
پوشیدہ تھا وہ آپ پر یا کسی غیر پر کبھی ظاہر نہوتا راجکمار کھڑے ہوئے
چپکے چپکے سنتے تھے اور غایت جذبۂ اشتیاق سے دل اونکا دھڑک
رہا تھا کچھ جواب ندے سکے عائشہ پھر عثمان کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ
عثمان ہم پھر تمسے التجا کرتے ہین کہ ہمارے قصورات کو عفو فرمانا ہم تمھاری
پیاری بہن ہین اور تم ہمارے پیارے بھائی جیسے پیشتر تم ہمکو بہن سمجھکر
الفت و انس رکھتے تھے ویسے ہی اب بھی رکھو عثمان کہ بحر ندامت
مین غرق ہو رہا تھا اور چہرہ بکمال خجالت سے عرق عرق کچھہ جواب
ندے سکا نقش دیوار کی طرح خاموش ہو رہا عائشہ اوس کنیزک کے
لوٹ آنے کی انتظار دیکھتی تھی کہ جو تلوار کو پہونچانے گئی تھی مگر ہنوز
وہ واپس نہ آئی کہ عائشہ تنہا وہان سے اپنے مکان کو روانہ
ہوئی اور عثمان بھی بادل غمین و خاطر اندوہگین دیوانون
کی طرح چپ چاپ اپنے ڈیرہ پر چلا گیا اور راجکمار
بستر بیقراری پر پڑے ارگذین ہو کر طرح طرح کے خیالات
کرتے رہے ۔

قتلوخان کا قتل ہونا بہلا کا بھاگنا خویش و اقارب کا جان کھونا

رباعی گر کوئی کسی کو یار کلپاویگا * یہ یاد رہے نہ وہ بھی کل پاویگا +
اس دہر مکافات میں سن اے غافل * بیداد کرے گا آج کل پاویگا +

روایت ہے کہ جب روز سالگرہ نواب قتلوخانکا بعیش و عشرت تمام انجام کو پہونچا ہنگام شب بغرض تمہید لباس نشاط حرم سراے زنانہ مین محفل رقص و سرود منعقد ہوئی وہان بجز پاتر ان خانگی کے کہ جو بہ سبیل دوام قتلوخان سے گرم صحبت رہتی تھین اور کوئی اجنبی طائفہ ارباب نشاط کا موجود نہ تھا اور نہ سواے قتلوخان کے اوس شبستان مین کوئی دوسرا مرد محفل نشین تھا سفر دائی وغیرہ اہل فرامین بھی اوسی زمرہ پاتران مین سے تھے اور انجام دیگر خدمات کے لیے خواجہ سرایان و کنیزکان کے سوا کسی اور خادم یا غلام مرد صورت کا وہان مطلق گذارہ تھا یعنی جیسے کہ دیگر امرا اولو العزم خوش سیر کا دستور ہے کہ تقریبات جشن و شادی و تمہید آ مبارکبادی مین بشمول بیگانگان و آشنایان و متعلقان و متوسلان داد عیش نشاط دیتے ہین وہ قاعدہ اوس تنہا خوار کا نہ تھا بلکہ تن تنہا ہی اپنے حواس مجہول اور نفس نامعقول کو مذاق پہونچاتا تھا باقی خیریت

القصہ وہ محفل رنگین اور مجلس ارم تزئین فرش وفروش زیبا قالیہاے خوشنما
بالشہاے نرم لیبا لحاف گرم سے ازسرتا پا آراستہ و پیراستہ کی گئی علاوہ ان
وخاصدان وغیرہ اسباب نقرئی وطلائی اپنے اپنے موقع پر بقرینہ مناسب چنا گیا
کشتی وطبق وغیرہ ساز وسامان آرایش حسن ترتیب کے ساتھ رکھا گیا شمع کافوری
جابجا روشن ہوئی جھاڑ وفانوس وغیرہ شیشہ وآلات سے بزم رشک [illegible]
ہوئی بخورات عود وصندل سے عنبر و معطر مشام محفل ہوا الغرض جو امر ہوا اسو
بے محل ہوا عطر افشانی وگلاب پاشی سے تمام گنبد فلک میں بوباس ہوئی
غیرت سے کیوڑہ عرق عرق ہوا انکی اور اس ہوئی قندیل نے قندیل سپہر کو
جلایا کنول نے مشعل ماہ ومہر کو بجھایا جوش انوار سے بزم سراپا نور ہوئی حیرت
سے خاموشی شمع طور ہوئی شمع کا ہر رگ وریشہ مشغول نور افشانی تھا جھاڑ کے
روبرو محفل میں غول بیابانی تھا گلدستہاے رنگین نے رنگ گلستان اڑایا تھا
شگفتگی محفل نے بہار ارم کو شرمایا تھا شمعدانوں کے پہلو بہ پہلو گلدستہاے
رنگا رنگ روکش بہار رنگ پھولوں کے ہار گلوں کے انبار جدی ہی چھبین
دکھاتے تھے شیخی ونخوت سے روضۂ رضوان پر ناک چڑھاتے تھے نازنینان
پریوش حورتمثال ماہرویان زہرہ جبین خورشید مثال ہالہ کی طرح [illegible]
کو گھیرے ہوے بادہاے جان بخش غمزہا آور غمزہاے دلفریب جانفزا [illegible]
عشوہ وناز حسین مخمور یا وہ غمزہ وانداز حسین لٹون سے مشک وعنبر کی

لپٹ چلی آتی تھی پوشاک سے محفل کی محفل مہکی جاتی تھی حسن گلوسوز کی چمک
دمک چشمان برق انگیز کی جھپک نور اعلی نور کا سما دکھاتی تھی پری شکار تھی
حور نقش دیوار تھی اوسپر اوسکی کو کلا سی آواز بتانے کا انداز سر دن کے
ملان تال کے ساتھہ پیرون کی اوٹھان رقاصۂ فلک کو ٹھوکرون مین رلاتے
تھے مردنگ کی گھور طبلہ کی ٹکور سارنگی کی صدا بین کی آواز غمزدا ناہید چرخ
کو چرخ مین لاتی تھی زہرہ کو چٹکیون مین اوڑا یا تھا ناہید کو ناچ سنچایا تھا
آواز نے وہ ہوا باندہی تھی کہ جسکے سامنے نسیم سحری آندہی تھی آسی زمرہ
مہوش و فرقہ دلکش مین اوس نازنین مہ جبین سراپا ناز خورشید انداز
زہرہ سیما نازک ادا یعنی بجلا نے نغمہاے ہوش ربا سے حاضرین محفل کو
بیخود بنا یا تھا زاہدان مردہ دل کو ٹھوکرون مین جلا یا تھا اوسکے حسن و
جمال کا کیونکہ بیان ہو خوف ہے کہ مبادا طول داستان ہو پیشانی پر نور کی
جھلک سے مہر منیر کے چہرہ پر عرق تشویر تھا ماہ منور رخ نورانی کے روبرو
دیوار کی تصویر تھا چشم مخمور نے وہ اثر دکھا سے تھے کہ شمع کی زبان بہکتی تھی
مینا کے قدم لڑکھڑ ائے تھے نیلگون پیشواز سنہرے ٹپک کی دمک بیچ بیچ مین
ستارون کی چمک سر تا پا چست وچالاک طبیعت شوخ دل بیباک گردن
صراحی تمالب چھچھ تبسم ستا ایک ہاتھہ مین شیشہ مے ناب تھا دوسرے
مین ساغر شراب تھا دلفریب ادائین دکھاتی تھی پیالہ بھر بھر اپنے ہاتھہ سے

قتلو خان کو پلاتی تھی دم دینے کے لیے یہ تمام ناز تھے الغرض جان لینے کے
انداز تھے آخر چشم سحر ساز فتنہ انگیز نے اپنا کام کیا بیچارے قتلو خان کا دیکھتے ہی
دیکھتے کام تمام کیا ناوک دلدوز نگاہ ہدف سینہ سے پار ہوا اچھائی دُھر کنے
لگی دل بیقرار ہوا بہانہ بہکنی ہاتھ آیا ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بٹھایا اِدہر سے
ناز اودھر سے نیاز ہوا رفتہ رفتہ دور ساغر آغاز ہوا آہ اے بت کافر کیش
دشمن ایمان اس بیچارے مسلمان کو اس قدر شراب کیوں پلاتی ہو پے در پے
پیالہ پلا آہستہ آہستہ لبوں ہیں کیوں مسکراتی ہو یہ تمہارا تبسم ہے یا قتلو خان کے
لیے بیٹھا سم ہے ہان ہان دو بہر و دیکھتے کیا ہو ڈالو پیالہ ہین جھکا و اپنے
ہاتھ سے اوٹھا کر پیالا قتلو خان کے منہ سے لگاو کمر ہین پوشیدہ اگر خنجر ہے
تو پھر کس بات کا خطر ہے قتلو خان کا دل اپنے قابو ہین کر او زون سے چھٹر الیا
اوسکے طائر دلکو تمھارے شاہین نظر نے اوڑا لیا ہے آو دھر دیکھو قتلو خان
شراب کا خواہان ہے شعر اوستاد ورد زبان ہے شعر گدیار مے پلا سے
تو پھر کیوں نہ پیجیے ٭ زاہد نہین ہین شیخ نہین کچھ ولی نہین ٭ لائیے خالی
شیشہ ادھر دیجیے ٭ پر پاش خالی صباتی دوسرا امور لیجیے دور دور انکا کچھہ
اور ہے دور نظر آتا ہے آپ اپنا خالی دور نہ چھوڑ یے شعر ساقیا یہان
لگ رہا ہے چل چلاؤ ٭ جب تلک بس چل سکے ساغر چلے ٭ دیکھو دیکھو
قتلو خان بہک گیا شراب مانگتا ہے منہ سے مرآب نکلتا ہے آجی بھلا

تمنے کیون اس مومن مسلمان کو دیوانہ پاگل بنا دیا فانجر حرام کا مسئلہ
کیون سنا دیا نواب صاحب ذرا ہوش مین آئیے محفل مین بیخودانہ
پانون پھیلائیے وقت قریب آپہونچا ہے آپ بیخودی سے غافل ہونا کیا بھلا ہے
مگر یہ غریب ایمان برباد دادہ کیا کرے بھلا نے ہر دوسرا اسکو مجبور کیا ادھر
سے دو آتشہ حسن و ادا سے مست و مخمور کیا ادھر پیا پے پیالۂ شراب
مین چور کیا جب شراب چڑہی آتش دونی بھڑک اٹھی بھلا کا دزدیدہ نگاہ سے
دیکھنا ستم ہوا عقل گم ہوئی زور فتہ رفتہ گم ہوا آنکھون مین نشے کے
ڈورے آئے زبان تتلا گئی ہوش و حواس نے صاف جواب دیا سے پھر تو
پتا ر بندہ کیا کہ ہان دے شراب دیے پیالہ لا کباب لا نوالہ آہاہا کیا آگ ہی
لگائی ہے گویا پری آسمان سے اتر آئی ہے عورت کیا حور کا بچہ ہے کیا تجھے
خدا ہی نے گھڑا ہے آہاہا لا پیالہ لا دار و اور بھی دے دیے جا اپنا کام کیے
جا شعر کیا ہوتا ہے دو چار قدح سے یہان ساقی ++ ہان تجھکو میرے سر کی
قسم اور زیادہ ++ یہ حالت دیکھکر ادھر بھلا بھی اسا نوٹھی مضبوط ہو شیشہ
شراب بغل مین داب قتلو خان کے برابر پہلو مین جا بیٹھی اور نازنین ہاتھ ہی
ساغر زرین سے ناب بھر بھر پلانے لگی قصہ کوتاہ اسطرح کثرت مینوشی اور
وفور نشہ سے قتلو خان کے ہوش و حواس بالکل سلب ہو گئے حالت مستی
مین بھلا کی انگیا پر ہاتھ ڈال کر چاہتا تھا کہ اپنی طرف کھینچے بھلا نے فوراً

ہاتھ جھٹک کر کہا کہ جہان پناہ ہنگامہ محفل ہوئی ہے یہ کیا کام کرتے ہیں غیروں
کے روبرو ایسی دست درازی معیوب ہے اور خواصین اور کنیزک وغیرہ
جو قتلو خان کے پاس لائیں اور ستی کا تماشا دیکھتی تھیں یہ حال دیکھتے ہی ہنستے
ہنستے سب بھاگ گئیں صرف وہاں ایک بملا ہی رہ گئی اوس وقت قتلو خان
پھر نہایت شوق سے بملا کو پکڑنے لگا بملا نے الگ کھڑی ہو کر عرض کیا کہ
جہان پناہ قصور معاف چراغ روشن ہیں یہ کام روشنی کا نہیں ہے یہ اندھیرے
کے چال و چلن ہیں قتلو خان کہ نشہ شراب میں مست و مخمور تھا خیال نیک و
بد دل سے کافور تھا خود اوٹھکر اپنے نفس سرد سے چراغ بجھانے لگا عالم
نورانی کو عالم ظلمانی بنانے لگا گویا اپنے منہ موت کو بلاتا تھا آپ ہی
اپنی شمع حیات کو پھونک لگاتا تھا آج سے بناس کالی پیرہن ہر سے
قطعہ
قضا شخصے ست پنج انگشت دارد + چو خواہد کز کسے کامے برآرد +
دو بر چشمش نہد دیگر دو بر گوش + یکے بر لب نہد گوید کہ خاموش + بملا نے
بھی کہ اپنے کام میں ہوشیار و خبردار تھی اور قابو سے وقت کی انتظار کھڑی
پل شمار کر رہی تھی فوراً شمعدان و شمع پا دستہ جو جگہ جس قدر جھاڑ فانوس وغیرہ
روشن تھے سب یکبارگی گل کر دیے تمام مکان میں عالم ظلمات نمودار
ہوا ازبسکہ مجبوری کا گرم بازار ہوا اب قتلو خان آہستگی سے بولا کہ اے شوخ
گلبدن اب تو ہمارے پاس آ تو آتش شوق کو آب وصال سے منطفی فرماؤ

بملا قتلو خان کے کاندھے پر ہاتھہ دھر کر بولی کہ یہ کنیز حضور کے قدمون مین
حاضر ہے اور دوسرے ہاتھہ مین دامن سے چھری نکال اپنا کام انجام دینے
پر مستعد ہوئی قتلو خان بملا کو پکڑ کر چاہتا تھا کہ چھاتی سے لگاے اوسوقت
بملا نے بچا لا کے تمام اوسکے پیٹ مین چھری بھر سخت چلائی قتلو خان چھری
کے لگتے ہی چلایا کہ مار لیا ری دغا باز رنڈی مار لیا اور یہ کہتا کہتا زمین پر
گر پڑا بملا نے اوسکے گرتے گرتے چھری کو تمام شکم مین پھیر دیا انتین وغیرہ
سب باہر نکل پڑین منہ کی راہ سے خون بہنا شروع ہوا اور پڑا پڑا چلانے
لگا کہ اری بھوتنی شیطان مار لیا مار لیا مار لیا بملا بولی کہ اے نابکار
شیطان کی یا ربے ایمان ہم بھوتنی شیطان نہین ہین بیرندر سنگہ
کی منکوحہ عورت ہین کیا تجکو یہ دن نہین دکھتا تھا قول سعدی نہین
سنا تھا فرد ہر آنکہ تخم بدی کاشت وچشم نیکی داشت دماغ بیہودہ
پخت وخیال باطل بست یہ کہکر بملا اوس مکان سے نکل بھاگی اور
اور قتلو خان کی آواز بند ہونے لگی مگر پھر بھی وہ مار لیا مار لیا پکارتا رہا
بملا وہان سے غل مچاتی ہوئی کہ دوڑیو پہنچو مغل آگھسے ہین بھاگی جاتی
تھی جب دروازہ پر پہونچی وہان کسیکو نہ دیکھا میدان خالی پایا دوسرے
دروازہ پر خواجہ سرا پہرہ پر بیٹھے تھے بملا کا شور وغل سنکر پوچھنے لگے
کہ کیا ہوا بملا بولی کہ غضب ہو گیا جلدی پہونچو قتلو خانکی خبر لو مکان پہرہ

فوج مخالف کے آدمی آگھسے ہین قتلو خان کو قتل کرنا چاہتے ہین یہ سنتے
ہی وہ سب کے سب پہرہ والے ہاے واے کرتے اندر کی جانب دوڑے
اور بملا وہان سے زنانہ دروازہ کی طرف بھاگی اوس دروازہ پر تمام محافظ
و دربان شراب پئے مست و مدہوش بیخبر سوتے تھے بملا وہان سے بھی
بے روک ٹوک نکل گئی اسیطرح سب دروازون کے محافظون کو بیخبر و متوالا
پاکر بے کھٹکا گذر گئی جب دروازہ بیرونی پر پہونچی وہان پہرہ والا خبردار
وہوشیار تھا اوسنے بملا کو مضطرب بھاگتے ہوے دیکھکر پوچھا کہ کیون
کیا ہوا خیر تو ہے بملا نے کہا کہ تم کیا سمجھے ہو یہ شور وغوغا جو زنانہ محل مین
ہو رہا ہے کیا تمنے نہین سنا پہرہ والا بولا کہ البتہ شور وغل تو سنتے ہین
یہ کیا بات ہے بملا نے کہا کہ زنانہ محل مین بڑی بلا برپا ہو گئی غضب آگیا
نواب صاحب کو دشمن کے آدمیون نے آگھیرا ہے یہ بات سنتے ہی
سب پہرہ والے سپاہی دروازہ چھوڑکر زنانہ محل کی طرف بھاگ پڑے جب
وہ دروازہ بھی خالی از غیر ہوا تب بملا بلا کھٹکے وہان سے نکل قلعہ کے
باہر ہوئی دروازہ سے تھوڑے فاصلہ پر جاکر دیکھا کہ ایک آدمی درخت کے
نیچے کھڑا ہے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ابھی رام سوامی ہین بملا
اونکے پاس جاکر قدمون مین گر گئی سوامی بولے کہ اسوقت ہم کمال
فکر و اندیشہ مین کھڑے تھے کہ قلعہ مین اس قدر شور وغل کسواسطے ہو رہا ہے

بملا نے جواب دیا کہ پروردگار کی عنایت سے ہمنے آج اپنے دشمن سے بدلا لیلیا ہے مگر اب یہان کھڑے رہنا اور گفتگو کرنے کا موقع نہین ہے جلدی چلو یہ باجرا پھیلتا ہو گیا اور یقین ہے کہ تلوتما ابھی آپکے مکان پر پہونچ گئی ہوگی ابھی رام سوامی نے کہا کہ ہان تلوتما آسمانی کے ساتھ گئی آگے جاتی ہے یہ کہکر دونون وہان سے جلد جلد روانہ ہوا اپنے مکان پر پہونچی وہان بملا نے دیکھا کہ عائشہ کی مہربانی سے تلوتما بھی پہونچ گئی ہے تلوتما ابھی رام سوامی کو دیکھکر اون کے قدمونپر سر دھر کر رونے لگی سوامی نے اوسکو اوٹھا کر چھاتی سے لگایا اور کہا کہ کریم کارساز کی کمال عنایت ہوئی اور یہ مقام تہامے شکر کا ہے کہ تم اوس بدذات بے ایمان کے جنگل سے نجات پاکر یہان آگئی لیکن اب اس جگہہ ٹھہرنے مین طرح طرح کے خطرہ اندیشہ ہین اگر مبادا پٹھانون کو ہمارا یہان رہنا معلوم ہوگیا تو پھر خون قتلو خان کے وہ ہم سب کو گردن ماریں گے اسلیے یہی مناسب ہے کہ آج رات کو یہان سے کسیطرف روانہ ہون یہ صلاح سب کو پسند آئی اور اسیوقت ابھی رام سوامی اور بملا اور تلوتما اور آسمانی نے گھر بار مال و اسباب کو اوسیطرح چھوڑ ہا نے نکل ایک جنگل کی راہ پکڑی اور آوارہ وحشت زدہ ہوئے ۔

اکھتار کی یادگاری اور جگت سنگھ کی صفائی

بملا کے فرار ہونے سے تھوڑی دیر بعد ایک آدمی بدحواس دوڑتا ہوا

قاصد راجکمار کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اسوقت نواب قتلوخان
اجل کو لبیک کہتے ہین جان عزیز بدن سے جدا ہوا چاہتی ہے آپکو یاد کیا ہے
جلد تشریف لیچلیے ورنہ ملاقات نہوگی راجکمار متعجب ہو کر کہنے لگے کہ یہ یکایک
کیا ہوا اوس شخص نے کہا کہ حرم سراے زنانہ مین کسی حریف نے چھری سے
قتل کیا زخم ایسا کاری آیا ہے کہ اون کے مرنے مین کوئی دم کی ڈھیل ہے
راجکمار نے کہا کہ پھر ایسے وقت مین ہمسے ملاقات کا کیا مطلب ہے
آدمی بولا کہ ہمکو کیا معلوم ہمنے حسب الحکم آپکو پیغام پہونچا دیا یہ سنکر راجکمار
اوس شخص کے ساتھ زنانہ محل مین تشریف لے گئے وہان جاکر دیکھا کہ واقعی
قتلوخان کے زخم مہلک آیا ہے اور اوسکے مرنے مین کچھ توقف نہین ہے اور
اوسکے چارون طرف بھائی برادر یگانہ آشنا طفل دختر کنیزک غلام عائشہ عثمان
اور سب گھر والے کھڑے ہوے باواز بلند نوحہ وزاری کر رہے ہین آہ وبکا
کا شور تمام محل سرا مین بھر رہا ہے عائشہ اپنے باپ کا سر زانو پر دھرے چپکے
چپکے رو رہی ہے اور آنکھون سے تراتر پانی جاری ہے جب راجکمار نزدیک
پہونچے خواجہ شاہ نامے ایک شخص مصاحب راجکمار کا ہاتھ پکڑ کر قتلوخان
کے پاس لے گیا اور کہا کہ جہان پناہ کنور جگت سنگہ تشریف لائے ہین
قتلوخان نہایت آہستگی سے بولا کہ راجکمار ہم تمہارے دشمن تھے جو کچھ تمہارے
دل مین ہماری جانب سے کینہ وعداوت ہو اوسکو براے خدا اور للہ دور

کردو اور جہان سے قصور رات اوس سے اونکو معاف فرماؤ راجکمار نے کہا کہ
ہمنے اسیوقت تمام باتین اپنے دل سے دور کردین قتلو خان بولا کہ اگر سچ بات
ہے تو جو کچھ ہم کہین وہ منظور وقبول کرو راجکمار نے کہا کہ فرمایئے قتلو خان
بولا کہ (ہاتھہ) عثمان نے اسبات کو سمجھکر راجکمار کا ہاتھہ قتلو خان کے ہاتھہ میں
پکڑا دیا پھر قتلو خان کہنے لگا کہ یہ لڑکی ہماری سب نادان ہین اب جنگ و
جدل سے آپ دست کش ہون یہ بات کہتے ہی اوسکو پیاس لگی عائشہ نے
منہ مین شربت ڈالا تھوڑی دیر بعد پھر بولا کہ اب لڑائی کا کچھ کام نہین صلح
کر لو راجکمار یہ سنکر خاموش ہو رہے کچھ جواب نہین دیا تب قتلو خان بانتظار
جواب راجکمار کے منہ کی طرف دیکھنے لگا جب اونکی طرف سے کچھ جواب نہ پایا
تو پھر کہنے لگا کہ آپ کو صلح منظور نہین ہے راجکمار بولے کہ اگر افغان لوگ اطاعت
شاہی قبول کرین اور حکم سلطانی کے مطیع رہکر کسی نوع کی عدول حکمی نکرین تو ہمکو
صلح کرنا منظور ہے قتلو خان یہ سنکر اور آنکھیں کہنے لگا کہ اوڑیسہ صرف
یہی لفظ اوسکے زبان سے نکلا تھا کہ راجکمار اوسکا مطلب سمجھکر کہنے لگی کہ شاہ
دہلی کو ہم منت وسماجت رضامند کرکے اوڑیسہ تمھاری لڑکی کی حکومت میں
چھوڑ دینگے اتنے ہی مین قتلو خان کی طبیعت ابتر ہونی شروع ہوئی اوسی
حالت مین راجکمار سے بولا کہ آپ کو اسیوقت رہا کیا گیا راجکمار یہ سنکر وہان سے
چلنے لگی عائشہ نے ہانپتی اپنے باپ سے کہا کہ جگت سنگھ جاتے ہین قتلو خان

یہ سنکر خواجہ شاہ مصاحب اور عیسی خان اپنے فرزند کلان کی جانب دیکھنے لگا
بدین نظر کہ راجکمار کو ایک مرتبہ پھر بولا دین خواجہ شاہ دوڑکر راجکمار سے
کہنے لگا کہ آپکو کچھ بات کہنے کی لیئے ایک دفعہ پھر بلاتے ہین راجکمار روانہ ہوا
وکدہا اوسکے ساتھ واپس آکر وہان کھڑی ہوگئی قتلو خان بولا کہ ذرا نزدیک
آؤ راجکمار نے اوسکے پاس جاکر اپنا کان جھکا دیا قتلو خان آہستہ آواز سے
کہنے لگا کہ پھر اتنا کہکے چپ ہو رہا پھر بولا کہ بیر بندر سنگہ پھر اوسکو پیاس
لگی عائشہ نے شربت منہ مین ڈالا اوس سے کچھ افاقت پاکر پھر بولا کہ بیر بندر سنگہ
کی لڑکی یہ لفظ سنتے ہی راجکمار کے بدن مین بچھو کی ڈنک کیسی ضرب لگی اور
علیحدہ ہوکر کھڑی ہوگئی قتلو خان پھر کہنے لگا کہ یہ لڑکی یتیم و بے پدر ہے
اسکا پدر فرضی مین ہون پھر اوسکو پیاس لگی اور عائشہ نے شربت منہ مین
چوایا مگر اوسکی زبان اچھی طرح نہین نکل سکتی تھی آخر بدقت تمام پھر بولا
کہ بیر بندر سنگہ کی دختر نیک بخت اور باعصمت و باعفت ہے راجکمار تم اوسکو چھوڑنا
مت راجکمار بولے کہ ہم آپ بات کو کچھ نہین سمجھے قتلو خان نے کہا کہ بیر بندر سنگہ کی
دختر ہماری دختر اور خواہر ہے تمنے اوسکو آنکھ سے کبھی نہین دیکھا ہے اس بات
پر تم تہ دل سے یقین رکھنا اور اگر تمسے اور کچھ نہ بن سکی تو اوس بیچاری یتیم
کی پرورش و پرداخت مین کبھی دریغ نفرمانا قتلو خان یہ بات کہتے ہی کہتے
عائشہ کی گود مین کروٹ بدل کر رہگرائے منزل فنا ہوا محل مین ماتم سخت

ہوئے لگا اور راجکمار وہان سے روانہ ہو اپنے خیمہ گاہ کی طرف تشریف فرما ہوئے اور پس ماندگان قتلو خان نے اوسکی نعش الطاف حسب مراسم تجہیز و تکفین اور اکی اتحق قطعہ رنگ روے لعبت دنیا بہ بیدن رسید و ٭ بہ جہان ما شمرا چون مے بری رنج و محن ٭ فکر عقبیٰ کن کشا چشم بطون از صدق دل ٭ زینجہان ہرگز نہ بری تو غیر از یک کفن ٭

راجکمار کا دوبارہ تشریف لانا اور عثمان وغیرہ سے ملاقات فرمانا

شعر خوشا وقتی و خرم روزگارے ٭ کہ یارے برخورد از وصل یارے ٭

راجکمار گڈھ منداران سے روانہ ہو کر جہان آباد مین مہاراجہ مانسنگھ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اپنے دیدار فائض الانوار سے چشم منتظر پدر کو نور اور سینہ کو سرور بخشا اور وعدہ اخیر قتلو خان کا ایفا مقدم جانکر گفتگوے مصالحت مہاراجہ صاحب کے حضور مین پیش کی مہاراجہ صاحب نے بکمال حق اندیشی و بلند ہمتی شرائط صلح قبول فرما کر پٹھانون کو مطیع و منقاد تخت سلطنت کر کے عیسی خان پسر قتلو خان کو حکومت اوڈیسہ پر قائم کیا اور جس قدر ملک مضاف صوبہ بنگالہ سے قتلو خان نے اپنے قبضہ مین کر لیا تھا وہ اپنے قبض و تصرف مین لائے اس مصالحت و عنایت کی ادائی شکریہ کیواسطے

ایک روز خواجہ شاہ صاحب اول معہ عیسی خان فرزند قتلو خان اور عثمان خان
بخشی فوج اور دیگر افسران و سرداران کے مہاراجہ تلنگانہ کی خدمت مین حاضر
ہوا اور چند زنجیر فیل کوہ پیکر و اسپان بادرفتار معہ دیگر امتعہ و اقمشہ عجیب و غریب
و تحفہ و ہدایا مہاراجہ صاحب کی نذر گذرانی مہاراجہ صاحب نے بھی حیثیت
ہر ایک کے خلاع گران بہا سے مخلع و مشرف فرما کر بعزت تمام رخصت فرمایا جب
اس طرف سے ہمہ نوع دلجمعی حاصل ہوئی خیام نصرت انضمام لشکر ظفر پیکر کے
اوکھڑنے کا حکم ہوا اور دوالی خیبر پر کہ وہ بھی آستانہ شاہی سے منحرف ہو کر
دم مساوات بھرتا تھا یورش کی طیاری ہوئی اسی اثنا مین ایک روز راجکمار
چند کس معدود ہمراہ لیکر عثمان خان وغیرہ کی ملاقات کرنے قلعہ گڈہ مندارن مین
تشریف لے گئے ایام مصیبت مین جو خدمت گذاری و تیمارداری راجکمار کی
عثمان خان نے تہ دل سے کی تھی اوسکا شکریہ ادا کرنا واجب تصور کرکے اول عثمان خان
کی ملاقات کو گئے مگر وہ بکشادہ پیشانی متوجہ نہوا اور دل مین بھرا ہوا پایا اسلیے
وہان تھوڑی دیر ٹھہر کر دل مین کچھ رنجیدہ ہو وہان سے اوٹھ خواجہ شاہ صاحب
کے ملنے کو گئے اونسے بتعظیم و تکریم واجب ملاقات کی پھر وہان سے رخصت ہو کر
عائشہ کے ملنے کے واسطے تشریف لے گئے اور ایک خواجہ سرا کی زبانی عائشہ کو
اطلاع کرائی کہ بعد انتقال نواب صاحب مرحوم کے آپ کی اور ہماری ملاقات
نہین ہوئی اور اب ہم خیبر کی جانب جانے کو تیار ہین پھر ہمارا اور آپ کا ملنا

دشوار معلوم ہوتا ہے اس لیے ہم ایک دفعہ آپ سے ملنا چاہتے ہین خواجہ سرانے
تھوڑی دیر بعد آکر جواب دیا کہ عایشہ یہ فرماتی ہین کہ اسوقت ہم راجکمار کی ملاقات
سے معذور ہین پہ قصور ہمارا معاف فرمائین راجکمار نے اسبات سے کبیدہ
خاطر ہوکر اپنے لشکر کے جانے کا ارادہ کیا قلعہ کے دروازہ پر آکر دیکھا کہ عثمانخان
ملاقات کے لئے کھڑا ہے راجکمار نے دریافت کیا کہ آپ یہان کسو اسطے ٹھہرے ہین
عثمانخان نے کچھہ جواب نہین دیا مگر راجکمار کے پیچھے پیچھے ہولیا راجکمار نے
پھر کہا کہ سچتی صاحب جو کام ہمارے لایق ہووے وہ بلا تکلف فرمائیے ہم بدل
اوسکو انجام پہونچا ئینگے عثمانخان بولا کہ ہمکو آپ سے بہت سی گفتگو کرنی
رہین مگر خلوت درکار ہے تنہائی ہین کیجاوینگی کسی غیر کے روبرو ہم نہین کہ سکتے
آپ اپنے خدم وحشم نوکرون چاکرون کو علیحدہ کر دیجئے ہم اور آپ تنہا چلیں
تب ہم عرض کرین چونکہ راجکمار کو عثمان خان کیجانب سے کسی طرح کی بدگمانی
نہ تھی بلا خوف واندیشہ ہمراہیان کو رخصت کرتن تنہا عثمانخان کی ساتھہ ہو لئے
اور عثمانخان بھی ایک گھوڑے پر سوار ہوا اون کی ہمرکاب ہوا رفتہ رفتہ ایک بہت
گنجان جنگل بیابان ہین پہونچے کہ جہان کثرت درختان اور انواع واقسام
نباتات وروئیدگی سے راہ جنگل ملتا تھا اور کسی چرند پرند آدم زاد حیوان کا
مطلق نشان نہین تھا یہ دونون اوس جنگل ہین چلے گئے اور وہان جاکر ایک
مکان سنگین وعالیشان نظر آیا مگر اسقدر زمانہ کی باعث سے تمام مسمار اور

شکستہ و ریختہ ہو رہا تھا اب معلوم ہوتا تھا کہ شاید کسی زمانہ مین کسی شخص نے
بادشاہ وقت سے بغاوت و سرکشی اختیار کر کے اس جنگل مین پناہ لی ہو اور
اپنی حفاظت و بود باش کے لیے وہ مکان بنوایا ہو الحاصل دونون گھوڑون کو
درخت کی شاخون سے باندہ کر اوس مکان کے اندر داخل ہوے اندر سے
وہ مکان بالکل خالی تھا کسی متنفس کا نشان تک موجود نہ تھا آخر رفتہ رفتہ
ایک کمرۂ کلان مین پہونچے وہان کیا دیکھتے ہین کہ ایک طرف قبر تازہ
کھدی ہوئی ہے مگر اوس مین مردہ نہین ہے اور دوسری طرف ایک
چتا چنی ہوئی ہے اور اوسپر بھی کوئی مردہ نہین راجکمار نے اس حال
عجیب و غریب کو دیکھکر عثمان خان سے پوچھا کہ یہ کیا راز ہے عثمان خان نے جواب دیا کہ یہ
دونون جوالہ گاہ ہمارے حکم کے بموجب طیار کی گئی ہین آج اگر ہم تمھارے ہاتھ
سے مارے جاوین تو تم ہمکو اس قبر مین رکھکر مٹی دیدینا کوئی اس بھید سے
واقف نہوگا اور جو تم ہمارے ہاتھ سے مارے گئے تو ہم تمکو برہمن کے ہاتھ سے
اس چتا پر پھنکوا دینگے کسی غیر کو مطلق خبر نہوگی راجکمار متعجب ہو کر بولے کہ اس بات
کا سبب کیا ہے عثمان خان نے کہا کہ ہم پٹھان لوگ ہین جب ہمارے دل مین کبھی بات کا
خطرہ یا شک پیدا ہو جاتا ہے تب ہم نیک و بد جا بیجا کچھ نہین دیکھتے ہین لیکن یہ
دو بادشاہ در یک اقلیمی نگنجند اس جہان مین عالیشان کے چاہنے والے دو شخصون کی
گنجایش محال ہے اسواسطے ایک شخص کو اس جہان سے کنارہ کرنا ضرور ہے

ہم بھی عائشہ کو دل دیئے بیٹھے ہین تم بھی اوسے چاہتے ہو پر تاہم جیتے جی ہم کو ادھر نہیں
کر سکتے یہ بات واہیات سراسر فرق فاسد سنکر راجکمار دل ہی دل مین نہایت آزرده
و رنجیده ہو کر عثمان خان سے کہنے لگے کہ پھر اسکا کیا مطلب کہا عثمانخان بولا کہ تمھارے
پاس بھی ہتھیار موجود ہین اور ہم بھی مسلح ہین ہم اور تم دونون آپس مین تیغ زنی
کرین یا تو تم ہمکو مارکر اپنا راستہ صاف کرلو یا ہم تمکو قتل کرکے اپنا راہ کھولین
عثمانخان نے یہ بات کہکر راجکمار کے جواب کا کچھہ انتظار نکیا اور تلوار میان سے
نکال کر پھیرانے لگا اور کود کر راجکمار کے اوپر وار کیا راجکمار نے اپنی حفاظت
کرکے اوسکے وار کو اپنی تلوار پر روکا ہر چند عثمان خان نے کئی ہاتھہ چلائے اور
راجکمار کے قتل پر داؤگھات چاہے مگر راجکمار اوسپر ہاتھہ چلانا نامناسب
سمجھکر اپنا بچاؤ کرتے رہے اور کوئی وار اوسکا اپنے اوپر نہ آنے دیا جب
عثمان خان کیطرف سے برابر ہاتھہ چلتا رہا اور کہین کہین راجکمار کے جسم پر
صدمہ بھی پہونچا تب راجکمار نے مجبور ہو کر کہا کہ عثمان خان ہم شکست مان گئے عثمانخان
ہنسکر بولا کہ واہ راجپوتون کے لڑکے مرنے سے ڈرتے ہین لڑو ہم تمکو کبھی
زندہ نہین چھوڑین گے تمھاری زندگی مین ہم عائشہ کو ہرگز نہین پا سکینگے
راجکمار بولے کہ عائشہ ہمکو نہین چاہیے عثمانخان تلوار پھیرتے پھیرتے بولا کہ تم
گو عائشہ کو نہین چاہتے مگر عائشہ تمکو دل سے چاہتی ہے ہم تمکو کبھی نچھوڑینگے
راجکمار تلوار ہاتھہ سے علیحدہ رکھکر کہنے لگے کہ ہم تم سے لڑائی نہین کرینگے

ستمنے بایام مصائب وشداید عیں وقید ہماری ہر طرح پر امداد و دلداری
کی ہے مقتضاے انسانیت و نجابت نہین ہے کہ ہم احسان فراموشی کرکے
تمھارے اوپر ہاتھہ اوٹھائین جو یہ چلائین یہ امر قبیح و نامشروع ہمسے ہرگز
سرزد نہوگا عثمانخان نے خفا ہوکر تمسکر ایک لات راجکمار کی چھاتی پر ماری
اور کہنے لگا کہ جو سپاہی لڑائی سے ڈرتا ہے اوسے اسیطرح ماربار کر لڑایا کرتی
ہین راجکمار اس حرکت لغو سے غصہ مین نہایت گرم ہو تلوار ہاتھہ مین لیکر اوٹھے
اور جیسے گیدڑ پر شیر لپکتا ہے جھپٹ کر عثمانخان کے ایک ایسا وار لگایا کہ جھکے
لگتے ہی وہ بلاتحاشہ زمین پر گر پڑا راجکمار نے اوسکی چھاتی پر چڑھکر ہاتھہ سے
تلوار چھین کر دور پھینکدی اور اپنی تلوار اوسکے حلق پر رکھکر بولے کہ آجتک
کسیکی نیکی و احسان کو بھولتے نہین ہین اسلیے ہم تمکو زندہ چھوڑتے ہین یہ
بات کہکر اوسکی چھاتی پر سے اوٹھہ کھڑے ہوے اور کہا کہ بس اب باز آؤ
عثمانخان بحر ندامت و خجالت مین غرقاب ہوکر بلاجواب دیے وہان سے
اوٹھہ اوسیطرح خون ٹپکتے ہوے گھوڑے پر چڑھہ قلعہ کی جانب روانہ ہوا
اور راجکمار اوسی جگہ ایک چاہ متصل سے بذریعہ باگ ڈور پانی نکال بدن سے
خون صاف کرکے چلنے کی ارادہ گھوڑے پر سوار ہونے لگے اسی اثنا مین
اونکو نظر پڑا کہ گھوڑے کے ایال سے ایک کاغذ بندھا ہوا ہے اور اوسکے
بندہونے کے واسطے آدمی کے سر کے بال اوسپر لپیٹ رکھی ہین راجکمار اوسکو

گھوڑے کے ایال سے کھول کر دیکھنے لگے لفافہ پر حروف شاستری مین لکھا ہوا تھا کہ یہ چٹھی دو روز تک نہ کھولنا اگر کھولوگے تو اسکا کچھ مطلب حاصل نہوگا راجکمار یہ پڑھکر بہت متعجب ہوے اور بتعمیل تحریر لفافہ چٹھی کو اوسیطرح بلا مطالعہ جیب مین رکھکر لشکر کی جانب روانہ ہوے +

عائشہ کی نامہ نگاری بجانب راجکمار بحالت بیقراری و اضطرار

عائشہ اگرچہ راجکمار کے تشریف لیجانے پر کسی باعث قوی سے ملاقات نکر سکی مگر دل اوسکا جذبۂ اشتیاق سے بھرا ہوا تھا کوئی دم ہے یاد راجکمار کے نہین گذرتا تھا حالت غلیان شوق و غلبۂ اشتیاق مین قلم اوٹھا کر راجکمار کے نام خط لکھنے لگی اول ہی قلم کی زبان سے لفظ خاوند نکلا اس لفظ کو لکھکر کاٹ دیا پھر لکھا کہ راجکمار لفظ خاوند کے کاٹتے وقت عائشہ کی آنکھون مین پانی بھر آیا اور آنسو ٹپک کر خط کا کاغذ بھیگ گیا اوسکو چاک کر دوسرا کاغذ اوٹھا پھر لکھنے لگی تھوڑا بہت لکھا تھا کہ اوسپر بھی آنسو کی بوند گری وہ بھی پھاڑ پھینکا پھر اور کاغذ لیکر اور دل کو ضبط کر تمام و کمال خط پورا کیا اور بعد تحریر اوسکو پڑھنے لگی مگر آنکھون مین اسقدر پانی بھرا ہوا تھا کہ اچھی طرح پڑھ نسکی آخر کار اوسیطرح بند کر قاصد کے

حوالہ کیا دوسرے دن دوپہر کے وقت قاصد خط لیکر لشکرگاہ راجکمار مین
داخل ہوا اور خط فرحت نمطار راجکمار کے حوالہ کیا راجکمار کمال اشتیاق اوسکو
پڑھنے لگے لکھا تھا کہ مختصر ہوا دو پیرہن کل کردم نوشتم نامہ سوزے تو بر کہ تا بکام
خواندن چشم من افتد بروے تو بہر راجکمار رنجیدہ جو اوس روز آپ سے
ملاقات نہین کی اسکا باعث سبب قوی تھا خدا نخواستہ آپ کچھ اور خیال
نفرماوین آپ یہ ہرگز تصور نکرین کہ عاشق ہماری نہین ہے اگر آپ کو خواب
مین بھی یہ خیال ہوگا تو ہمکو نہایت رنج و افسوس ہوگا عثمان خان نے ہماری
چھاتی مین آگ چھو تک رکھی ہے اگر اوسوقت ہم آپ سے ملاقات کرتے
تو عثمان خان کو دل مین خدا جانے کیا کیا خیال بد سماتا البتہ اوسوقت ہمارا
ملاقات نکرنا آپ کو کمال شاق گذرا ہوگا مگر وہ رنج و تکلیف آپ کو
نہین ہمکو ہے خیر جو رنج و راحت من جانب اللہ ہے وہ بہر حال سہتے ہین
اگر اوسوقت آپ سے ملاقات ہو جاتی تو ابتدا یہ عالم فراق و الم
و وداع دل گوارا کر سکتا تھا مگر آپ سے نہ ملنے کا رنج ہرگز گوارا نہین ہو سکتا
تباہ کئے جاتا ہے اسلیے یہ خط آپ کو لکھتے ہین ہمارے دل مین مصمم عزم تھا
کہ جب تک بدن مین جان قائم رہے گی تب تک اپنے دل کا راز کبھی کسی سے
ظاہر نہین کرینگے مگر مرضی خدا سے یہ بھید کھل گیا سو اوس بات کو اب
بھولا وین ہمارے پاس جو چیز آپ کے نذر کے قابل تھی یعنی ہمارا دل سو ہم

آپ کے پیشکش کر چکے اوسکے عوض ہم آپ سے کچھ نہین چاہتے اگر آپ ہمکو نہین
چاہتے ہین تو ہمبھی مگر ہم آپ کو چاہا کرینگے ہمیشہ راضی و خوش رہینگے اگر کسی وقت
آپ کے دل مین گذرے تو عائشہ کو کبھی یاد فرمالین اور جو دل نچاہے تو خیر ہم
لاچار ہین مگر ہمین یقین ہے کہ جب آپکے دلکو کوئی درد پیدا ہوگا تو عائشہ کو
کبھی ضرور یاد کروگے یہ خط جو ہم آپ کو لکھتے ہین یا جو آیندہ لکھین ہمین ہمکو کوئی
بدنام نہین کرسکتا ہے کسیطرحکا الزام نہین لگاسکتا ہے ہم بیگناہ و بیقصور
ہین علیٰ ہذٰا القیاس آپ پر بھی خط لکھنے کا کچھ اعتراض وارد نہین ہوسکتا
اب آپ اس نواح کو چھوڑ کر آگے بڑھا چاہتے ہین مگر یہ پٹھان لوگ
نہایت شورہ پشت اور فتنہ انگیز ہین یہ شرارت و فساد سے کبھی خالی نہ رہینگے
پس ہمکو یقین ہے کہ آپ کو ایک مرتبہ پھر اس طرف آنا پڑیگا الا ہماری
ملاقات آپ سے نہوگی یہ ہمارے دل مین ضرور ہے کہ کسی وقت آپ سے
ملاقات کرین مگر منحصر بوقت ہے۔ راجکمار اگر آپ اس نواح مین اپنی
شادی کرین تو ہمکو ضرور خبر دین ہم آپ کی شادی مین بسر و چشم شامل
ہونگے اور آپ کی منکوحہ عزیزہ کی رونمائی کے واسطے ہمنے زیور وغیرہ
متاع تیار کر رکھا ہے ہماری خواہش ہے کہ ہم اپنے ہاتھ سے اوسکو پہنا
دین اب آخری عرض یہ ہے کہ جب ہمارے انتقال کی خبر آپ کو ملے
اوسوقت آپ ایک دفعہ اس ملک مین ضرور تشریف لاوین ایک صندوق

مقفل ہے ہم آپ کا نام نشان لکھدینگے وہ صندوق آپ یہان سے لوا لیجا وینا
جو کچھ جواہرات عمدہ و نفیس و زیورات وغیرہ مال ومتاع ہمکو والد مرحوم سے
ملا ہے وہ سب اوس صندوق مین رکھکر ایک وثیقہ مہری ہبہ نامہ کا بھی آپکے
نام نامی پر لکھکر اوسمین رکھدینگے اسمین ہمارا یہ مطلب ہے کہ ہمارے مال و
اسباب کے آپ مالک ومختار ہین آیندہ آپکو اختیار ہے اس سے زیادہ
اور کیا لکھین بہت سی باتین دلمین جوش مارتی ہین مگر زبان قلم مین یارا
تحریر و تقریر نہین زیادہ پروردگار آپکو سلامت رکھے فقط —
راجکمار اس خط شوق انگیز کو کہ نشتر دل تھا پڑھکر با چشم پرنم دیر تک خیمہ کے
اندر ٹہلتے رہے اور بار بار اوس خط کو پڑھتے تھے مگر سیری نہین ہوتی تھی
بمشکل دل کو تھام کر یہ قلیل اللفظ کثیر المعنی جواب لکھ قاصد آزردہ کے
حوالہ کیا قاصد جواب لیکر عائشہ کے پاس روانہ ہوا جواب
عائشہ تم عورتون مین جوہر نفیس گوہر آبدار ہو جگت سنگھ کے دل کو اس
خاک پیکر قتالہ نے درد و رنج پہونچانے کی قسم کھا رکھی ہے عائشہ ہم تمھارے
ایک بات کا بھی جواب نہین دے سکتے تمھارا خط پڑھکر جس قدر
شورش و اضطراب ہمارے دل پر گذرا ہے وہ ہم ہی جانتے ہین یہ
تم دل سے جان لینا کہ جب تک ہم زندہ ہین تم ہمکو جان سے

زیادہ تر عزیز ہو

راجکمار اور ابھی رام سوامی کی ملاقات

ابھی بات پیاسا قیا جام ہم سے وہ کل + کہ غائب کا احوال ظاہر ہو گی
کسی کے تو کام آتو فرخندہ فال + کہ آخر یہ دنیا ہے خواب و خیال + جب
کہ تلوکھا عائشہ سے رخصت ہو کر اسمانی کے ساتھ ابھی رام سوامی کے پاس گیا
ہوکی غیب سے کہلا اور تلوکھا اور اسمانی اور ابھی رام سوامی کا کسیکو کچھ حال معلوم نہیں
ہوا کہ کہان ہین اور کس طرح ہین جب کہ مغل اور افغانون مین صلح ہو گئی تب
بیرندر سنگھ اور اوسکی خانوادہ کی مصیبت و تباہ حالی کو خیال کر کے مہاراج
مانسنگھ اور افغان لوگ دل مین افسوس و غم کرنے لگے اور کہلا وغیرہ کی
تلاش و تجسس مین مصروف ہوے تاکہ اونکا پتا لگا کر باعزاز و اکرام قلعہ
گڈہ مندارن مین آباد کرین اودھر قتلو خان اور عثمان خان وغیرہ اودھر
مہاراجہ مانسنگہ نے جا بجا جیتانی جا سوسان و تفحصان اونکی تلاش و
جستجو سانی مین سرگرمی و کوشش کی مگر کہین جگہ اونکا پتہ و نشان نہ ملا اور
نہ یہ کھلا کہ وہ کس طرف چلے گئے ناچار ہی مہاراجہ مانسنگہ نے اونکے ملنے
سے نا امید ہو کر ایک سردار معتبر کو گڈہ مندارن مین تعینات کر کے حکم دیا
کہ وہان قیام کر کے جو کچھ اثاثہ و مال و اسباب قلعہ کا متفرق و پراگندہ
پڑا ہوا ہے اوسکو ایک جگہ جمع کرا کے بیرندر سنگھ کی قبائل و لواحقون کی

تلاش مین مصروف رہے جب کبھی اونکا پتہ ملے اونکو بہ استمالت و عزت
و حرمت تمام قنوج مین آباد کرکے ہمارے پاس حاضر ہو یہ حکم دیکر اوس مہتر کو
گڈہ مندارن کی طرف روانہ کیا اور آپ روانگی حیدر کی تیاری کرنے لگے
راجکمار کو جو کچھ شک و شبہ تلوتما کی نسبت دل مین پیدا ہو گیا تھا وہ قتلو خان
کی گفتگو سے جو وقت وفات اوسنے راجکمار سے کی تھی بالکل زائل ہو گیا تھا
اور محبت جگری اور کشش باطنی جو اونکو تلوتما سا تھہ تھی وہ ہر وقت چھپی ہوئی
آگ کی طرح دلکو سوز پہونچاتی تھی راجکمار نے بھی اگرچہ روپیہ خرچ کرکے
اور اپنی ذات خاص پر محنت و تکلیف اوٹھا کر جو حق تجسس و تلاش کا ہوتا ہے
ادا کیا مگر اس عزیزہ کی سعی و کوشش بھی رائگان گئی یعنی اوس بہت گم کردہ
نت کا کہین سراغ نملا اور اسی عرصہ مین لشکر فرحت اثر کے ڈیرہ خیمہ بسمت
حیدر روانہ ہو دوسرے دن یوم روانگی خود بدولت قرار پایا وہ حالت یاس
و حرمان اور درد مہاجرت تلوتما کے جو راجکمار کے دلپر گذرتی تھی اوسکا
شہادت اونکا دل ہی دیتا ہے تاب تحریر سے افزون ہے الغرض ایسی
کشمکش و پریشانی مین جو چٹھی گھوڑے کے ایال سے بندھی ہوئی راجکمار کو
ملی تھی وہ یاد آگئی اور وعدہ اسکے ملاحظہ کا بھی پورا ہو گیا تھا راجکمار نے
کچھ تسکین پاکر وہ چٹھی جیب سے نکال پڑھنے لگے اوس مین صرف یہ لکھا تھا کہ
جو تیرے دل مین دھرم کا خوف ہے اور براہمن کی بد دعا کا اندیشہ ہے تو چٹھی

پڑھتے ہی اپنے تئیں یہاں پہونچا ہماری صرف یہی التماس ہے اور ہم
یہ امید ہیں فقط راجکمار کو یہ مضمون پڑھکر نہایت تعجب ہوا اور دل میں
خیال کیا کہ مبادا یہ کارسازی کسی دشمن کی ہو بے سوچے سمجھے اس مضمون پر
اعتبار کرکے جانا مناسب نہیں ہے پھر غور کرکے چٹھی کو دیکھنے لگے تحریر
اوسکی بہت صاف شاستری خط میں تھی اور وضع تحریر سے ایسا ثابت ہوتا تھا
کہ کسی برہمن کی لکھی ہوئی ہے چونکہ اوس زمانہ میں چھتری لوگ برہمن کی
بد دعا سے اندیشہ رکھتے تھے اسلیے راجکمار نے چلنا ہی مناسب تصور کرکے
اپنے ملازمین و متوسلین کو حکم دیا کہ ہم ایک جگہ ضروری کام کیلیے
جاتے ہیں اگر روانگی فوج تک واپس نہ آسکیں تو تم ہمارا انتظار
نہ دیکھنا روانہ ہوجانا ہم پیچھے سے بہ دوران میں آکے شامل ہوجاوینگے
یہ حکم دیکے گھوڑے پر سوار ہوکر تن تنہا اوسی جنگل کی طرف روانہ ہوئے اور
وہاں پہونچکے اوس مکان شکستہ کے متصل ایک درخت سے گھوڑا باندھ
ادھر اودھر دیکھنے لگے مگر وہاں کوئی شخص نظر نہ آیا پھر مکان کے اندر
جا کے اوسی کمرہ میں پہونچے جس میں قبر و چتا بنی ہوئی تھی وہاں دیکھا
کہ چتا کے اوپر ایک شخص برہمن نیچی گردن کیے ہوے بیٹھا ہے اور [illegible]
راجکمار کا آہٹ پاکر اوس شخص نے اوپر سر اوٹھا کر دیکھا اوسکو دیکھتے ہی
راجکمار نے پہچان لیا کہ انکے رام سوامی ہیں اونکو دیکھکر راجکمار

نہایت مسرور ہوئے اور تعجب کیا کہ باوجود اسقدر تجسس و تلاش کے ان لوگوں کا
کہیں نشان نہیں ملا تھا یہاں کس طرح وارد ہوئے بہرحال راجکمار اونکو پرنام
کرکے کہنے لگے کہ آپکے ملنے کے لیے ہم لوگوں نے جس قدر تلاش و تردد کی وہ
احاطہ بیان سے باہر ہے یہاں آپ کب سے وارد ہوئے ہین ابھی رام سوامی
آنسو پونچھکر کہنے لگے کہ اب تو ہم چند روز سے یہین پوشیدہ ہین راجکمار بولے
کہ آپ روتے کیون ہین اور ہمکو آپنے ہی بلایا ہے سوامی نے کہا کہ جس لیے
ہم روتے ہین اوسی بات کے واسطے تمکو بلایا ہے تلوتما کا حال بحال ہے
نزدیک تر وقت انتقال ہے یہ کہکر سوامی پھر زار زار رونے لگے راجکمار یہ
سنتے ہی چھاتی پکڑ کے وہان بیٹھ گئے اور گذشتہ باتین یاد آکر دل مین چھری
سی لگنے لگی اول ہی سیلیشر مہادیو کے مندر مین بلا اور تلوتما سے ملاقات ہونا
اور مہادیوجی کے حضور مین تلوتما سے شادی کرنے کا عہد کرنا اور پھر قلعہ کے
اندر جاکر تلوتما سے ملاقات ہونا اور باہم ناز و نیاز کی گفتگو اور تلوتما کو غش
آجانا اور پھر اپنی ذات پر قیدخانہ کی تکالیف اوٹھانا اور تلوتما کا بحالت
قید رنج و الم پانا اور اسوقت اس جنگل مین آکر تلوتما کا وقت اخیر سننا
یہ سب باتین راجکمار کے خیال مین گذر کر سینہ پر خنجر سا پھرتا تھا اسیطرح
راجکمار بہت دیر تک غم کی حالت مین ششدر ہوئے چپ بیٹھے رہے اور
ابھی رام سوامی اپنی مصیبات کا حال بیان کرتے رہے کہ جس روز سے

بجالانے قتلو خان کو قتل کرکے بیر سنگہ کا عوض لیا اوسی روز سے ہم لوگ
پٹھانوں کے خوف سے تلوتما کو ساتھ لیے ہوے جابجا پوشیدہ پھرتے رہے
اور جبھی سے تلوتما کی حالت اندرونہ تباہ ہونے لگی اس مرض کے پیدا
ہونیکا باعث یہی ہے کہ راجکمار وہ سب تم جانتے ہی ہو یہ بات سنکر راجکمار
کے جگر سے تیر سا پار ہوگیا آہ سرد بھر کر چپ ہورہے اور سوامی پھر کہنے لگے
کہ ہم اس بیمار دلدادہ کو لیے ہوے جابجا چھپتے پھرتے رہے اور کچھ کچھ علاج
و معالجہ بھی کرتے رہے اگرچہ ہمنے ہر ایک طرح کا علم پڑھا ہے چکتسا گرنتھ یعنی
علم طب کی کتابین بھی اکثر دیکھی ہین بہت سے مریضونکا معالجہ کیا ہے اور
اکثر جڑی بوٹیونکی خواص و فوائد سے واقف و ماہر ہین مگر اس بیماری
دل کا ہمسے کچھ علاج نہو سکا شعر الٹی ہوگئی سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے
کام کیا ٭ آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا ٭ لاچار ہمیشہ کی
سرگردانی اور صعوبت و مصیبت مین پھرنے سے اس مریض اہل طلب کو نہایت
تکلیف دیکھہ اور اس مکان کو بجائے محفوظ اور گوشہ علیحدہ تصور کرکے چھہ سات
روز سے یہان آرہے ہین ایک روز آپ کسی باعث سے یہان وارد ہوے
تھے اسی روز ہمنے آپکے گھوڑے کی ایال مین ایک چٹھی باندہ دی تھی
اوسکا مطلب ہمارا یہ تھا کہ اگر تلوتما علاج و معالجہ سے چاق و تندرست ہوگئی
تو پھر اوسکا ایک وقت سے اوس ملاقات کراکے اوسکے دل کا غبار نکلوادین

مبادا الیہ مرین حسرت دیدار ساتھہ لیجاے اس نظر سے ہمنے اوس
چٹھی مین آپکو تکلیف تشریف آوری دی تھی اور جب چٹھی لکھی تھی اوسوقت
تک تلوتما کو آرام ہو جانے کا احتمال تھا اور ایسا خیال کیا گیا تھا کہ دو روز
مین اوسکو بھی افاقت ہو جاوے گی اور اس عرصہ مین آپ بھی تشریف
لاکر ملاقات کر لینگے چنانچہ اسی خیال سے ہمنے لفافہ پر دو روز کے بعد
چٹھی کا پڑھنا لکھدیا تھا مگر اب تلوتما کی زندگی کی کچھ آس نہین رہی کوئی
دم مین چراغ گل ہونے والا ہے بیچاری بستر بیقرار پڑی ہوئی دم شماری
کر رہی ہے یہ بات کہکر ابھی رام سوامی پھر رونے لگے اور راجکمار بھی بیقرار
ہو کر آب دیدہ ہوگئے پھر سوامی دل کو جمع کر کے کہنے لگے کہ تلوتما کو یکایک
تمھارے ساتھہ ملانا مناسب نہین ہے مبادا وہ شادی مرگ ہو جاوے ہمنے
تلوتما سے کہہ رکھا ہے کہ راجکمار کے بلانے کے واسطے ہمنے لکھا ہے اور وہ
عنقریب آیا چاہتے ہین سو ہم اب اول اوسکو یہ مژدہ دیتے ہین کہ راجکمار آگئے
یہ کہکر سوامی وہان سے اوٹھہ جس مکان مین تلوتما تھی جاکر کہنے لگے کہ جگت سنگھ
آگئے مگر اوسوقت تلوتما شدت درد و بیہوشی مین آنکھہ بند کئے پڑی تھی
سوامی پھر آکر راجکمار کو اپنے ساتھہ لے گئے راجکمار نے وہان جاکر دیکھا
کہ ایک ٹوٹے ہوے مکان مین شکستہ و بوسیدہ چارپائی پر تلوتما شدت
مرض سے بیحس و حواس پڑی ہے رنگ و روغن مین گونہ تغیر آگیا ہے چہرہ

نورانی پیشانی ستارہ صبح کا سا عالم ہے مگر بسبب ضعف ونقاہت کی طاقت سے
طاق ہے اور اوسکے برابر مین بیلا بحال خستہ وتباہ میلی کچیلی کپڑے پہنے ہوے
اپنے ہاتھون سے نلوتما کے بدن پر مالش کر رہی ہے راجکمار بادی النظر مین
بیلا کو نہ پہچان سکا کہ اب کی اور پہلی حالت مین زمین وآسمان کا فرق تھا
القصہ جب راجکمار نلوتما کی چارپائی کے برابر آکر کھڑے ہوے نلوتما آنکھ بند
کیے سوتی تھی ابھی رام سوامی نے آواز دیکر کہا کہ نلوتما راجکمار آئے ہین نلوتما
یہ کلام سنتے ہی آنکھ کھولکر جیسے نخچیر زخم خوردہ صیاد پر نظر کرتا ہے راجکمار کیجانب
دیکھنے لگی اور پھر آنکھ بند کرکے زار زار رونے لگی آنکھون سے پانی بہا جاتا تھا او
بزبان بیزبانی کہتی تھی شعر خبر لے آ کے تو کہان ہے + ترا بیمار ہجر اب
نیم جان ہے + راجکمار کا دل یہ حال دیکھکر نہایت سوز وطپش سے بیقرار ہوکر
پھر آیا عنان صبر وقرار ہاتھ سے چھوٹ گئی شرم ولحاظ کو خیرباد کہکر
بلا تحاشا نلوتما کے پیرون مین گر پڑی اور زار زار رونے لگی اور بار بار
یہی کہتی تھی شعر کھیل لڑکون کا سمجھتے تھے محبت کے تئین ہے بڑا حیف
ہمین اپنی بھی نادانی کا +

شفا پانا نلوتما کا دواے شربت دیدار سے اور بیان کرنا احوال خواب راجکمار سے

سہیلی نہ بپنل سپنا یعنی خواب ناقص کی تعبیر نیک ہوتی ہے جو ایام آفتاب

رنج و محنت کی نوبت مین بسر ہوتی ہین شام اون کے عیش مین بسر کر یا تھا اب
سینہ سپر کرتی ہے دیکھو بیچاری نسیم تلوتما بستر بیماری پہ اضطراب و بیقراری
سے لوٹتی ہے ایک طرف اوسکے برابر راجکمار بادل داغدار بیٹھے ہوے
گوہر اشک نثار کر رہے ہین اور ایک جانب بلا حبیب چپ بیٹھی ہوئی
اوسکے چہرۂ زرد اور حالت غم پر درد کو بنگاہ عبرت دیکھ رہی ہے نہ وہ ہنسی ہے
نہ وہ تبسم ہے جان ناتوان زیر بار غم و الم ہے کہان راجکمار یہ وہ وہ آغوش
ناز و نعمت کہان یہ حالت سراسر رنج و محنت کہان وہ لشکر قلعہ کشا کہان
راجکمار اور یہ منزل درد سر انہان پژمردہ مغموم ہمدم کو نسیم تبسم کی پانی سے
شاداب کر رہی ہین اوس غنچۂ منقبض کی شگفتگی کی آرزو رکھتی ہین بلکہ محنت
کسیکی رائگان نہین جاتی ہے مثال محنت ہمیشہ بار نشاط لاتا ہے جسے
رفتہ رفتہ غنچہ مراد ابتسام پہ آیا شاخ خزان زدۂ آلام مین کچھ کچھ نضارت
و تازگی پیدا ہوئی ہان یہ آب محبت ہی کا اثر ہے جس سے شجر دل کی سوکھی
شاخ ہری ہو جاتی ہے یہ اسی دوا کو طاقت ہے جس سے تپ محرقہ عالم سوز
غم و یاس دل کے ہر رگ و ریشہ سے مفارقت کرتی ہے فی الحقیقت جیسے شجر
گرمازدہ پانی پاکر رفتہ رفتہ تازگی بہم پہونچاتا ہے ویسے ہی راجکمار کے
نسیم و یداسے تلوتما کی حالت روز بروز درست ہونے لگی مرض فرصفہ فرو
ہوا بدن مین طاقت و توانائی آئی چہرہ پہ آثار صحت نمودار ہوے رنگ رو

صفائی پہ آیا اپنے سہارے اوٹھنے بیٹھنے لگی نسخہ شربت دیدار محبوب بلا
بیماری سے افاقت ہوئی ایک روز کا ذکر ہے کہ بلاکسی کام کو گئی ہوئی تھی
راجکمار اور تلوتما دونون تنہا بیٹھے ہوے اپنے اپنے حالات رنج وکلفت
عالم فراق اور شوق ذوق کی باتین باہمد گر کر رہے تھے اوسوقت تلوتمانے
جو بستر بیماری پر خواب عجیب دیکھا تھا وہ راجکمار سے بیان کرنے لگی۔

خواب راجکمار ایک روز ہم تمھاری یاد مین شدت غم والم سے
بستر بیقراری پر بیتاب ہو رہی تھی کہ یکایک آنکھ لگ گئی اور ایک
عجیب وغریب خواب نظر آیا یعنی موسم بہار مین ہم اور تم دونون ایک چھوٹی
سے سرسبز پہاڑ پر اچھی اچھی خوشبو اور خوش رنگ پھولون سے گلبازی
کر رہے ہین اور رنگارنگ پھول توڑ کر اونکے ہار بناتے ہین ایک ہار تو
بنا کر ہمنے پہن لیا اور ایک ہار تمکو پہنا دیا تمھارے ہاتھہ مین جو تلوار تھی
اوسکی ٹھیس لگ کر وہ ہار ٹوٹ گیا تب ہمنے تمسے یہ کہا کہ اب ہم تم کو
کوئی ہار بنا کر نہین دینگے ان پھولونکی زنجیر بنا کر تمھارے پیرون مین ڈالینگے
چنانچہ ہم زنجیر بنا کر تمھارے پیرون مین پہنانے لگے تم بھاگ کر دور جا کھڑے
ہوے ہمنے پھر تمھارے نزدیک جا کر زنجیر پیرون مین ڈالنی چاہی مگر تم پھر
ہمسے دور ہو گئے الغرض اسیطرح تم آگے آگے بھاگے جاتے تھے ہم پھولونکی
زنجیر ہاتھہ مین لیے تمھارے پیچھے پیچھے دوڑتی پھرتی تھی تم اور ہم دوڑتے

بھاگ گئے اوس پہاڑی کے اوپر سے نیچے اوترائی اور وہان بھی ہم تمھارے
پیچھے بہت دوڑے مگر تم ہمارے ہاتھہ نہ آئے اتفاقا اسی اثنا مین اوس
پہاڑی کے نیچے ایک چھوٹی سی ندی نمودار ہوگئی تم تو اوسے کود کر پار ہوگئے
مگر ہم بسبب خوف و دہشت کے نہ کود سکے اور پایاب جگہ کو ڈہونڈھنے لگے
پایاب جگہ تو پائی علحدہ رہی یکایک وہ ندی بڑھنے لگی اور بڑھتے بڑھتے
پانی اوسکا اسقدر چڑھا کہ تم ہماری نظر سے غائب ہوگئے تب ہم نے
دل کو مضبوط کر کے پانی مین قدم رکھا مگر ہمارے قدم پانی کے زور و شور
سے جم نہ سکے تب لاچار ہوکر ہم پھر اوس پہاڑی پر چڑھ گئے اور پھر جو
ہم نے وہان سے اوترنا چاہا تو اوترنا بھی دشوار معلوم ہوا یہ حالت دیکھ
ہم گھبرا کر زار زار رونے لگے اسی اثنا مین ہمکو نظر آیا کہ **قتلو خان** مقتول
پھر زندہ ہوگیا ہے اور اوسنے ہمارا رستہ روک رکھا ہے یہ دیکھتے ہی ہم
خوف کھا کر بھاگے مگر اوسنے دوڑ کر ہمکو پکڑ لیا اور ہمارے ہاتھ سے وہ
پھولونکی زنجیر چھین کر ہمارے پیرون مین ڈالدی اسکے ہی مین ہمین معلوم
ہوا کہ وہ پھولونکی زنجیر بڑی بھاری لوہے کی بیڑی ہوگئی ہے اور
اوسیوقت قتلو خان نے ہمارا اگلا پکڑ زمین سے اوٹھا اپنے سر کے
اوپر پھیر اکر ہمکو ندی مین پھینک دیا اتنے ہی مین ہماری آنکھہ
کھل گئی ❊

تلوتما عجیب و غریب سپنا راجکمار کو سنا کر رونے لگی اور بولی کہ راجکمار یہ سپنا کچھہ محض خواب و خیال ہی نہین تھا پھولون کا ہار جو تلوار کی جھٹک لگ کر ٹوٹ گیا اوسکی تعبیر ظاہر ہے دیکھیے ابھی آپ کی مفارقت و جدائی ہم کو کیا کیا بیچ و اقعے مصیبت کے سر پر اوٹھانے ہین راجکمار نے ہنسکر تلوار کمر سے نکال تلوتما کے پیرون مین رکھدی اور بولے کہ تلوتما یہ تلوار تمھارے قدمون مین حاضر ہے ہم اس تلوار کی جگہ پر رسے پہنے کر دین گے کہ اسنے ایسی سخت گستاخی کیون کی تلوتما یہ سنکر چپ ہو رہی کچھہ جواب نہین دیا تب راجکمار بولے کہ ہم یہ بات ہنسی سے نہین کہتے ہین بلکہ راست راست سچ تلوتما نے شرمگین ہو کر نیچے منہ کر لیا اسی عرصہ مین بات چیت کرتے کرتے شام نزدیک آگئی ابھی رام سوامی دوسرے مکان مین بیٹھے ہوے کوئی کتاب دیکھہ رہے تھے راجکمار نے اون کے پاس جا کر دست بستہ ہو کر کہا کہ تلوتما کو اب بصورت صحت و آرام حاصل ہو گیا ہے اب اسکو اس شکستہ و خراب مکان اور جنگل بیابان مین رکھنا نہین چاہیے کل کوئی اچھی ساعت دیکھکر گڑہ منداران مین لے چلیے اور اگر ہمارے ساتھہ تلوتما کی شادی کرتے ہین آپ کی رضامندی اور خوشی ہو تو آپ ہی کی خلش مٹانے کو اسکو سپرد کر دیجیے ابھی رام سوامی نے یہ کلام فرحت انجام سنتے ہی اوٹھکر راجکمار کو چھاتی سے لگا لیا اور کہا کہ راجکمار جو شیرون کا

حصہ ہے وہ شمیم ہی پاتے ہین جب راجکمار ابھی رام سوامی کے پاس جاتے تھے بملا اونکو دیکھہ ذہن کی رسائی سے مطلب کو سمجھہ آسمانی کو ساتھہ لیکر آہستہ آہستہ راجکمار کے پیچھے پیچھے آکر باہر کھڑی ہوئی یہ سب باتین سن رہی تھی اور من چیتی کام پا کر آسمانی کے ساتھہ ہنس رہی تھی اسی اثنا مین راجکمار بھی ابھی رام سوامی سے رخصت ہو کر باہر آئے اور دیکھا کہ بملا ایام سابق کی طرح زیور ولباس سے سجے ہوے آسمانی سے ہنس ہنسکر بات کر رہی اور خوشی سے گلچھرے اوڑا رہی ہے اور آسمانی بھی فرط سرور سے ہاتھہ بنا بنا کر کود رہی ہے راجکمار یہ حالت دیکھکر کچھہ شرمگین ہو دوسری طرف کو تلوتما کے پاس چلی گئی ⁂

تلوتما کی شادی راجکمار کی خانہ آبادی

مثنوی کدہر ہے تو اے ساقی گلبدن ⁂ دھری آج اوس شمع رو کی لگن ⁂ بلا مطربان خوش آواز کو ⁂ کہ آوین لیے اپنے سب ساز کو ⁂ وہ اسباب شادی کا طیار ہو ⁂ مگر نہ پہر جسکی تکرار ہو ⁂ بڑی خواہشون سے یہ آیا ہے دن ⁂ کہ گن گن کی گھڑیان یہ پایا ہے دن ⁂ قصہ مختصر روایت اس شیرین حکایت کا اسطرح شکر ریز ہے کہ دوسرے دن ابھی رام سوامی بساعت سعید و آوان حمید مع تلوتما اور بملا اور آسمانی کو

قلعہ گڈہ منداران مین داخل ہوے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے
اوس مقام برگشتہ بخت کو رشک افزاے درجات بہشت فرمایا اور راجکمار
بھی اونکے ساتھہ ہی ساتھہ قلعہ مین تشریف فرما ہوے آپکی رام سوامی تہیۂ
سامان شادی مین مصروف ہوے تمامی محل ومکانات کو ازسرنو آرایش
دیکر فرش وفروش قالین چیتہ وآلات رنگین شمعہاے کافوری وموبین
روکش چرخ برین کیا اور جسقدر خویش وتبار یار ورو دگار بہیر زرسنگہ کے
انقلاب دور دوران سے جابجا متفرق وپریشان ہوگئے تھے سبکو نامہ
وپیام فرحت انجام بلاکر شامل جلوس شادی کیا ادہر راجکمار نے
مہاراجہ ہانسنگہ اپنے والد بزرگوار کو اس نوید روح افزا اور مژدہ راحت
فزاسے بشارت دیکر تکلیف تشریف آوری دی چنانچہ مہاراجہ صاحب
عالی مقام بازک واحتشام تمام مع جمیع افسران والاتبار اور سرداران
نصرت شعار کے رونق افروز قلعہ گڈہ منداران ہوکر انجام مہام شادی مبارکباد ہی
مین باہمین ہمین مشغول ہوے اور چونکہ عائشہ نے اپنے خط فرحت بار مین
راجکمار کو لکہا تہا کہ اپنی شادی مین اوس ولدادہ کو بہی یاد کرین تعمیل اور
تحریر کیلئے راجکمار نے عائشہ کو معہ عیسی خان وعثمان خان وغیرہ جملہ اہل خاندان
کے کہ جو بعد صلح وآشتی اوڑیسہ کو چلی گئی تہی قدم رنجگی کی تکلیف دی چنانچہ
وہ بہی بمنو مطلب بادل خورسند وخاطر نشاط جو شامل جلسہ شادی ہوے جب کہ

دونون طرف شاہم لوازم شادی مہیا ہو کر روز مسعود و یوم مسعود جلوہ افروز
عالم پیروز ہوا مہاراجہ بالسنگھ نے با دل مسرور و خاطر فرحت معمور بباعث
میمون و زمان ہمایون راجکمار فلک وقار کو سب رسوم مذہب کر کے بندش
تجھلی ٹہلا دُھلا دولھا بنا شہانہ جوڑا پہنایا سہرہ مقیشی رشک شعاع
خورشید جیغہ مرصع غیرت انوار ناہید زیب سر فرمایا ہاتھون مین مہندی حنائی
عطر مین ساری پوشاک بسائی حسن و جمال نے دونے جلوے دکھائے
مہر و ماہ دیکھنے آئے زیور کی دمک نے چاند سورج کو ماند کیا چہرہ کی
چمک نے چاند کو تارہ سورج کو چاند کیا آودھر رخ روشن پہ سہرا لہرایا
ادھر روے مہر مثال سے شعاع نکلنے کا گمان آیا کمال زرق برق سے سمند
بادرفتار پر سوار ہوے ایسے ہی باراتی بھی بڑے سج دھج کے ساتھ طیار ہوے
ارباب نشاط نے اپنے اپنے جوہر دکھائے وہ ناچ ناچین کہ چرخ کو دیکھکر
پے در پے چکر آئے ناہید کے دل مین چوٹ ہوئی زہرہ ٹھوکرون مین لوٹ پوٹ
ہوئی کوئی سہرا کوئی بدھاوا گاتی تھی کوئی سہرے ہریالے بنے کا راگ اوٹھاتی تھی
طبلے کی گمک گنبد افلاک مین بھری تھی نے کے سامنے کنہیا کی بنسری بن سری
تھی ایک طرف باغ بہاری عجب بہار دکھاتی تھی گلزار فردوس کو ہوا بتاتی تھی
گلون پر بلبلین جھوم جھوم گرتی تھین ایک ایک پھول پر ہزارون لڑ مرتی تھین
نسیم نے راہ چمن بھلایا تھا پھولون نے باغ ارم کو کھلیون مین اوڑایا تھا

ایسی ہی روشنی نے تمام زمین و آسمان کو گھیرا تھا تیج شاخون نے خورشید کا تجب
پہیر اٹھا تھا شعلہ تنویر ماہ منیر پر سر انکار رہا تھا تیر اخون کی لو ستارون کو دوری
دکھاتی تھی گلاسون مین جلوہ خورشید کا جھلکتا تھا کنولون کے قالب مین ماہتاب کا
نور ڈھلکتا تھا دور و پیشا دیانہ شادی بجتے تھے نوبت کھڑکتی تھی گوش کر دیا
کہ ہوئی تھی زمین کی چھاتی دھڑکتی تھی دونون ہرے فوج کی پرے بکمال
طمطراق اپنے اپنے رکابیہ سلامی جھکاتی تھی بیچ مین راجکمار خورشید ابید بصد نا گھوڑے
کی باگ اوٹھاتے تھے الغرض اس طرح سواری روان بصد ناز و انداز ہوئی
ہر جانب سے مبارک و سلامت کی بلند آواز ہوئی **مثنوی**

سرور و خوشی کا جب آیا یہ روز ۔ چڑھا بیاہنے وہ مہ دل فروز ۔ محل سے
نکل جب ہوا وہ سوار ۔ بجے شادیانہ ہم ایک بار ۔ کرون اوس
تجمل کا کچھ کیا بیان ۔ کہ باہر ہے تقریر سے وہ سمان ۔ سپہر اور قبضہ کھڑکنے لگے
سوارون کے گھوڑے بھی کرنے لگے ۔ ٹکورے وہ نوبت کے اور اون کے بعد
گرجنا وہ ڈھولونکا مانند رعد ۔ پس و پیش دولہہ کے تخت روان ۔ اوس
اہل نشاط اور پہر جلوہ کنان ۔ وہ طبلونکا بجنا اور اونکی صدا ۔ وہ گانا
کہ اچھا بنا لا دولہا ۔ فی الجملہ مہاراجہ صاحب والامکان بصد تجمل و شان مع
تجمل و سامان دولہن کے دروازہ جنت نشان پر پہونچے اور ادھر
ابہی رام سوامی نے دولہن رشک گل حیرت چمن کو کنگھی چوٹی سے ہر ہفت بنا

حسب ہدایت شاستر رسمیات خاندان ادا کر رسوم پھانوری ادا کی ایسا
عروسے دو لگنا دو سولہ لباس ۔ وہ مہندی تھی سہانی وہ پھولونکی باس ۔ لالا
سُرخ جوڑے پہ عطر سہاگ ۔ کھلے ملکے آپس میں دونوں کے بھاگ ۔ تھا وصل
اسطرح کا دھیان میں ۔ خدا نے کیا آن کی آن میں ۔ مہاراجہ صاحب
دریا نوال نے بکمال انبساط خاطر فقیروں محتاجوں کو دونوں ہاتھوں سے زر و
گوہر لٹائے حکم تھا کہ جو خالی آئے خالی نجائے زر و گوہر کی یہ بخشش ہوئی کہ
درویش شاہ ہوگئے گدا ہوں نے اسقدر لوٹا کہ شاہنشاہ ہوگئے افسران
فوج کو خلاع فاخرہ سے مشرف و سرفراز کیا مستحقوں کو اتنا دیا کہ پشتوں تک
بے نیاز کیا راجکمار اور تلوتما نے دل کی مرادیں پائیں کلفت ہای دیرینہ
یک لخت مٹائیں عائشہ نے کہ راجکمار کی تلوتما سے شادی ہونا تہِ دل سے
چاہتی تھی و نور سرور اور بکمال انبساط ہر کہ و مہ کے دل کو با اخلاق حسنہ و
کلام شیرین اپنے ہاتھ پہ رکھا اور زیور گراں بہا جو اپنے ساتھ لائی تھی
تلوتما کی رونمائی میں پیشکش کیا عائشہ نے اپنی مراد دلی بھی راجکمار سے
حاصل کی یا نہیں رسمیات کو راجکمار جانتے ہوں گے یا عائشہ مگر محبت دلی
عائشہ کی اس سے صاف روشن ہے کہ باوجود مخالفت مذہب بکمال ارتباط
و اختلاط خلوت و جلوت میں سرانجام امور شادی اور ہر طرح کے کاروبار
بجان و دل مصروف رہی جب کہ رسمیات شادی بفرحت تمام انجام کو پہونچے

عائشہ نے بارادہ روانگی بملا کے پاس جا کر رخصت چاہی بملا اوسکی مفارقت
سے آب دیدہ ہوکر کہنے لگی کہ عائشہ جب پروردگار کی عنایت سے وہ روز
بہجت افروز آوے کہ آپکی شادی مبارکبادی کی دھوم مچے تب ہمکو بھی
ضرور یاد فرمانا ہم بسر و چشم حاضر ہونگے عائشہ سنکر اکہ بملا سے رخصت ہوئی تلوتما
کو بلاکر اپنے ساتھ ایک علیحدہ مکان میں لے گئی اور نہایت الفت و محبت سے
اوسکا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگی کہ لے بہن اب میں جاتی ہوں تمکو دعا دیتی ہوں
کہ با انبساط و شگفتگی تمام راجکمار کے ساتھ عمر بسر کرو تلوتما آب دیدہ
ہوکر بولی کہ بہن پھر تمھارے ساتھ کب ملاقات ہووے گی عائشہ نے کہا
کہ جب خدا کرائیگا مگر ملاقات ہو یا نہو تم اپنے گوشہ خاطر سے ہمیں فراموش
نفرمانا تلوتما نے ہنسکر جواب دیا کہ عائشہ اگر تمھیں ہم بھول جاوینگے تو راجکمار
ہماری صورت بھی نہ دیکھیں گے عائشہ یہ کلام سنکر کچھ سوچکر بولی کہ تلوتما
ایک درخواست ہماری اور ہے کہ تم کبھی بھولکر بھی ہمارا تذکرہ راجکمار کے
روبرو نکرنا کیونکہ عائشہ اور راجکمار دونوں کو یہ خیال تھا کہ اسکے ذکر سے
ہر دو کے خاطر شاید تا زندگی شکست و پراگندہ رہے پھر وہم ساتھ [illegible] لیے اگر کوئی عائشہ کا
ذکر راجکمار کے روبرو کرتا تھا تو اونکے دل میں نہایت درد پیدا ہوتا تھا
عائشہ [illegible] کہنے لگی کہ ہم ایک اپنی نشانی زیور یادگار تمکو دیے جاتے ہیں اوسکے
[illegible] ہماری یاد تمھارے دل میں بنی رہیگی یہ کہکر ایک صندوقچہ

تلوتما عمدہ زیور و جواہرات بیش قیمت کہ جنکی چمک دمک سے چشم خیرہ
ہوتی تھی نکال کر اپنے ہاتھ سے تلوتما کو پہرائی تلوتما زیور پہنکر کمال بشاشت
سے اونکی خوبی و خوش اسلوبی کی توصیف کرنے لگی عائشہ نے کہا کہ بہن تم
ان چھوٹی چیزونکی کیا تعریف کرتی ہو تم خود راجکمار کی انگشتری ولکی رنگین نگین
ہو اور راجکمار ایک جواہر بے بہا تمھارے ہاتھ لگے ہین یہ سب چیزین اونکے
ناخن پا کا بھی مقابلہ نہین کرسکتین عائشہ کی آنکھون سے یہ کلام کرتے کرتے
آنسو ٹپک پڑے تلوتما نے اپنے آنچل سے آنسو پونچھکر سخنان چرب و شیرین
سے اوسکو مطمئن کیا عائشہ پھر تلوتما سے کہنے لگی کہ اب ہمکو رخصت ہو راجکمار
شاید کسی کام مین مصروف ہون اون سے بھی رخصت حاصل کرنی ہے تلوتما
دعا سے خیر دیکر اوسکی مفارقت سے ملول ہو رونے لگی اور عائشہ بھی اوسکے
گلے لگ کر زار زار روئی پھر تلوتما کو خیرباد کہکر پالکی مین سوار ہو اپنی فرودگاہ
پر پہنچی جب عائشہ اپنی قیامگاہ مین داخل ہوگئی راجکمار اوسکی ملاقات
کے واسطے تشریف لے گئے اور خلوت مین خوب دل کھولکر دل کا درد نکال
عائشہ کو رخصت کیا جب راجکمار وداع ہوکر واپس آگئے عائشہ فرط بیقراری
و اضطراب مہاجرت سے بیتاب ہوکر دل مین سوچنے لگی کہ شدا [illegible]
راجکمار کا سہارنا از بس محال ہے اس سے بھی بہتر ہے کہ تن و جان اونکے
قدمون مین نثار کر دیا جاوے یہ سوچکر اپنے ہاتھ سے ہیرے کی انگوٹھی کا نگ

چوسنے کا ارادہ کیا مگر پھر خیال آیا کہ خودکشی میں علاوہ از گناہ قتل نفس کے
خاص و عام خدا جانے کیا کیا گمان کریں گے یہ سوچکر پھر انگوٹھی پہن لی تھوڑی
دیر بعد شدت درد و غم سے بیقرار ہو کر پھر مرنے کو جی چاہا انگوٹھی نکال کر ارادہ
کیا مگر خیال آیا کہ راجکمار جیسے اہل دل کی آس چھوڑنا خدا کی رحمت سے منہ
موڑنا ہے راجکمار کی الم مہاجرت کا فراق بھی کمتر از حلاوت ذائقہ موت نہیں
درد و رنج مفارقت سہکر راجکمار کے تصور و خیال میں جینا ہزار مرنے پر فوقیت
رکھتا ہے یہ خیال کرکے انگوٹھی کو قلعہ کے نیچے دامودر ندی میں پھینک دیا کہ
نہ زہر پاس ہے گا نہ تن من کو زہر چڑھے گا اسکے بعد سواری طیار کرا تخت
پیشکوہ میں سوار ہو مع رفقا و ہمراہان کے اوڑیسہ کو روانہ ہوئی اور ادھر
مہاراجہ ناسنگ لو نے بیر سنگہ کو بہ تسلی و تشفی تمام گڈہ مندارن میں آباد
کرکے مع راجکمار اور تلوتما کے لشکرگاہ جہان آباد میں تشریف فرما ہوئے اور
بعزم جنم خیام نصرت نظام کو بارکشی کا حکم دیا واضح ہو کہ جہنبرا ایک ملک
ممالک بنگالہ سے ہے اور اوسکو مرلی بھی کہتے ہیں کلکتہ سے تخمیناً [illegible] میل
کو شرق و شمال کو جھکا ہوا ہے اور دریا شاخی سے جانب شرق اور سندربن
جانب شمال واقع ہے اوس زمانہ میں اوس ملک کا فرمان روا راجہ پرتاب ادت
نامی قوم سے کایستھ تھا سوار و پیادہ کی جمعیت کافی رکھتا تھا باون ہزار
فوج قلمی اوسکی زیر حکم تھی و غرور شاہ زور و دولت سے سر نخوت بلند کرکے تخت

سلطنت سے ہمیشہ منحرف رہتا تھا اور خود سران کوتہ اندیش کیطرح رعایائے شاہی کو آزار پہونچاتا تھا مہاراجہ مانسنگہ نے جب ضلاع بردوان وجہان آباد وغیرہ کو وجود فتنہ وفساد سے صاف کر کے وہان کا انتظام کامل کر دیا تنبیہ وگوشمالی اس راجہ سرکش کی بھی اونکو مناسب معلوم ہوئی پس بساعت سعید مع عساکر فیروزی اثر وراجگان والا اقتدار وحرمات عصمت آیات کے جہان آباد سے علم عزیمت بلند کر کے بہ سمت علیا جسر بین وارد ہوئے اور بعد چند محاربات عظیم کے اوس ملک وسیع کو مفتوح کر کے بسبب مارے جانے راجہ بیتاب اوت کے چکور اے نامی برادرزادہ راجہ مرحوم کو اوس ملک کی حکومت پر سرفراز کیا چونکہ جملہ ممالک بنگالہ مین حسن تدبیر مہاراجہ مانسنگہ قرار واقعی انتظام ہو گیا تھا اور کسی طرح کا فتنہ وفساد نام کو بھی باقی نہین رہا تھا اس لیے مہاراجہ ممدوح نے بعد از انفراغ ہنگامہ جسر اور انتظام وتنسیق دیگر ضروریات کے عنان عزیمت بسمت دہلی منعطف فرمائی اور وہان پہونچکر حضور جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ دہلی سے بجلدوے حسن خدمتی وافتتاح ممالک اڑیسہ وبنگالہ کی نقد تحسین وآفرین حاصل کر کے مع الخیر والظفر اپنی دار الریاست آمیر مین داخل ہوئے ٭

خاتمہ کتاب

شعر ٭ حمد اللہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ٭ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید ٭

ہزاران ہزار سجدات نیاز اوس بے سہیم و بے انباز کی بارگاہ والا و درگاہ
معلی مین سزا اور ہین جسکی بذل اعانت و حسن استعانت سے یہ فسانۂ رنگین حکایات
شیرین تحسین ہمین و زبان خوشترین کلام شیرین و نمکین سے ذائقہ بخش ارباب
ذوق ہوا اتمک مانند اصحاب شوق ہوا حتی الوسع عبارت سلیس کا خیال رہا
ضلالت سے ہمیشہ ملال رہا اکتوبر ۱۸۶۵ء مین بمقام دارالریاست [illegible] بلطافت تمام
ترتیب و تالیف سے مکمل ہوا ناظرین کو منظور نظر شائقین کو مقبول ہوا۔
حق سبحانہ جل شانہ شرف قبولیت عطا فرمائے زیادہ مصنف کتاب کی دعا ہے
کہ ناظرین والا خطاب کی امید بر آئے آمین رب العالمین **قطعہ** بماند سالہا
این نظم و ترتیب ؛ ز ما ہر ذرہ خاک افتادہ جائے ؛ غرض نقشیست کز ما یاد ماند
کہ ہستی را نمی بینم بقائے ؛ مگر صاحبدلے روزے برحمت ؛ کند
در کار این مسکین دعائے ؛

تمت

پیشہ و وادی نال خامۂ صراحت مآل شد چو ختم الرجال
کمترین لال [illegible] جناب مصنف سلمہ اللہ المتعال
بگلین تقریظ این صحیفۂ ہمیشہ بہار اقبال

قطعہ ساقی بیا کہ دامن گل شد کنار شاخ ؛ زد چون حباب غنچہ سر از جویبار شاخ

تار از با صبا و بشارت پر و صبا، گلگون غنچے بیار گل شد سوار شاخ ہے سبحان اللہ
امسال کیا جوش بہار ہے دشت یک دست تختہ گلزار ہے پھول بدن مین
پھولے نہین سماتے ہین غنچے جامہ سے باہر نکلے جاتے ہین حسن گلشن بہار
پر ہے شاہد گل کا جوبن ادہار پر ہے فیض نامیہ سے نہال ہر نخل چھوٹا بڑا اسے ہے
ادہر سینۂ قمری سے آہ نکلے ادہر دیکھو تو سر بکف ہے نسیم بہار اترائی پھرتی ہے
بوے گل کو ہوا پر اوڑاے پھرتی ہے سبزۂ تازہ وارد بیگانہ وار سایۂ سرو پر
آرمیدہ ہے جسکے سامنے گلزار ارم سبزۂ خوابیدہ ہے زر گل سے دامن صبا
مالامال ہے باغ کا ہر ایک بوٹہ نہال ہے طائران گلزار ارم گل کا سے ہوتے
مرغان بہار چہچہاتے اوڑاتے ہین ہوا خواہان چمن دلشاد ہین افشان نسیم سحری
صرف بہار کیا دہین موکب بہار فوج خزان کی پیچھے لپکا ہے لشکر خزان دیوانہ
جنگل کے جا کر دیکھا ہے جوانان چمن فرط نخوت سے اکڑتے ہین نوعروسان
بہار کا وہ ہجوم ہے کہ کندھون سے کندھے رگڑتے ہین بوے گل دوش نسیم پر
سوار ہے گلگون صبا کی مستانہ رفتار ہے سبزہ مطلع الملہا پایا ہے گویا فرش
صبا نے فرش مخملین بچھایا ہے نگاہ پڑتے ہی سو جاتی ہے نسیم کو چلتے
چلتے نیند آئی ہے نوعروسان چمن تماشا حسن مین سرشار ہین کیون نہو جتنے
ایام بہار ہین نرگس خوشۂ انگور پہ تاک لگائے ہے صبا اسکے پیالے
ہاتھ مین اوٹھا سکے پا دہ بہاری زلف سنبل گرہ تا شانہ ہاتھ سے شانہ دانی کو

جوش مستی میں نکہت گل چمن کی دیوار پھاند پھاند باہر آئی ہے سنبل مخمور
متصل انگڑائیاں توڑتا ہے عشق پیچان وفور مستی میں شاخ گل کی کلائی
مروڑتا ہے نسیم گستاخ بیباکانہ شاہد گل کا نقاب اوٹھاتی ہے ہزار بیچارے
بلبل کے طلبانہ پڑھتے ہیں مگر کچھ خیال میں نہیں لاتی ہے اگر ارادہ بیچارے
روئے گل پر نگاہ ڈالتے ہیں مرغان بہار رنگینوں کی پگڑی اوچھالتے ہیں
سوسن سبز شاخ پر خطبہ شاہ گل سناتی ہے بلبل بے برگ ونوا اپنا جداہی
راگ گاتی ہے پھولونکو لال پودونکو سبزپری سے مثال دیتے ہیں سخن
سنجان چمن بھی آج کل کیا دل کی لیتے ہیں غزل خوانان گلزار کیا کیا مضامین
رنگین سناتے ہیں مگر دیوان رنگین ورق گل سے مضمون اوڑا اوڑا لاتے
ہیں اشعار رفت بہار آمد کہ یاد گلستان بازار گل شعلہ آتش و باد چون
درخت نار گل رحمت رفتہ شد نما از زمین بلبندا افتادہ است خار اگر دیا
رو دی رو پیدا ز دستار گل بچو آن شمعے کہ از شمع دگر روشن شود
گر صبا بر شاخ گل بگذاری آرد بار گل گو هرن کس گل لبیر کرت شتو
ہچو شمع آید برون از ریشۂ دستار گل الحمد اللہ مقدم بہار کی کس قدر
دہوم ہے مگر یہ کسکا فیض ظہور ہے یہ بھی کچھ معلوم ہے فصل گل کا دور دورہ
ہے نام خزان گلزار جہان سے کا فور ہے آن یہ سب نسیم نوبہار دستان راجکمار کا
فیضان ظہور ہے اگر چمن جہان روش جنان یا باغ عالم غیرت جنت ہے یہ کام ی

سکے دم قدم کی برکت ہے تمام خدا کیا لطیف داستان ہے لطف یہ ہے کہ راست
راست بیان ہے طرز بیان سبحان اللہ بول چال واہ واہ گلزار ہیں عبارت سخن لطیفہ
خامہ نے کیا کیا نہال رنگین جماسے ہیں شور طبیعت نے قیامت کے مضمون
اوٹھائے ہیں ہر سطر تختہ گلزار ہے صفحہ آئینہ جوش بہار ہے شاہدان سخن زیبا
سطور پر مشغول سیر ہیں تماشہ ان معانی اوج مضامین پر ہیں مصروف طیر ہیں حرف
حرف گلدستہ اشتیاق ہے نقطہ نقطہ سویدا ہے دل مشتاق ہے عندلیب سخن نے
طوطی ہند پر آواز کسا ہے بلبل شیراز گلدام معانی میں پھنسا ہے صفائی عبارت
کے سامنے چشمہ خورشید گدلا ہوا روانی طبیعت کے روبرو نہر سلسبیل کا پانی
پتلا ہو آیا سخن نے وہ رنگین شگوفے کھلائے ہیں کہ فرشتے تسبیح و تہلیل چھوڑ کر
جنت سے دیکھنے آئے ہیں الفاظ مستوں کی طرح نشہ معانی میں سرشار
ہیں خم مضامین سے اوبل اوبل پڑتی ہے بادہ سخن کے یہ جوش ہیں ظلمات
حروف میں آب حیات معنی رواں ہے ہاں اب تشریف لائیے اسکندر کہاں
ہے روے صفحہ سطح آسمان ہے بین السطور کہکشان ہے دائرے آفتاب نقطہ
ستارے ہیں عالم بالا کے مضمون اوتارے ہیں نقطے ماہ پارے ثابت ہوئے
ہیں حیرت سے ستارے ثابت ہوے ہیں تاب مہر معانی سے آفتاب سے
داغ پر داغ کھاے ہیں جلوہ خورشید سخن نے ماہتاب کے دہوئیں اوڑا دیئے ہیں
الغرض کہاں تک ذکر لطافت سخن و حکایت رنگینی داستان ہو بہتر ہے کہ تاریخ

اختتام کا کچھ بیان ہو اگرچہ طرز بیان مستغنی التوصیف ہے داستان بھی غنی عن التعریف ہے

مثنوی لکرامسم

زہے رنگین کتاب دفتر عشق + کہ تفسیرش بود یک محشر عشق

مے خمخانۂ جوش سخنہا + بہار رنگ معنی ر انجمنہا + اگر بینید از و یک حرف جلوہ

دمد بر چشم او صد جلوۂ گل + مضمونش لطافت در کشش بر دوش + بلفظش شاہد

معنی ہم آغوش + چہ آن نامہ کہ جان قربان بناش + میان فصل گل شد

اختتامش + بفکر سال او رفتم بباغے + کہ تا یابم دمے از غم فراغے +

نوائے از لب بلبل نہانے + شنیدم نو گل باغ معانی +

ایضاً

ولم در فکر تاریخ دگر بود + کہ علیے از فلک ناگاہ فرمود + تعالی اللہ چہار روز

کتاب است + بگو اوج سخن را آفتاب است

ایضاً

درا ینحالت یکا یک بار دیگر + خیال ہندیم افتاد در سر + چہ حرفے از زبان دل

بر دن جست + کہ رنگین داستان حسن و عشق است

ولہ ہندی

الا اے خامہ سرمست تحریر + زبد ہوشی کنی تا چند تقریر + زبان در بند و ختم

مدعا کن + پیام دل بخاموشی ادا کن + بنحسین لیک بر ہر خاص و عامے

بگو از عاشق بیدل سلامے

من نتائج طبع عالی سخنور لاثانی ہمپایۂ انوری و

خاقانی طراح بیمثال منشی بنواری لال برادر عزیز مصنف سلمہ ایزد ذو الجلال متخلص شعلہ

شعر بلبلیں چہچہاتی ہیں اترائی ہوئیں ÷ خوب آئی ہے بہار اب کی برس ÷
اللہ اللہ کیا موسم بہار ہے ہر گل نشاء حسن و جوش مستی میں سرشار ہے
نسیم چمن نے دشت کو تختہ گلزار ارم بنایا ہے فی الحقیقت رضوان سے چونہ لگایا ہے
بار برگ و بار سے شاخیں جھومتی ہیں بلبلیں جوش مستی میں گلوں کے منہ چومتی ہیں
جوانان چمن کی مستانہ رفتار ہے دوش بلبل پر ہر گل سوار ہے ابر کا چھڑکاؤ شاہد
گل کے جوبن کا بناؤ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مرغان چمن کی میٹھی میٹھی صدا کیا مزا
دیتی ہے مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو فاختہ کی حق سرہ قمری کی کوکو کلیجہ
نکال لیتی ہے مشتاقان چمن کا خوب رنگ جما ہے بلبل کے سرخاب کا پر
لگا ہے طرہ سنبل کی لٹک نوعروسان چمن کی چھیڑ چھاڑ دست گلچین کی جھٹک
بلبل و قمری کا بگاڑ غنچہ ہائے شگفتہ کی چٹک مرغان چمن کی چھیڑ چھاڑ کیا کیا لطف
اوٹھاتی ہے جیا بھوروں کی خوش نوائی بلبل سے گل کی کج ادائی لب سوسن کی
اوداہٹ نرگس کی بدنظری باد بہاری کی دہیمی دہیمی سنسناہٹ نرالی کیفیت
دکھاتی ہے طائران خوش لہجہ کی صدا کا وہ شور ہے دل کی بات کان تک نہیں
آتی ہے جی ہی جی میں رہ جاتی ہے **اشعار** کیا شور ہے مرغان خوش الحان کا

صدا کہا ... جو منہ سے نکلتا ہے سنائی نہیں دیتا ... اللہ ری کیا محو ہوا ہوں
رخ گل پر ... نرگس کی طرح کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا ... سبحان اللہ نو عروس بہار
چمن نے کیا جوبن نکالا ہے بلبلوں کا دماغ برخاطر بالا ہے شاخ گل پہ پھیپھ کیا ہی
پھولی ہیں خزان کے دن بھولی ہیں سرو و شمشاد عروس چمن میں خود بخود ٹکڑے
اکڑتے ہیں بلبل و گلچین کیا کیا لڑتے ہیں روشیں روش پر چمن سے مصفا روان
کنارہ کنارہ مہندی کی ہری ہری ٹٹیاں سر بون پر مرصع مینہ کی گملہ دہری ہیں
پھول پھل سے بھری بھری ہیں جا بجا بلور کے چبوترہ نے زربفت کے مقیشی سائبان
سے فرش مخملی پہ ہیرون کے گلاسون میں یاقوت و زمرد کے گلدستے جنے بادہ
ناب سے بلورین گلابیان بھرین ہیں سوقہ سوقہ پر دھرین ہیں ایکطرف جوانان
چمن خوش قطع و نازک بدن ہین تن ہاتھوں میں پھولوں کی چھڑیاں سرخ سبز دھانی
پوشاک نیا جوبن نرالا تپاک سیر کنان ہیں دوسری سمت نو عروسان خوش اندام
برق وش پیرا دھوپ ہین کیلی آن بان پہ چڑھا لی ہوئی گیسوے عنبرین کی لٹیں
ناکمر آئی ہوئی دامن پشواز بصد ناز ہاتھ میں اوٹھا سے سینہ اوکیا رہے جیون
چڑھا سے خرامان ہیں شعر کیا گھاٹ کی جگہ ہے چینی کے جھاڑ ... مہندی کے
ٹٹیون کی اوجھل چمن کے اندر ... سبحان اللہ جب ایسی بہار ہو کیونکر جی نہ لوٹ
جائے دل نہ بیقرار ہو بہار باغ فردوس یہان کی سیر کے واسطے دیوار جنت پہاند

راجکمار ہے جل اللہ یہ وہ رنگین داستان ہے جسکے دیکھنے کا مشتاق ایک جہان
ہے انشائے طبع نے کیا کیا گل کھلائے ہین صفحۂ قرطاس پر حروف ہین یا تختۂ الماس
پر زمرد کے بوٹے جمائے ہین حروف غرور حسن سے خود بخود اوچھلتے ہین نقطہ موتی
اوگلتے ہین سطور موج ہین اسطور سلسبیل ہے اسکندر آئے تو آبرو پائے آبحیات
کی سبیل ہے ساقی کوثر یہین کا سقا ہے حوران بہشت کو باغبانیون مین
رکھا ہے صفحۂ قرطاس ہے یا سفیدی چشم حور ہے یا تختۂ الماس ہے حرف
حرف طوطی ہزار داستان ہے خود بخود بولتی ہین سامعین میزان لطافت
مین کان سخن کے موتی تولتے ہین جدول کیا ہی خوشنما ہے زمرد کی سبزی
لال کی سرخی ورق آفتاب کا سونا لگا ہے داستان رزم مین نقطہ نقطہ
جوہر تیغ آبدار ہے ہر سطر تلوار کی دھار ہے بین السطور کے خنجر کا پانی روان
ہے ہر نقطہ بہ دیدۂ مریخ کا گمان ہے نقطہ نقطہ زخم جوانی و غرور و حسن و لطافت
سے اینٹھا ہے حرف حرف خون عدو کا پیاسا بیٹھا ہے روانی طبع مین بیچہ کا
کاٹ ہے جدول صفحۂ دریاے آب خنجر کا گھاٹ ہے آرایش بزم مین نشان
ہر سطر شکن ہاے زلف حور ہین حروف نشاے حسن و خوبی مین مخمور ہین متوالون
کی طرح سر ملاے بیٹھے ہین بادۂ لطافت مین چکنا چور ہین لفظون مین نشاء شعر
کی طرح لطافت معانی مہمان ہے ورق گردانی ورق پر دامن حور کی جھلک کا
گمان ہے حروف [illegible]

پھول ہیں شعر بلبل کرے نظارہ تو گل سے بگار ہو ٭ موسے جو دیکھے طور کا جانا بہار ہو ٭ طبع بلند نے زمین شعر و سخن کو عرش معلے سے ملا یا ہے گا و زمین کو آسمان پر چڑھایا ہے بس اے خامہ بس میدان سخن تنگ ہے اختتام تقریظ منظور نظر ہے فکر تاریخ ضرور تر ہے ٭

تاریخ

از فکر رسا و طبع موزون ‌ شد ختم چو قصہ نگارین
ہاتف فرمود با سر خویش ‌ گلدستہ گلشن مضامین
۱۸۹۵ء

دیگر

بہر تاریخ سال شعلہ نے ‌ طبع موزون کو جبکہ دی ترغیب
ملہم غیب نے یہ دی آواز ‌ تم بھی لکھدو کہ ہے عجیب و غریب
۱۸۹۵ء

دیگر

این وقائع عجیب شد طیار ‌ رفتگان را ازین نشان باقی
گفت ملہم غیب با اعجاز ‌ یادگار گذشتگان باقی
سمت ۱۹۲۲

من کلام لطافت نظام رنگ افزاے بزم مقال صاحب حال و قال منشی شنکر لال صاحب سکندر آبادی متخلص بہ ساقی سلمہ الباقی نائب

سررشتہ دار فوجداری ضلع سہارنپور

ہے خوب یہ وقایع رنگین بصد بہار — گلدستۂ سخن ہے تر و تازہ آب دار
ہے اسمین ذکر حسن بت گلعذار کا — شیدا ہے حسن جسکا ہوا شاہ نختیار
نامے بنام راجہ والا نژاد تہا — با شوکت و شکوہ جگت سنگہ تاجدار
جے پور تخت گاہ جو تہا اوس دلیر کا — گذرا وہان یہ واقع پر درد و دلفگار

تاریخ سال خوب یہ ساقیؔ نے کی رقم
اعجاز حسن و عشق ہوا اس سے آشکار
سنہ ۱۲۱۱ھ

قطعہ تاریخ طبع وقایع راجکمار از بندہ گھمنڈی لال عاشق تخلص

زہی خجستہ کتابی کہ زیب طبع گرفت — بمطبعی کہ فلک ثانیش ندارد یاد
چہ مطبعی کہ بچرخ ازوست نازش ہند — چہ مطبعی کہ گزندش ہیچ گہ مرساد
خوشا کتاب یکی دفتر محبت دانش — چہا کتاب یکی مختصر ولا و وداد
حکایتیست ز بیداد عشق سینہ گداز — حکایتیست ز نیرنگ حسن ظلم ایجاد
بیان آہنیست ز تدبیر کار صلح و ستیز — روایتیست ز مہراجگان عمہ نژاد
کہ بودہ اند نیاکان والی جے پور — کہ اوست آیۂ فضل خدائے سبع شداد
سمر بنام مہاراج رام سنگہ بہ ہم — کہ جان رحمت وجود است و روح دانش و داد

جہان جود و سخا آسمان رفعت و علا	اساس مہر و کرم منبع و فضل را بنیاد
ازو رسیدت باشعار سال طبع کتاب	نہ تاب آن کہ بوصفش کنم سخن ایراد
چہ بود بد عاشق بیچارہ و ناتوان جائے	کہ فہم حیلہ خلائق زند باستبعاد
ہمین بس است کہ بر دفترش زنم آفرین	ہمین خوش است کہ بر دستش کنم آباد
غرض صباح کہ بودم بفکر مستغرق	بذوق آن کہ چہ از غیب بشنود ارشاد
ندا رسید کہ تاریخ طبع تاریخ ہست	دراز سنین دگر نیز جوئی استشہاد
بگوی جوہری دہم معنوی ز سال مسیح (۱۲۹۲)	ہزار و ہشت صد و پنج و ہمدران ہفتاد

تاریخ طبع کتاب طبعزاد منشی نواب لال صاحب شعلہ تخلص برادر خورد مصنف کتاب (۱۸۷۵ عیسوی)

چھپا ہے حال نیا کان والی سے جو پورہ	بنی ہے خوب ہی تذکرہ راجگان تاریخ
جو شعلہ فکر ہوئی سال طبع کی ہمکو	صدا یہ غیب سے آئی کہ ارمغان تاریخ

۱۲۹۲ ہجری

خاتمہ بالخیر

آرایش ستایش و پیرایش نیایش حکیم سخن آفرین خالق آسمان و زمین عبودیت و بندگی کی شان ہی حرف حرف سعادت کا نشان ہے۔ اما بعد ناشناس کیفیت شیرین و شور کمترین کاغذ انام لو کشور فصحاے عالی مقام بلغاے بالغ کلام شعراے شعری منظر و پیران تیز ہمسر کی خدمت بزرگ و جناب سترگ مین گذارش پرواز ہے پرداز کا یہ ساز ہے کہ ایک کتاب لاجواب فصاحت و بلاغت نصاب۔ دیباچہ رسالہ سلاست خاتمہ مقالہ متانت کہ شستگی ہی تعریف سے بے نیاز ہے توصیف سے۔ اگر دفتر حسن و عشق کہیے بجا ہے اور جو نسخہ نازو

نیاز سمجھے زیبا ہے۔ نشست الفاظ بہت خوب بول چال بدل مرغوب۔ محاورے اچھے بندش
استعمال لطافت معانی و بیان مالامال بندش چست ترکیب درست۔ ہر فقرہ کا ٹکڑا ہوا جیسے
ہر جملہ کی نئی چتون سطور رشک زلف خوبان نقاط غیرت خال محبوبان۔ کنائے اور استعارے
معشوقوں کی اشارے۔ بیاض صفحہ غازہ عارض حسینان سواد حروف وسمہ ابروے مہ جبینان
زمین بہجت محسود زمین آئینہ جو فقرہ وہ مناسبات کا گنجینہ لوح کتاب لوح طلسم دلفریبی شگفتگی عبارت
علاج درد ناشکیبی۔ فہرست دفتر نازک خیالی سرنامہ مجموعہ مضامین عالی۔ ہوش ربائے صغار و
کبار المسمی **وقائع راجکمار** جلوہ ریزی طبع بہارین کرشمہ انگیزی خاطر رنگین نتیجہ شیوا بیانی
خلاصہ شیرین زبانی۔ کہ لوربا خستان شیر رنگین شیرازہ نبار اجزای نظم متین چشم و چراغ
دودمان سخن برگزیدہ عصر منشی **کیول کشن** مرحوم کہ جیسے حسن ذاتی وصفاتی مین نادر الوجود تھے
خوش مقالی و نازک خیالی مصنف کی بود و نمود تھی۔ عینک چشم نظارہ ہوئی یہ بات آشکارا ہوئی
کہ یہ وقائع تاریخی اوڑیسہ ملک بنگالہ کا ہے زمانہ اکبر بادشاہ مین صورت پذیر ہوا ہے۔ اصل
حکایت اولوالعزمی و علو ہمت ریاست آمیر کی شوکت ہے اور اس داستان باستانی کی تحقیق حقیقت
ہے۔ کہ جب افاغنہ کی باہمی ہنگامہ سازی شگفتگی ہوئی اور ساعت حال سلطنت مغلیہ
مہاراجہ مان سنگھ والی ریاست آمیر کہ جو فی الحال ریاست بنام جیپور مشہور ہے واسطے استیصال
بیخ و بنیاد باغیان سربلندی پائی عمر تمام طلب رہا کہ اس کچھ آپ خاندان کی بہادری سے فتح و نصرت
نے نئی نئی صورت دکھائی۔ تواریخ اکبری اس مقدمہ کی گواہ ہے سیر المتاخرین کہ بھی اس کی ساتھ
راہ ہے۔ اول نسبت اس وقائع کے کسی مورخ بنگالی کا قلم گلفشان ہوا صفحہ کاغذ رشک چمن گلشن
خیابان ہوا۔ مصنف مصدر الذکر عالی فکر نے بشوق خاطر احبا و بذوق طبع خوش اسلوب
افسر ٹکسال رواج کہ ان سب گوہروں کی ایک لڑی تھی۔ اور ان سب پھولوں کی ایک چھڑی تھی

اوس بنگالی شاہد کو لباس اردو معلی پہنایا اور تکلفات نکات سنجی و شان و لبری کو چمکایا ایک قالب سے دوسرے قالب مین لائی ہے تو یہ کہ تناسخ کے جلوے دکھائے - قضا نے مصنف کو مہلت اشاعت کی نہ دی نہ اوسکے بعد کسی قدردان نے تصنیف کی خبر لی المختصر سال گذشتہ مین شوق ملازمت سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ نے جے پور مین پہونچایا موج بحر آشنائی گوہر کان دانائی بابو کانتی چندر صاحب نے اس کتاب کو دیکھ فرمایا - کہ یہ وقائع یادگار خاندان جے پور ہے اسکا قالب طبع مین آنا منظور ہے - چنانچہ بپاس خاطر شریف و حمایت طبع لطیف و نظیف - انکے دوست بدل شفیق مستقل طبع کا اہتمام ہوا اور ماہ اپریل ۱۸۷۶ء مطابق ماہ ربیع الاول ۱۲۹۳ ہجری آغاز کار بخیر انجام ہوا - اللہ بس باقی ہوس

تاریخ طبع از منشی انوار حسین تسلیم سہسوانی

چھپی جب بفضل خدا یہ کتاب	کہ ہے خوبیوں مین شگرف و عجیب
دم فکر تاریخ دل نے کہا	لکھو جلد تسلیم طبع غریب ۱۲۹۳ھ